بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

نَحۡمَدہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم

تحری کا بیان

جب کسی موقع پر حقیقت معلوم کرنا دشوار ہوجائے تو سوچے اور جس جانب گمان غالب ہو عمل کرے اس سوچنے کا نام تحری ہے۔تحری پر عمل کرنا اس وقت جائز ہے جب دلائل سے پتہ نہ چلے دلیل ہوتے ہوئے تحری پر عمل کرنے کی اجازت نہیں۔

مسئلہ۱: دو شخصوں نے تحری کی ایک کا غالب گمان نفس الامر کے موافق ہوا تو اگرچہ دونوں بری الذمہ ہوگئے مگر جس کی رائے صحیح ہوئی اُس کو ثواب زیادہ ہے (عالمگیری) ﷲ

مسئلہ۲: نماز کے وقت میں شبہ ہے۔اگر یہ شبہ ہے کہ وقت ہوا یا نہیں تو ٹھہر جائے جب وقت ہوجانے کا یقین ہوجائے اُس وقت نماز پڑھے اور یہ شبہ ہے کہ وقت باقی ہے یا ختم ہوگیا تو نماز پڑھے اور نیت یہ کرے کہ آج کی فلاں نماز پڑھتا ہوں (عالمگیری) نماز کے متعلق تحری کے مسائل کتاب الصلاۃ میں مذکور ہوچکے وہاں سے معلوم کریں۔

مسئلہ۳: جس کو زکوٰۃ دینا چاہتا ہے اس کی نسبت غالب گمان یہ ہے کہ وہ فقیر ہے یا خود اس نے اپنا فقیر ہونا ظاہر کیا یا کسی عادل نے اس کا فقیر ہونا بیان کیا یا اسے فقیروں کے بھیس میں پایا یا اسے صف فقرا میں بیٹھا ہُوا پایا یا اُسے مانگتا ہوا دیکھا اور دل میں یہ بات آئی کہ فقیر ہے ان سب صورتوں میں اس کو زکوۃ دی جاسکتی ہے (عالمگیری)

مسئلہ۴: بعض کپڑے پاک ہیں اور بعض ناپاک اور یہ پتہ نہیں چلتا کہ کون سا پاک ہے اگر مجبوری کی حالت ہو کہ دوسرا کپڑا نہیں ہے۔جس کا پاک ہونا یقیناً معلوم ہو اور وہاں پانی بھی نہیں ہے کہ اُن میں سے ایک کو پاک کرسکے اور نماز پڑھنی ہے تو اس صورت میں تحری کرے جس کی نسبت پاک ہونے کا غالب گمان ہو اُس میں نماز پڑھے اور مجبوری کی حالت نہ ہو تو تحری نہ کرے مگر جبکہ پاک کپڑے ناپاک سے زیادہ ہوں تو تحری کرسکتا ہے (عالمگیری)

مسئلہ۵: دو کپڑوں میں ایک ناپاک تھا تحری کرکے اس نے ایک میں ظہر کی نماز پڑھ لی پھر اس کا غالب گمان دوسرے کے پاک ہونے کے متعلق ہوا اور اس میں عصر کی نماز پڑھ لی یہ نماز نہیں ہوئی کیونکہ جب ظہر کی نماز جائز ہونے کا حکم دیا جاچکا تو اُس کے یہ معنے ہوئے کہ دوسرا ناپاک ہے تو اسکے پاک ہونے کا اب کیونکہ حکم ہوسکتا ہے ہاں اگر اُس پہلے کپڑے کے متعلق یقین ہے کہ ناپاک ہے تو ظہر کی نماز کا اعادہ کرے (عالمگیری)

مسئلہ۶: دو کپڑوں میں ایک ناپاک تھا۔اُس نے بلاتحری ایک میں ظہر پڑھ لی اور دوسرے میں عصر پڑھ لی پھر تحری سے معلوم ہوا کہ پہلا کپڑا پاک ہے دونوں نمازیں نہیں ہوئیں (عالمگیری)

مسئلہ۷: دو کپڑوں میں ایک ناپاک ہے ایک شخص نے تحری کرکے ایک میں نماز پڑھی اور دوسرے نے تحری کرکے دوسرے میں پڑھی اگر دونوں نے الگ الگ پڑھی دونوں کی نمازیں ہوگئیں اور اگر ایک امام ہوا دوسرا مقتدی تو امام کی ہوگئی مقتدی کی نہیں ہوئی۔کھیل کود میں کسی کے خون کا قطرہ نکلا مگر ہر ایک یہ کہتا ہے کہ میرے بدن سے نہیں نکلا اس کا بھی

وہی حکم ہے کہ تنہا تنہا پڑھی تو دونوں کی نمازیں ہوگئیں اور اگر ایک امام ہوا اور دوسرا مقتدی تو امام کی ہوگئی مقتدی کی نہیں ہوئی (عالمگیری)۔

مسئلہ۸: چند شخص سفر میں ہیں سب کے برتن مخلوط ہوگئے اس کے شرکاء اُس وقت کہیں چلے گئے اور اُسے خود اپنے برتن کی شناخت نہیں ہے تو اُن کے آنے کا انتظار کرے تحری کر کے برتن کو استعمال میں نہ لائے ہاں اگر استعمال کی ضرورت ہے۔ وضو کرنا ہے یا پانی پینا ہے اور معلوم نہیں ساتھی کب آئیں گے تو تحری کر کے استعمال کرے یونہی اگر کھانا شرکت میں ہے اور شرکاء غائب ہیں اور اُسے بھوک لگی ہے تو اپنے حصہ کی قدر اس میں سے لے لے (عالمگیری)

احیاءموات کا بیان

حدیث۱: صحیح بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا جس نے اُس زمین کو آباد کیا جو کسی کی ملک نہ ہو۔ تو وہی حقدار ہے عروہ کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خلافت میں یہی فیصلہ کیا۔

حدیث۲: ابوداوٗد نے سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے زمین پر دیوار بنالی یعنی احاطہ کرلیا وہ اُسی کی ہے۔

حدیث۳: ابوداوٗد نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جاگیر دی جہاں تک اُن کا گھوڑا دوڑ کر جائے زبیر نے اپنا گھوڑا دوڑایا۔ جب وہ کھڑا ہوگیا تو اُنہوں نے اپنا کوڑا پھینکا حضور نے فرمایا جہاں ان کا کوڑا گرا ہے وہاں تک جاگیر میں دیدو۔

حدیث۴: ترمذی نے وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول ﷺ نے اُن کو حضر موت میں زمین جاگیر دی اور معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے ساتھ بھیجا کہ ان کو دے آؤ۔

حدیث۵: امام شافعی نے طاؤس سے مرسلاً روایت کی کہ رسول ﷺ نے فرمایا جس نے مردہ زمین زندہ کی وہ اسی کے لئے ہے اور پرانی زمین (یعنی جس کا مالک معلوم نہ ہو) اللہ ورسول کی ہے پھر میری جانب سے تمہارے لئے ہے۔

حدیث۶: ابوداوٗد نے اسمر بن مفرس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کی پھر حضور نے فرمایا جو شخص اُس چیز کی طرف سبقت کرے جس کی طرف کسی مسلم نے سبقت نہیں کی ہے تو وہ اُسی کی ہے۔ اس کو سُن کر لوگ دوڑے کہ خط کھینچ کر نشان بنالیں۔

مسائل فقہیہ

موات اس زمین کو کہتے ہیں جو آبادی سے فاصلہ پر ہو اور وہ نہ کسی کی ملک ہو اور نہ کسی کی حق خاص ہو اندرون آبادی افتادہ زمین کو موات نہیں کہا جائے گا اور شہر سے باہر کی وہ زمین جس میں لوگوں کے جانور چرتے ہیں یا اس میں سے جلانے کے لیے لکڑیاں کاٹ لاتے ہیں موات نہیں اسی طرح زمین میں نمک پیدا ہوتا ہے وہ بھی موات نہیں یعنی موات وہی کہلائے گی جو منفع بہا نہ ہو۔ فاصلہ سے مراد یہ ہے کہ آبادی کے کنارے سے کوئی شخص جس کی آواز بلند ہو زور سے چلائے تو وہاں تک آواز نہ پہنچے نزدیک و دور کا لحاظ اس بنا پر ہے کہ نزدیک والی زمین عموماً منتفع بہا ہوتی

ہے۔ ورنہ ظاہرالروایۃ یہی ہے کہ نزدیک و دور کا لحاظ نہیں بلکہ یہ دیکھا جائے گا کہ منتفع بہا ہے یا نہیں (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ۱: ایسی زمین جس کا ذکر کیا گیا اگر کسی نے امام کی اجازت حاصل کر کے اُسے آباد کیا تو یہ شخص اُس کا مالک ہو گیا دوسرا شخص نہیں لے سکتا (درمختار)

مسئلہ۲: ایک شخص نے دوسرے کو احیاء اموات کے لئے وکیل کیا اگر موکل نے بادشاہ اسلام سے اجازت حاصل کر لی ہے تو یہ توکیل صحیح ہے اور زمین موکل کی ہوگی ورنہ نہیں (ردالمحتار)

مسئلہ۳: امام نے ایسی زمین کسی کو جاگیر دیدی اور جاگیردار نے اُس زمین کو ویسی ہی چھوڑ رکھا تو تین سال تک کچھ تعرض نہیں کیا جائے گا۔ تین سال کے بعد وہ جاگیر دوسرے کو جاگیر دی جاسکتی ہے (عالمگیری)

مسئلہ۴: ایک شخص نے زمین کو احیاء کیا پھر چھوڑ رکھا دوسرے نے اس میں کاشت کر لی تو پہلا ہی شخص اس کا حقدار ہے کیونکہ وہ مالک ہو چکا دوسرے کو اس میں تصرف کی اجازت نہیں (درمختار)

مسئلہ۵: ایک شخص نے زمین کو آباد کیا اس کے بعد چار شخصوں نے آگے پیچھے چاروں جانب زمینیں آباد کیں تو پہلے شخص کا راستہ پچھلے شخص کی زمین میں رہے گا (درمختار)

مسئلہ۶: زمین موات میں کسی نے چاروں طرف پتھر رکھ دیئے یا شاخیں گاڑ دیں یا زمین کا گھاس کوڑا صاف کیا اُس میں کانٹے تھے اُسے جلا دیئے یا کنواں بنانے کے خیال سے دو ایک ہاتھ زمین کھود دی اور یہ سب کام اس مقصد سے کئے کہ دوسرا اس کو آباد نہ کر سکے تو تین سال تک امام اس کا انتظار کرے گا اگر اُس نے آباد کر لی فبہا ورنہ کسی دوسرے کو دیدیگا جو آباد کرے (ہدایہ)

مسئلہ۷: زمین موات میں کسی نے کنواں کھودا ایک ہاتھ پانی نکلنے کو باقی تھا کہ دوسرے نے اُسے کھودا تو پہلا شخص حقدار ہے ہاں اگر معلوم ہو کہ پہلے نے اُسے چھوڑ دیا یعنی ایک ماہ کا زمانہ گزر گیا اور باقی کو نہیں کھودتا تو اس صورت میں کنواں دوسرے شخص کا ہوگا (عالمگیری)

شرب کا بیان

حدیث۱: صحیح بخاری میں عروہ سے روایت ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ایک انصاری سے حرّہ کی نالیوں کے متعلق جھگڑا ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر سے فرمایا کے بقدر ضرورت پانی لے لو پھر اپنے پڑوسی کے لئے چھوڑ دو اُس انصاری نے کہا کہ یہ فیصلہ اس لئے کیا کہ وہ آپ کی پھوپھی کے بیٹے ہیں یہ سُن کر حضور کا چہرہ متغیر ہو گیا اور فرمایا اے زبیر اپنے باغ کو پانی دو پھر روک لو یہاں تک کہ مینڈھ تک پانی پہنچ جائے پھر اپنے پڑوسی کے لئے چھوڑ و اُس انصاری نے ناراض کر دیا لہٰذا حضور نے صاف حکم میں زبیر کا پورا حق دلوایا اور پہلے ایسی بات فرمادی تھی جس میں دونوں کے لئے گنجائش تھی۔

حدیث۲: صحیح بخاری و مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں کہ قیامت کے دن

اللہ تعالیٰ ان سے نہ کلام کرے گا نہ اُن کی طرف نظر فرمائیگا۔ ایک شخص وہ جس نے کسی بیچنے کی چیز کے متعلق یہ قسم کھائی کہ جو کچھ اس کے دام مل رہے ہیں اس سے زیادہ ملتے تھے (اور نہیں بیچا) حالانکہ یہ اپنی قسم میں جھوٹا ہے دوسرا وہ شخص کہ عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائی تاکہ کسی مرد مسلم کا مال لے لے اور تیسرا وہ شخص جس نے بچے ہوئے پانی کو روکا ۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا آج میں اپنا فضل تجھ سے روکتا ہوں جس طرح تو نے بچے ہوئے پانی کو روکا جس کو تیرے ہاتھوں نے نہیں بنایا تھا۔

حدیث ۳: صحیح بخاری و مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول ﷺ نے فرمایا بچے ہوئے پانی سے منع نہ کرو کہ اس کی وجہ سے بچی ہوئی گھاس کو منع کرو گے۔

حدیث ۴: ابوداؤد و ابن ماجہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول ﷺ نے فرمایا تمام مسلمان تین چیزوں میں شریک ہیں پانی اور گھاس اور آگ۔

حدیث ۵: صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول ﷺ نے بچے ہوئے پانی کے بیچنے سے منع فرمایا۔

حدیث ۶: صحیح بخاری و مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا بچا ہوا پانی نہ بیچا جائے کہ اس کی وجہ سے گھاس کی بیع ہو جائیگی۔

مسائل فقہیّہ

کھیت کی آبپاشی یا جانوروں کو پانی پلانے کے لئے جو باری مقرر کر لی جاتی ہے اُس کو شرب کہتے ہیں اس لفظ میں شین کو زبر ہے۔

مسئلہ ۱: جس پانی کو برتن میں محفوظ نہ کرلیا ہو اُس کو ہر شخص پی سکتا ہے اور اپنے جانوروں کو پلا سکتا ہے کوئی شخص پینے یا پلانے سے نہیں روک سکتا (درمختار)

مسئلہ ۲: پانی کی چار قسمیں ہیں۔ اوّل سمندر کا پانی اس سے ہر شخص نفع اُٹھا سکتا ہے خود پیے جانوروں کو پلائے کھیت کی آبپاشی کرے اس میں نہر نکال کر اپنے کھیتوں کو لیجائے جس طرح چاہے کام میں لائے کوئی منع نہیں کر سکتا۔ دوم بڑے دریا کا پانی جیسے سیحون، جیحون، دجلہ، فرات، نیل یا ہندوستان میں گنگا، گھاگرا اس کو ہر شخص پی سکتا ہے اپنے جانوروں کو پلا سکتا ہے مگر زمین کو سیراب کرنے اور اُس سے نہر نکالنے میں یہ شرط ہے کہ عام لوگوں کو ضرر نہ پہنچے۔ سوم وہ ندی نالے جو کسی خاص جماعت کی ملک ہوں پینے پلانے کی اُس میں بھی اجازت ہے مگر دوسرے لوگ اپنے کھیت کی اس سے آبپاشی نہیں کر سکتے۔ چوتھے وہ پانی جس کو گھڑوں، مٹکوں یا برتنوں میں محفوظ کر دیا گیا ہو اُس کو بغیر اجازت مالک کوئی شخص صرف میں نہیں لا سکتا اور اس پانی کو اس کا مالک بیع بھی کر سکتا ہے (ہدایہ، عالمگیری)

مسئلہ ۳: کنواں اگرچہ مملوک ہو مگر اس کا پانی مملوک نہیں دوسرا شخص اس پانی کو پی سکتا ہے اپنے جانوروں کو پلا سکتا ہے جس کا کنواں ہے وہ روک نہیں سکتا اور نہ اس کے بھرے ہوئے پانی کو چھین سکتا ہے۔

مسئلہ ۴: کنواں یا چشمہ جس کی ملک میں ہے دوسرا شخص وہاں جا کر پانی پینا چاہتا ہے وہ مالک اپنی ملک مثلاً مکان یا باغ میں

اُسکو جانے سے روک سکتا ہے بشرطیکہ وہاں قریب میں دوسری جگہ پانی ہو جو کسی کی ملک میں نہیں ہے اور اگر پانی نہ ہو تو مالک سے کہا جائے گا کہ خود اپنے باغ یا مکان سے پینے کے لیے پانی لادے یا اسے اجازت دے کہ یہ خود بھر کر پی لے (ہدایہ)

مسئلہ۵: کنویں سے پانی بھرا ڈول منہ تک آ گیا ہے ابھی باہر نہیں نکلا ہے یہ بھرنے والا اُس پانی کا ابھی مالک نہیں ہوا جب باہر نکال لیگا اُس وقت مالک ہوگا (ردالمحتار)

مسئلہ۶: حمام میں گیا اور حوض میں سے پانی نکالا مگر جس برتن میں پانی لیا وہ حمام والے کا ہے تو یہ شخص پانی کا مالک نہیں ہوا بلکہ وہ پانی حمام والے ہی کا ہے۔مگر دوسرا شخص اس سے نہیں لے سکتا کہ زیادہ حقدار یہی ہے (ردالمحتار)

مسئلہ۷: دوسرے کے کنویں سے بغیر اجازت نہ اپنے کھیت کو سینچ سکتا ہے نہ درختوں کو پلا سکتا ہے نہ اُس پر رہٹ یا چرسا وغیرہ لگا سکتا ہے مگر گھڑے وغیرہ میں بھر کر لایا ہو تو اُس سے گھر میں جو درخت ہے یا گھر میں جو ترکاری بوئی ہیں ان کو سیراب کر سکتا ہے۔کنویں والے سے اجازت کی ضرورت نہیں ہے (درمختار)

مسئلہ۸: نہر خاص یا کسی کے مملوک حوض یا کنوئیں سے وضو کرنے یا کپڑے دھونے کے لیے گھڑے میں پانی بھر کر لا سکتا ہے (عالمگیری)

مسئلہ۹: حوض میں اگر پانی خود ہی جمع ہو گیا مالک حوض نے پانی جمع کرنے کی کوئی ترکیب نہیں کی ہے یہ حوض نہر خاص کے حکم میں ہے (ردالمحتار) دیہاتوں میں تالاب اور گڑھے ہوتے ہیں برسات میں ادھر اُدھر سے پانی بہہ کر آتا ہے اور ان میں جمع ہو جاتا ہے انکا بھی یہی حکم ہے کہ بغیر اجازت مالک دوسرے لوگ اپنے کھیتوں کی اس سے آبپاشی نہیں کر سکتے۔

مسئلہ۱۰: بعض جگہ مکانوں میں حوض بنا رکھتے ہیں برساتی پانی اُس میں جمع کر لیتے ہیں اور اپنے استعمال میں لاتے ہیں عربی میں ایسے حوض کو صہریج کہتے ہیں (ہندوستان میں بفضلہٖ تعالیٰ پانی کی کثرت ہے صہریج بنانے کی ضرورت نہیں مگر جہاں پانی کی کمی ہے بنانا پڑتا ہی ہے جیسا کہ مارواڑ کے بعض علاقوں میں بکثرت ہیں) یہ پانی خاص اُس شخص کی ملک ہے جس کے گھر میں ہے اور یہ پانی ویسا ہی ہے جیسا گھڑے وغیرہ میں بھر لیا جاتا ہے کہ بغیر اجازت مالک کوئی شخص اپنے کسی صرف میں نہیں لا سکتا (ردالمحتار)

مسئلہ۱۱: بارش کے وقت آنگن یا چھت پر پانی جمع کرنے کیلئے طشت یا کنڈا وغیرہ رکھدیا ہے تو جو کچھ پانی جمع ہوگا اُس کا ہے جس نے طشت وغیرہ رکھا ہے دوسرا شخص اس پانی کو نہیں لے سکتا اور اگر پانی جمع کرنے کے لئے طشت نہیں رکھا ہے تو جو چاہے لے اس کو منع نہیں کیا جا سکتا (ردالمحتار)

مسئلہ۱۲: زمین غیر مملوکہ کی گھاس کسی کی ملک نہیں جو چاہے کاٹ لائے یا اپنے جانوروں کو چرائے دوسرا شخص اس کو منع نہیں کر سکتا یہ گھاس دریا کے پانی کی طرح سب کے لیے مباح ہے۔زمین مملوک میں گھاس خود ہی جمی ہے بوئی نہیں گئی ہے یہ گھاس بھی مالک زمین کی ملک نہیں جب تک اسے محفوظ نہ کر لے جو چاہے اس کو لے سکتا ہے۔مگر مالک زمین لوگوں کو اپنی زمین میں آنے سے روک سکتا ہے۔اِس صورت میں اگر مالک زمین لوگوں کو اور اُن کے جانوروں کو

اپنی زمین میں آنے سے منع کرتا ہےاورلوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم گھاس کاٹیں گے یا اپنے جانور چرائیں گے اگر قریب میں زمین غیر مملوکہ ہے جس میں گھاس موجود ہے تو لوگوں سے کہا جائے گا کہ اپنے جانوروں کو وہاں چرالو یا وہاں سے گھاس کاٹ لواور اگر زمین قریب میں نہ ہوتو مالک زمین سے کہا جائے گا کہ ان لوگوں کواجازت دو یا تم خود اپنی زمین سے گھاس کاٹ کران کو دے دو۔اور اگر مالک زمین نے گھاس کاٹ کر محفوظ کرلی تو دوسرا شخص اس کو لے نہیں سکتا کہ یہ مملوک ہوگئی،اگر مالک زمین نے گھاس بورکھی ہے یا اپنی زمین کو جوت کر اُس میں پانی دیا ہےاوراسی لئے چھوڑ رکھا ہے کہ اُس میں گھاس جمے تو یہ گھاس مالک زمین کی ہے۔دوسرا شخص نہ اسے لے سکتا ہے نہ اپنے جانوروں کو چرا سکتا ہے۔کسی دوسرے نے یہ گھاس کاٹ لی تو مالک زمین والا اس کو واپس لے سکتا ہےاور گھاس کو بیچ سکتا ہے۔(عالمگیری،درمختار)

مسئلہ۱۳: آگ میں بھی سب لوگ شریک ہیں دوسروں کو منع نہیں کرسکتا یعنی اگر کسی نے میدان میں آگ جلائی ہے۔تو جس کا جی چاہے تاپ سکتا ہے اپنے کپڑے اس سے سکھا سکتا ہے اُس کی روشنی میں کام کرسکتا ہے مگر بغیر اجازت اُس میں سے انگارہ نہیں لے سکتا۔اگر کسی نے اُس میں سے تھوڑی سی آگ لے لی کہ بجھانے کے بعد اتنے کوئلے نہیں ہونگے جن کی کچھ قیمت ہوتو اس سے واپس نہیں لے سکتا اور اتنی آگ بغیر اجازت بھی لے سکتا ہے کہ عادۃً اس کو کوئی منع بھی نہیں کرتا۔اور اگر اتنی زیادہ ہے کہ بجھنے کے بعد کوئلوں کی قیمت ہوگی تو واپس لے سکتا ہے(عالمگیری)

مسئلہ۱۴: کنویں یا حوض یا نہر خاص کے پانی سے روکتا ہےاور اُس شخص کو روکا گیا پیاس سے ہلاکت کا اندیشہ ہے یا اس کے جانور کے ہلاک ہونے کا ڈر ہے۔تو زبردستی پانی وصول کرے نہ دے تو لڑ کر لے اگرچہ ہتھیار سے لڑنا پڑے اور برتن میں جمع کر رکھا ہے تو اس میں بھی لڑ کر وصول کرنے کی اجازت ہے مگر یہاں ہتھیار سے لڑنے کی اجازت نہیں اور یہ حکم اس وقت ہے کہ پانی اس کی حاجت سے زائد ہے یہی حکم مخمصہ کا بھی ہے کہ کسی کو بھوک سے ہلاکت کا اندیشہ ہےاور دوسرے کے پاس حاجت سے زائد کھانا ہےاور اُس کو نہیں دیتا تو لڑ سکتا ہے مگر ہتھیار سے لڑنے کی اجازت نہیں(درمختار)

اشربہ کا بیان

حدیث۱: صحیح مسلم میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے مشک میں ہم نبیذ بناتے صبح کو بناتے تو عشا تک پیتے اور عشا کو بناتے تو صبح تک پیتے (یہ گرمی کے زمانے میں ہوتا تھا)

حدیث۲: صحیح مسلم میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول ﷺ کے لئے اول شب میں نبیذ بنائی جاتی صبح کے وقت اُسے پیتے دن میں اور رات میں پھر دوسرے روز دن اور رات میں اور تیسرے دن عصر تک پھر اگر بچ رہتی تو خادم کو پلا دیتے یا گرا دی جاتی (یہ جاڑے کے زمانے میں ہوتا)۔

حدیث۳: صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ کے مشک میں نبیذ بنائی جاتی۔مشک نہ ہوتی تو پتھر کے برتن میں بنائی جاتی۔

حدیث۴: امام بخاری اپنی صحیح میں سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابواُسید ساعدی حضورﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور حضور کو اپنی شادی کی دعوت دی (جب حضور تشریف لائے) تو اُن کی زوجہ جو دلھن تھیں وہی خادمہ کا کام انجام دے رہی تھیں انھوں نے حضور کے لئے پانی میں کھجوریں رات میں ڈال دی تھیں وہی پانی حضورﷺ کو پلایا۔

حدیث ۵: امام بخاری نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے کہ حضرت عمر اور ابوعبیدہ اور معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مثلث کے پینے کو جائز فرمایا ہے اور براء بن عازب وابو حجیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نصف حصہ پکا دینے کے بعد انگور کا شیرہ پیا۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ انگور کا رس جب تک تازہ ہے پیو۔

حدیث ۶: بخاری نے اپنی صحیح میں ابو جوہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں میں نے ابن عباس سے باذق (ایک قسم کی شراب ہے) کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ محمدﷺ باذق سے پہلے گزر چکے ہیں لہٰذا جو نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے اور فرمایا کہ پینے کی چیزیں حلال وطیب ہیں اور حلال وطیب کے علاوہ حرام وخبیث ہیں۔

حدیث ۷: امام بخاری اپنی صحیح میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک معراج کی رات ایلیا (بیت المقدس) میں حضور کے سامنے دو پیالے پیش کئے گئے ایک شراب کا دوسرا دودھ کا حضور نے دونوں کو دیکھ کر دودھ کا پیالہ لے لیا۔ جبرئیل نے کہا الحمد للہ خدا تعالیٰ نے آپ کو فطرت کی ہدایت کی اگر آپ شراب لے لیتے تو آپ کی اُمت گمراہ ہوجاتی۔

حدیث ۸: ابوداؤد وابن ماجہ نے ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ خمر (شراب) پئیں گے اور اس کا نام کچھ دوسرا رکھ لیں گے۔

مسائلِ فقہیّہ

لغت میں پینے کی چیز کو شراب کہتے ہیں اور اصطلاح فقہا میں شراب اُسے کہتے ہیں جس سے نشہ ہوتا ہے اس کی بہت قسمیں ہیں۔ خمر انگور کی شراب کو کہتے ہیں یعنی انگور کا کچا پانی جس میں جوش آجائے اور شدت پیدا ہوجائے۔ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک یہ بھی ضروری ہے کہ اس میں جھاگ پیدا ہو۔ اور کبھی ہر کر شراب کو مجازاً خمر کہہ دیتے ہیں۔

مسئلہ۱: خمر حرام بعینہ ہے اس کی حرمت نصِ قطعی سے ثابت ہے اور اس کی حرمت پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے اس کا قلیل و کثیر سب حرام ہیں اور یہ پیشاب کی طرح نجس ہے اور اس کی نجاست غلیظہ ہے جو اس کو حلال بتائے کافر ہے کہ نصِ قرآنی کا منکر ہے مسلم کے حق میں یہ متقوم نہیں یعنی اگر کسی نے مسلمان کی یہ شراب تلف کردی تو اس پر ضمان نہیں اور اس کو خریدنا صحیح نہیں۔ اس سے کسی قسم کا انتفاع جائز نہیں نہ دوا کے طور پر استعمال کرسکتا ہے نہ جانور کو پلاسکتا ہے نہ اسے مٹی بھگا سکتا ہے نہ حقنہ کے کام میں لائی جاسکتی ہے۔ اس کے پینے والے کو حد ماری جائے گی اگرچہ نشہ نہ ہوا ہو۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۲: جانوروں کے زخم میں بھی بطور علاج اس کو نہیں لگا سکتے۔(عالمگیری)

مسئلہ۳: شیرہ انگور کو پکایا یہاں تک کہ دو تہائی سے کم جل گیا یعنی ایک تہائی سے زیادہ باقی ہے اور اس میں نشہ ہو یہ بھی حرام اور نجس ہے۔(درمختار)

مسئلہ۴: رطب یعنی تر کھجور کا پانی اور منقیٰ کو پانی میں بھگایا گیا جب یہ پانی تیز ہو جائے اور جھاگ پھینکے یہ بھی حرام ونجس ہیں۔(درمختار)

مسئلہ۵: شہد، انجیر، گیہوں، جَو وغیرہ کی شرابیں بھی حرام ہیں مثلاً یہاں ہندوستان میں کھوے کی شراب بنتی ہے جب ان میں نشہ ہو حرام ہیں۔(درمختار)

مسئلہ۶: کافر یا بچہ کو شراب پلانا بھی حرام ہے اگر چہ بطور علاج پلائے اور گناہ اسی پلانے والے کے ذمہ ہے۔(ہدایہ) بعض مسلمان انگریزوں کی دعوت کرتے ہیں اور شراب بھی پلاتے ہیں وہ گنہگار ہیں اس شراب نوشی کا وبال انھیں پر ہے۔

مسئلہ۷: نبیذ یعنی کھجور یا منقیٰ کو پانی میں بھگویا جائے وہ پانی نشہ پیدا ہونے سے پہلے پیا جائے یہ جائز ہے احادیث سے اس کا جواز ثابت ہے۔

مسئلہ۸: تونبے اور ہر قسم کے برتنوں میں نبیذ بنانا جائز ہے بعض خاص برتنوں میں نبیذ بنانے کی ابتدا میں ممانعت آئی تھی مگر بعد میں یہ ممانعت منسوخ ہوگئی۔

مسئلہ۹: گھوڑی کے دودھ میں بھی نشہ ہوتا ہے اس کا پینا بھی ناجائز ہے۔(درمختار)

مسئلہ۱۰: بھنگ اور افیون اتنی استعمال کرنا کہ عقل فاسد ہو جائے ناجائز ہے جیسا کہ افیونی اور بھنگیڑے استعمال کرتے ہیں اور اگر کمی کے ساتھ اتنی استعمال کی گئی کہ عقل میں فتور نہیں آیا جیسا کہ بعض نسخوں میں افیون قلیل جز ہوتا ہے کہ فی خوراک اس کا اتنا خفیف جز ہوتا ہے کہ استعمال کرنے والے کو پتا بھی نہیں چلتا کہ افیون کھائی ہے اس میں حرج نہیں۔(درمختار)

مسئلہ۱۱: بعض عورتیں بچوں کو افیون کھلایا کرتی ہیں اور اُن کی غرض یہ ہوتی ہے کہ اس کے نشہ میں پڑا رہے گا پریشان نہیں کرے گا یہ بھی ناجائز ہے کیونکہ اگر بچہ کو اگر چہ تھوڑی مقدار میں دی جاتی ہے مگر وہ اتنی ضرور ہوتی ہے کہ اُس کی عقل میں فتور آجائے۔

مسئلہ۱۲: چانڈو اور مدک بھی افیون کے استعمال کے طریقہ ہیں کہ اس کا دھواں پیا جاتا ہے جیسا کہ تمبا کو پیتے ہیں یہ بھی ناجائز ہے بلکہ غالباً افیون استعمال کرنے کی سب صورتوں میں یہ صورت زیادہ قبیح ومضر ہے۔

مسئلہ۱۳: چرس گانجا یہ بھی ایسی چیز ہے کہ اس سے عقل میں فتور آجاتا ہے اس کا پینا ناجائز ہے۔

مسئلہ۱۴: جوازالطیب میں نشہ ہوتا ہے اس کا استعمال بھی اتنی مقدار میں ناجائز ہے کہ نشہ پیدا ہو جائے اگر چہ اس کا حکم بھنگ سے کم درجہ کا ہے۔

مسئلہ۱۵: خشک چیزیں جو نشہ لاتی ہیں جیسے بھنگ وغیرہ یہ نجس نہیں ہیں۔لہٰذا ضماد وغیرہ میں خارجی طور پر ان کو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں کہ اس طرح استعمال میں نشہ نہیں پیدا ہوگا پھر ناجائز کیوں ہو۔

مسئلہ۱۶: حقہ کے متعلق علماء کے مختلف اقوال ہیں مگر قول فیصل یہ ہے کہ اس کی مختلف صورتیں ہیں ایک یہ کہ حقہ پی کر عقل جاتی رہتی ہے جیسا کہ رام پور بریلی شاہ جہاں پور میں بعض لوگ رمضان شریف میں افطار کے بعد خاص اہتمام سے حقہ بھرتے ہیں اور اس زور سے دم لگاتے ہیں کہ چلم سے اونچی اونچی لواُٹھتی ہے اور پینے والے بیہوش ہو کر گر پڑتے ہیں اور بہت دیر تک بیہوش پڑے رہتے ہیں۔ پانی کے چھینٹے دینے اور پانی پلانے سے ہوش آتا ہے اس طرح حقہ پینا حرام ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ نہ بیہوش ہو نہ عقل میں فتور پیدا ہو مگر گھٹیا خراب تمبا کو پیا جائے۔ اور حقّہ تازہ کرنے کا بھی چنداں خیال نہ ہو جس سے منہ میں بدبو ہو جاتی ہے ایسا حقّہ مکروہ ہے اور اس حقہ کو پی کر بغیر منہ صاف کئے مسجد میں جانا منع ہے اس کا وہی حکم ہے جو کچے لہسن پیاز کھانے کا ہے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ تمبا کو بھی اچھا ہو اور حقہ بھی بار بار تازہ کیا جاتا ہو کہ پینے سے منہ میں بدبو نہ پیدا ہو یہ مباح ہے اس میں اصلاً کراہت نہیں۔ بعض لوگوں نے حقہ کے حرام بتانے میں نہایت غلو کیا اور حد سے تجاوز کیا۔ یہاں تک کہ اس کے متعلق حدیثیں بھی معاذ اللہ وضع کر ڈالیں ان کی باتیں قابل اعتبار نہیں۔

مسئلہ۱۷: قہوہ، کافی، چائے کا پینا جائز ہے کہ ان میں نہ نشہ ہے نہ تفتیر عقل البتہ یہ چیزیں خشکی لاتی ہیں اور نیند کو دفع کرتی ہیں اسی لئے مشائخ ان کو پیتے ہیں کہ نیند کا غلبہ جاتا رہے اور شب بیداری میں مدد ملے اور کسل اور کاہلی کو بھی یہ چیزیں دفع کرتی ہیں۔

مسئلہ۱۸: جس شخص کو افیون کی عادت ہے اُسے لازم ہے کہ ترک کرے اگر ایک دم چھوڑنے میں ہلاکت کا اندیشہ ہے تو آہستہ آہستہ کمی کرتا رہے یہاں تک کہ وہ عادت جاتی رہے اور ایسا نہ کیا تو گنہگار و فاسق ہے۔(ردالمحتار)

شکار کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

یٰـاَیُّهَـا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ط اُحِلَّـتْ لَـكُـمْ بَهِیْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا یُتْلٰى عَلَیْكُمْ غَیْرَ مُحِلِّی الصَّیْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ط

(اے ایمان والو اپنے قول پورے کرو تمہارے لئے حلال ہوئے بے زبان مویشی مگر وہ جو آگے سنایا جائے گا تم کو لیکن شکار حلال نہ سمجھو جب تم احرام میں ہو)

اور فرماتا ہے:

وَاِذَا حَلَلْتُم فَاصْطَادُوْا

(اور جب تم احرام سے باہر ہو جاؤ تو شکار کر سکتے ہو)

اور فرماتا ہے:

یَسْئَلُوْنَكَ مَا ذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ط قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّیِّبٰتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِیْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِـمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ز فَكُـلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَیْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهِ ص وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ

سَرِيۡعُ الۡحِسَابِ ہ

(اے محبوب تم سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لئے کیا حلال ہو۔ تم فرمادو کہ حلال کی گئیں تمہارے لئے پاک چیزیں اور جو شکاری جانور تم نے سکھا لئے انہیں شکار پر دوڑاتے جو علم تمہیں خدا نے دیا اس میں اُنہیں سکھاتے تو دکھاؤ اس میں سے جو مار کر تمہارے لئے رہنے دیں اور اس پر اللہ کا نام لو اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ جلد حساب کرنے والا ہے)

اور فرماتا ہے:

يَا اَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَقۡتُلُوۡا الصَّيۡدَ وَاَنۡتُمۡ حُرُمٌ

(اے ایمان والو شکار نہ مارو جب تم احرام میں ہو)

اور فرماتا ہے:

اُحِلَّ لَكُمۡ صَيۡدُ الۡبَحۡرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمۡ وَلِلسَّيَّارَةِ ج وَحُرِّمَ عَلَيۡكُمۡ صَيۡدُ الۡبَرِّ مَا دُمۡتُمۡ حُرُمًا ط

(دریا کا شکار تمہارے لئے حلال ہے اور اس کا کھانا تمہارے اور مسافروں کے فائدہ کو اور تم پر حرام ہے خشکی کا شکار جب تک تم احرام میں ہو)

حدیث ۱: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شکار کو حلال جانو اس لئے کہ اللہ عزوجل نے اس کو حلال فرمایا مجھ سے پہلے اللہ کے بہت سے رسول تھے وہ سب شکار کیا کرتے تھے۔ اپنے لئے اور اپنے بال بچوں کے لئے حلال رزق تلاش کرو اس لئے کہ یہ جہاد فی سبیل اللہ کی طرح ہے اور جان لو کہ اللہ صالح تجار کا مددگار رہے۔

حدیث ۲: صحیح بخاری و مسلم میں عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم اپنا کتّا چھوڑو تو بسم اللہ کہہ لو اگر اس نے پکڑ لیا اور تم نے جانور کو زندہ پالیا تو ذبح کرلو اور اگر کتّے نے مار ڈالا ہے اور اُس میں سے کچھ کھایا نہیں تو کھاؤ اور اگر کھالیا تو نہ کھاؤ کیونکہ اُس نے اپنے لئے شکار پکڑا اور اگر تمہارے کتّے کے ساتھ دوسرا کتّا شریک ہوگیا اور جانور مر گیا تو نہ کھاؤ کیونکہ تمہیں یہ نہیں معلوم کہ کس نے قتل کیا اور جب شکار پر تیر چھوڑو تو بسم اللہ کہہ لو اور اگر شکار غائب ہوگیا اور ایک دن تک نہ ملا اور اُس میں تمہارے تیر کے سوا کوئی دوسرا نشان نہیں ہے تو اگر چاہو کھا سکتے ہو اور اگر شکار پانی میں ڈوبا ہوا ملا تو نہ کھاؤ۔

حدیث ۳: صحیح بخاری و مسلم میں عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم سکھائے ہوئے کتّے کو شکار پر چھوڑتے ہیں فرمایا کہ جو تمہارے لئے اُس نے پکڑا ہے اُسے کھاؤ میں نے عرض کی اگرچہ مار ڈالیں فرمایا اگرچہ مار ڈالیں میں نے عرض کی ہم تیر سے شکار کرتے ہیں فرمایا تیر نے جسے چھید دیا اُسے کھاؤ اور پٹ تیر شکار کو لگے اور مرجائے تو نہ کھاؤ کیونکہ دب کر مرا ہے۔

حدیث ۴: امام بخاری نے عطا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ اگر کتّے نے شکار کا خون پی لیا اور گوشت نہ کھایا تو اُس جانور کو کھا سکتے ہو۔

حدیث ۵: صحیح بخاری و مسلم میں ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم اہل کتاب

کی زمین میں رہتے ہیں کیا اُن کے برتن میں کھا سکتے ہیں اور شکار کی زمین میں رہتے ہیں اور میں کمان سے شکار کرتا ہوں اور ایسے کتّے سے شکار کرتا ہوں جو معلم نہیں ہے اور معلم کتّے سے بھی شکار کرتا ہوں اس میں کیا چیز میرے لئے درست ہے۔ارشاد فرمایا، وہ جو تم نے اہل کتاب کے برتن کا ذکر کیا (اس کا حکم یہ ہے) کہ اگر تمہیں دوسرا برتن ملے تو اُس میں نہ کھاؤ اور دوسرا برتن نہ ملے تو اُسے دھولو پھر کھاؤ۔اور کمان سے جو تم نے شکار کیا اور بسم اللہ کہہ لی تو کھاؤ اور معلم کتّے سے جو شکار کیا اور بسم اللہ کہہ لی تو کھاؤ اور غیر معلم سے جو شکار کیا ہے اور اُسے ذبح کر لیا تو کھاؤ۔

حدیث ۶: صحیح مسلم میں انہیں سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تیر سے شکار مارو غائب ہو جائے پھر مل جائے تو کھالو جب کہ بدبودار نہ ہو۔

حدیث ۷: ابوداؤد نے عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کتّے یا باز کو اگر تم نے سکھالیا ہے پھر اُسے شکار پر چھوڑتے وقت بسم اللہ کہہ لی ہے تو کھاؤ جو تمہارے لئے پکڑے میں نے کہا اگرچہ مار ڈالے فرمایا اگرچہ مار ڈالے اور اُس میں سے نہ کھائے تو تمہارے لئے پکڑا ہے۔

حدیث ۸: کتاب الآثار میں امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ تمہارے کتّے نے جس چیز کو تمہارے لئے پکڑا ہے اسے کھاؤ اگر وہ سیکھا ہوا ہے پھر اگر اُس کتّے نے اس سے کچھ کھالیا تو نہ کھاؤ اس لئے کہ اس نے اپنے ہی لئے پکڑا ہے لیکن اگر شکرہ اور باز نے کھا بھی لیا ہے تب بھی کھا سکتے ہو اس واسطے کہ اس کی تعلیم یہ ہے کہ جب تم اُسے بلاؤ تو آجائے اور وہ تمہاری مار کی برداشت نہیں کر سکتا کہ مار کھانا چھڑادو۔

حدیث ۹: ابوداؤد نے اُنہیں سے روایت کی کہتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں شکار کو تیر مارتا ہوں اور دوسرے دن اپنا تیر اس میں پاتا ہوں۔فرمایا کہ جب تمہیں معلوم ہو کہ تمہارے تیر نے اُسے مارا ہے اور اس میں کسی درندہ کا نشان نہ دیکھو تو کھالو۔

حدیث ۱۰: امام احمد نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا ایسی چیز کو کھاؤ جس کو تمہاری کمان یا تمہارے ہاتھ نے شکار کیا ہو۔ ذبح کیا ہو یا نہ کیا ہو اگرچہ وہ آنکھوں سے غائب ہو جائے جب تک اس میں تمہارے تیر کے سوا دوسرا نشان نہ ہو۔

حدیث ۱۱: ترمذی نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں مجوسی کے کتّے نے جو شکار کیا ہے اُس کی ہمیں ممانعت ہے۔

حدیث ۱۲: امام بخاری نے اپنی صحیح میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی فرماتے ہیں کہ غلہ مارنے سے جو جانور مر گیا وہ موقوذہ ہے (یعنی اُس کا کھانا حرام ہے)۔

حدیث ۱۳: صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت حسن بصری اور ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب شکار کو مارا جائے اور اُس کا ہاتھ یا پیر کٹ کر الگ ہو جائے تو الگ ہونے والے کو نہ کھایا جائے اور باقی کھا سکتا ہے ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ جب گردن یا وسط جسم میں مارو تو کھا سکتے ہو (یعنی گردن جدا ہو جائے یا وسط کٹ جائے تو اس ٹکڑے کو بھی کھایا جائے گا۔

حدیث۱۴: طبرانی اور حاکم اور بیہقی وابن عساکر نے رزین بن جیش سے روایت کی انھوں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا وہ فرماتے ہیں کہ خرگوش کو لکڑی یا پتھر سے مار کر (بغیر ذبح کئے) نہ کھاؤ لیکن بھالے اور برچھی اور تیر سے مار کر کھاؤ۔

حدیث۱۵: صحیح بخاری میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جانوروں کی حفاظت اور شکاری کتّے کے سوا جس نے اور کتّا پالا اُس کے عمل سے ہر دن دو قیراط کم ہو جائے گا۔

مسائلِ فقہیّہ

شکار اُس وحشی جانور کو کہتے ہیں جو آدمیوں سے بھاگتا ہو اور بغیر حیلہ نہ پکڑا جا سکتا ہو اور کبھی فعل یعنی اس جانور کے پکڑنے کو بھی شکار کہتے ہیں۔ حرام وحلال دونوں قسم کے جانور کو شکار کہتے ہیں شکار سے جانور حلال ہونے کے لئے پندرہ شرطیں ہیں۔ پانچ شکار کرنے والے میں اور پانچ کتّے میں اور پانچ شکار میں:

(۱) شکاری ان میں سے ہو جن کا ذبیحہ جائز ہوتا ہے۔

(۲) اُس نے کتّے وغیرہ کو شکار پر چھوڑا ہو۔

(۳) چھوڑنے میں ایسے شخص کی شرکت نہ ہو جس کا شکار حرام ہو۔

(۴) بسم اللہ قصداً ترک نہ کی ہو۔

(۵) چھوڑنے اور پکڑنے کے درمیان کسی دوسرے کام میں مشغول نہ ہوا ہو۔

(۶) کتّا معلم (سکھایا ہوا) ہو۔

(۷) جدھر چھوڑا گیا ہو اُدھر ہی جائے۔

(۸) شکار پکڑنے میں ایسا کتّا شریک نہ ہوا ہو جس کا شکار حرام ہے۔

(۹) شکار کو زخمی کر کے قتل کرے۔

(۱۰) اُس میں سے کچھ نہ کھائے۔

(۱۱) شکار حشرات الارض میں سے نہ ہو۔

(۱۲) پانی کا جانور ہو تو مچھلی ہی ہو۔

(۱۳) بازوؤں یا پاؤں سے اپنے آپ کو شکار سے بچائے۔

(۱۵) کیلے یا پنجہ والا جانور نہ ہو۔

(۱۵) شکاری کے وہاں تک پہنچنے سے پہلے ہی مر جائے۔ یعنی ذبح کرنے کا موقع ہی نہ ملا ہو۔

یہ شرائط اُس جانور کے متعلق ہیں جو مر گیا ہو اور اس کا کھانا حلال ہو۔

مسئلہ۱: شکار کرنا ایک مباح فعل ہے مگر حرم یا احرام میں خشکی کا جانور شکار کرنا حرام ہے اسی طرح اگر شکار محض لہو کے طور پر ہو تو وہ مباح نہیں۔ (درمختار) اکثر اس فعل سے مقصود ہی کھیل اور تفریح ہوتی ہے اسی لئے عرف عام میں شکار کھیلنا بولا

جا تا ہے جتنا وقت اور پیسہ شکار میں خرچ کیا جاتا ہے اگر اس سے بہت کم داموں میں گھر بیٹھے ان لوگوں کو وہ جانور مل جایا کرے تو ہرگز راضی نہ ہوں گے وہ یہی چاہیں گے کہ جو کچھ ہو ہم تو خود اپنے ہاتھ سے شکار کریں گے اس سے معلوم ہوا کہ ان کا مقصد کھیل اور لہو ہی ہے۔ شکار کرنا جائز و مباح اُس وقت ہے کہ اس کا صحیح مقصد ہو مثلاً کھانا یا بیچنا یا دوست احباب کو ہدیہ کرنا یا اُس کے چمڑے کو کام میں لانا یا اُس جانور سے اذیت کا اندیشہ ہے اس لئے قتل کرنا وغیرہ ذلک۔

مسئلہ۲: جس جانور کا گوشت حلال ہے اُس کے شکار سے بڑا مقصود کھانا ہے اور حرام جانور کو بھی کسی غرض صحیح سے شکار کرنا جائز ہے مثلاً اس کی کھال یا بال کو کام میں لانا مقصود ہے یا وہ موذی جانور ہے اُس کے ایذا سے بچنا مقصود ہے۔ (شلبیہ) بعض آدمی جنگلی خنزیر کا شکار کرتے ہیں یا شیر وغیرہ کا جنگلوں میں جا کر شکار کرتے ہیں اس غرض سے نہیں کہ لوگوں کو اُن کی اذیت سے بچائیں بلکہ محض تفریح خاطر اور اپنی بہادری کے لئے اس قسم کے شکار کھیلے جاتے ہیں یہ شکار مباح نہیں۔

مسئلہ۳: شکار کو پیشہ بنا لینا اور کسب کا ذریعہ کر لینا جائز ہے بعض فقہا نے اس کو ناجائز یا مکروہ کہا یہ صحیح نہیں کیونکہ کراہت جب ہی ہوسکتی ہے کہ اس کے لئے دلیل شرعی ہو اور دلیل میں یہ کہنا کہ جان مارنے کا پیشہ کر لینا قساوت قلب کا سبب ہوتا ہے اس سے بھی کراہت ثابت نہیں صرف اتنا ہی ثابت ہوگا کہ دوسرے جائز پیشے اس سے بہتر ہیں ورنہ لازم آئے گا کہ قصاب کا پیشہ بھی مکروہ ہو حالانکہ اس کی کراہت کا قول کسی سے منقول نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ۴: جنگلی جانور کو جو شخص پکڑے اُس کی مِلک ہو جاتا ہے پکڑنا حقیقۃً ہو یا حکماً۔ حکماً کی صورت یہ ہے کہ جو چیز شکار کے لئے موضوع ہو اس کا استعمال کرے اور استعمال سے مقصود شکار کرنا نہ ہو لہٰذا اگر جال تانا اور اُس میں جانور پھنس گیا تو جال والے کا ہو گیا۔ جال اسی مقصد سے تانا ہو یا کچھ مقصد نہ ہو ہاں اگر کھانے کے لئے تانا تو اس کی مِلک نہیں جب تک پکڑ نہ لے۔ حکماً پکڑنے کی دوسری صورت یہ ہے ک جو چیز شکار کے لئے موضوع نہ ہو اُس کو بقصد شکار استعمال کرے مثلاً شکار پکڑنے کے لئے ڈیرہ نصب کیا اور اس میں شکار آ گیا اور بند ہو گیا تو ڈیرہ والا مالک ہو گیا یا مکان کا دروازہ اس غرض سے کھول رکھا تھا اُس میں ہرن آ گیا اور دروازہ بند کر لیا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ۵: جال تانا تھا اس میں شکار پھنسا کسی دوسرے نے اس کو پکڑ لیا تو شکار والے کا ہے اُس کا نہیں جس نے پکڑ لیا ہاں اگر وہ جال نے نکل کر بھاگ گیا یا اُڑ گیا اور دوسرے نے پکڑ لیا تو اس پکڑنے والے کا ہے جال والے کا نہیں اور اگر جال میں پھنسا اور جال والے نے پکڑ لیا پھر اس سے چھوٹ کر بھاگا اور دوسرے نے پکڑا تو جال والے ہی کا ہے کہ پکڑنے سے اس کی مِلک ہو گیا اور بھاگنے سے مِلک نہیں جاتی۔ (عالمگیری)

مسئلہ۶: پانی کاٹ کر اپنی زمین میں لایا اس غرض سے پانی کے ساتھ مچھلیاں آئیں گی اور اُن کو شکار کرے گا پانی کے ساتھ مچھلیاں آئیں اور پانی جاتا رہا مچھلیاں زمین پر پڑی رہیں یا تھوڑا سا پانی باقی ہے کہ بغیر شکار کئے مچھلیاں ویسے ہی پکڑی جاسکتی ہیں یہ مچھلیاں زمین والے کی ہیں دوسرا شخص ان کو نہیں پکڑ سکتا جو پکڑے گا اُسے تاوان دینا ہوگا اور اگر پانی زیادہ ہے کہ بغیر شکار کئے مچھلیاں ہاتھ نہیں آتیں تو جو چاہے پکڑ لے تو یہی پکڑنے والا مالک ہے۔

(عالمگیری)

مسئلہ۷: ایک شخص نے پانی میں جال ڈالا دوسرے نے شص پھینکی مچھلی جال میں آئی اور اُس نے شص کو بھی پکڑ لیا اگر جال کے باریک حصہ میں آ چکی ہے تو جال والے کی ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ۸: پانی میں کانٹا والا مچھلی پھنسی اس نے باہر پھینکی خشکی میں گری اور ایسی جگہ گری کہ یہ اُس کے پکڑنے پر قادر ہے پھر تڑپ کر پانی میں چلی گئی تو یہ شخص اُس کا مالک ہو گیا اور اگر باہر نکالنے سے پہلے ہی ڈورا ٹوٹ گیا تو مالک نہ ہوا۔(عالمگیری)

مسئلہ۹: کسی شخص نے گڑھا کھودا تھا اس میں شکار آ کر گرا تو جو شخص پکڑ لے اسی کا ہے اور اگر گڑھا کھودنے سے مقصود ہی یہ تھا کہ اس میں شکار گرے گا اور پکڑوں گا تو شکار اسی کا ہے دوسرے کو اس کا پکڑنا جائز نہیں۔(خانیہ)

مسئلہ۱۰: کنواں کھودا تھا اور یہ مقصد تھا کہ اس کے ذریعہ سے شکار پکڑے گا اس میں شکار گرا اگر کنویں والا وہاں سے قریب ہے کہ ہاتھ بڑھا کر شکار پکڑ سکتا ہے اسی کا ہے دوسرا شخص نہیں پکڑ سکتا۔(عالمگیری)

مسئلہ۱۱: پھندے میں شکار پھنسا مگر رسی توڑ کر بھاگا دوسرے نے پکڑ لیا تو اسی کا ہے اور اگر پھندے والا اتنا قریب آ چکا ہے کہ ہاتھ بڑھا کر پکڑ سکتا ہے اتنے میں شکار نے رسّی توڑائی اور دوسرے نے پکڑ لیا تو پھندے والے کا ہے۔(ردالمحتار)

مسئلہ۱۲: کسی کے مکان میں دوسرے لوگوں کے کبوتروں نے انڈے بچے کئے تو یہ انڈے بچے اُسی کے ہیں جس کے کبوتر ہیں دوسرے لوگوں کو یا مالک مکان کو ان کا پکڑنا اور رکھنا جائز نہیں۔(عالمگیری)

مسئلہ۱۳: شکار کو مارا وہ زخمی ہوا مگر چوٹ سے بیہوش ہو گیا تھوڑی دیر بعد اُٹھ کے بھاگا اب دوسرے شخص نے مارا اور پکڑ لیا تو اسی دوسرے کا ہے اور اگر بے ہوشی میں پہلے شخص نے پکڑ لیا تھا تو پہلے کا ہے۔اور اگر شکار زخمی ہو گیا تھا مگر پہلے نے پکڑا نہیں کچھ دنوں بعد اچھا ہو گیا پھر دوسرے نے مارا اور پکڑا تو اس کا نہیں پہلے ہی شخص کا ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ۱۴: شکار کی مِلک کے متعلق یہ چند جزئیات اس لئے ذکر کئے کہ شکاریوں کو شکار کے لینے میں اس قدر شغف ہوتا ہے کہ وہ بالکل اس بات کا لحاظ نہیں رکھتے کہ یہ چیز ہمیں لینی جائز بھی ہے یا نہیں۔ان مسائل سے اُن کو یہ کرنا چاہئے کہ کس صورت میں ہماری مِلک ہے اور کس صورت میں دوسرے کی تا کہ اپنی مِلک نہ ہو تو لینے سے بچیں۔

جانوروں سے شکار کا بیان

مسئلہ۱: ہر درندہ جانور سے شکار کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ وہ نجس العین نہ ہو اور اُس میں تعلیم کی قابلیت ہو اور اُسے سکھا بھی لیا ہو۔ درندہ کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) چوپایہ جیسے کتّا وغیرہ جس میں کیلا ہوتا ہے (۲) پنجہ والا پرندہ جیسے باز، شکرا وغیرہ۔ جس درندہ میں قابلیت تعلیم نہ ہو اس کا شکار حلال نہیں مگر اس صورت میں کہ شکار پکڑ کر ذبح کر لیا جائے لہٰذا شیر اور ریچھ سے شکار حلال نہیں کہ ان دونوں میں تعلیم کی قابلیت ہی نہیں۔شیر اپنی علو ہمت اور ریچھ اپنی دنات اور خساست کی وجہ سے تعلیم کی قابلیت نہیں رکھتے۔بعض فقہا نے چیل کو بھی قابل تعلیم نہیں مانا ہے کہ یہ بھی اپنی خساست کی وجہ

سے تعلیم نہیں حاصل کرتی۔ (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ۲: کتّا چیتا وغیرہ چوپایہ کے معلم ہونے کی علامت یہ ہے کہ پے در پے تین مرتبہ ایسا ہو کہ شکار کو پکڑے اور اُس میں سے نہ کھائے تو معلوم ہو گیا کہ یہ سیکھ گیا۔ اب اس کے بعد جو شکار کرے گا اور وہ مر بھی جائے تو اُس کا کھانا حلال ہے بشرطیکہ دیگر شرائط بھی پائے جائیں کہ اس کا پکڑنا ہی ذبح کے قائم مقام ہے اور شکرا باز وغیرہ شکاری پرند کے معلم ہونے کی پہچان یہ ہے کہ اُسے شکار پر چھوڑا اس کے بعد واپس بلا لیا تو واپس آجائے اگر واپس نہ آئے تو معلوم ہوا کہ ابھی تمہارے قابو میں نہیں ہے معلم نہیں ہوا۔ (ہدایہ)

مسئلہ۳: کتّے نے شکار کو پکڑنے کے بعد اُس کا گوشت نہیں کھایا مگر خون پی لیا تو کوئی حرج نہیں۔ شکرے باز وغیرہ پرند شکاریوں نے اگر گوشت میں سے کچھ کھا لیا تو جانور حلال ہے کہ یہ بات اُس کے معلم ہونے کے خلاف نہیں اور اگر مالک نے شکار میں سے ٹکڑا کاٹ کر کتّے کو دیا اور اُس نے کھا لیا تو باقی گوشت کھایا جائے گا کہ اس صورت میں اُس نے خود نہیں کھایا مالک نے کھلایا تب کھایا اسی طرح اگر مالک نے شکار کو محفوظ کر لیا اُس کے بعد کتّے نے اُس میں سے چھین جھپٹ کر کچھ کھا لیا تو باقی گوشت جائز ہے کہ یہ بات اُس کے معلم ہونے کے خلاف نہیں۔ (زیلعی)

مسئلہ۴: کتّے کو شکار پر چھوڑا اس نے شکار کی بوٹی کاٹ لی اور اُسے کھا لیا اس کے بعد شکار کو پکڑا اور مار ڈالا تو یہ شکار حرام ہے کہ جب کتّے نے کھا لیا تو معلم نہ رہا اور اُس کا مارا ہوا شکار حلال نہیں اور اگر کتّے نے بوٹی کاٹی مگر اُس کو کھایا نہیں چھوڑ دیا اور شکار کا پیچھا کیا شکار پکڑنے کے بعد جب مالک نے شکار پر قبضہ کر لیا اب کتّے نے وہ بوٹی کھائی تو جانور حلال ہے۔ (زیلعی)

مسئلہ۵: یہ ضروری ہے کہ شکاری جانور نے شکار کو زخمی کر کے مارا ہو محض دبوچنے سے مر گیا ہو تو کھانا حلال نہیں۔ کسی خاص جگہ پر زخم کرنا ضروری نہیں بلکہ جس مقام پر گھائل کر دیا ہو حلال ہونے کے لئے کافی ہے۔ (زیلعی) شکرا اپنے مالک کے پاس سے اُڑ گیا ایک مدّت کے بعد پھر آ گیا مالک نے اس سے شکار کیا تو بغیر ذبح یہ شکار حلال نہیں کہ بھاگ جانے سے وہ معلم نہ رہا اب پھر جب تک اُس کا معلم ہونا ثابت نہ ہو جائے اُس کا مارا ہوا شکار حلال قرار نہیں پائے گا۔ (زیلعی)

مسئلہ۶: جو کتّا معلم ہو چکا تھا جب کبھی شکار میں سے کچھ کھا لے گا وہ شکار حرام ہے بلکہ اُس کے بعد کے شکار بھی حرام ہیں بلکہ اس سے پہلے کا شکار جو ابھی محفوظ ہے وہ بھی حرام ہاں جو کھایا جا چکا ہے اس کو حرام نہیں کہا جا سکتا۔ اس کتّے کو پھر سے سکھانا ہو گا کیونکہ شکار میں سے کھانے کی وجہ سے معلم نہ رہا جاہل ہو گیا اب اس کا شکار اُس وقت حلال ہو گا کہ سکھا لیا جائے۔ (ہدایہ)

مسئلہ۷: مسلم یا کتابی نے بسم اللہ پڑھ کر شکاری جانور کو شکار پر چھوڑا تب مرا ہوا شکار حلال ہو گا۔ اگر مجوسی یا بت پرست یا مرتد نے چھوڑا تو حلال نہیں جس طرح ان کا ذبیحہ حلال نہیں اگرچہ انہوں نے بسم اللہ پڑھی ہو اور اگر جانور کو چھوڑا نہیں بلکہ وہ خود ہی اپنے آپ شکار پر دوڑ پڑا اور پکڑ کر مار ڈالا یہ شکار حرام نہیں۔ یونہی اگر یہ معلوم نہ ہو کہ کسی نے چھوڑا یا خود ہی جا کر پکڑ لایا یا یہ معلوم نہیں کہ کس نے مسلم نے یا مجوسی نے تو جانور حلال نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۸: شکار پر چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول گیا تو جانور حلال ہے جس طرح ذبح کرتے وقت اگر بسم اللہ پڑھنا بھول گیا تو حلال ہے۔ حرام اُس وقت ہے جب قصداً نہ پڑھے۔ (درمختار)

مسئلہ۹: شکار پر چھوڑتے وقت قصداً بسم اللہ نہیں پڑھی بلکہ جب کتے نے جانور پکڑا اس وقت بسم اللہ پڑھی جانور حلال نہ ہوا کہ بسم اللہ پڑھنا اُس وقت ضروری تھا اب پڑھنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ۱۰: مسلم نے شکار پر کتا چھوڑا مجوسی یا ہندو نے کتے کو شہ دی جیسا کہ شکار کرتے وقت کتے کو جوش دلاتے ہیں اُس کے شہ دینے پر جوش میں آیا اور شکار مارا یہ حلال ہے اور اگر مجوسی نے چھوڑا اور مسلم نے شہ دی تو حرام ہے یعنی کتا چھوڑنے کا اعتبار ہے اس کا اعتبار نہیں کہ کس نے جوش دلایا۔ اسی طرح اگر محرم نے شہ دی اور شکار پر جانور اُس نے چھوڑا ہے جو احرام نہیں باندھے ہوئے ہے تو جانور حلال ہے مگر محرم کو اس صورت میں شکار کا فدیہ دینا ہوگا کہ اُس کو شکار میں مداخلت جائز نہیں۔ (زیلعی)

مسئلہ۱۱: کتا چھوڑا نہیں گیا بلکہ وہ خود چھوٹ گیا اور اپنے آپ شکار پر دوڑ پڑا کسی مسلم نے اس کو شہ دی اس سے جوش میں آیا اور شکار کو مارا یہ شکار حلال ہے اس صورت میں شہ دینا وہی چھوڑنے کے قائم مقام ہے۔ ان باتوں میں شکرے اور باز کا وہی حکم ہے جو کتے کا ہے۔ (زیلعی)

مسئلہ۱۲: کتے کو شکار پر چھوڑا اُس نے کئی پکڑ لئے سب حلال ہیں اور جس شکار پر چھوڑا اس کو نہیں پکڑا دوسرے کو پکڑا یہ بھی حلال ہے اور اگر کتے کو شکار پر نہ چھوڑا ہو بلکہ کسی اور چیز پر چھوڑا اور اُس نے شکار مارا یہ حلال نہیں کہ یہاں شکار کرنا ہی نہیں ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ۱۳: شکاری جانور کو وحشی جانور پر چھوڑنا شکار ہے اگر پلاؤ اور مانوس جانور پر کتا چھوڑا جائے اور وہ مار ڈالے تو یہ جانور حلال نہیں ہوگا کہ ایسے جانوروں کے حلال ہونے کے لئے ذبح کرنا ضروری ہے۔ ذکاۃ اضطراری یہاں کافی ہے۔ (درمختار)

مسئلہ۱۴: کتے کے ساتھ اگر شکار کرنے میں دوسرا کتا جس کا شکار حلال نہ ہو شریک ہو گیا تو یہ شکار حلال نہ ہوگا مثلاً دوسرا کتا جو معلم نہ تھا اُس کی شرکت میں شکار ہوا یا مجوسی کے کتے کی شرکت میں شکار ہوا یا دوسرے کو کسی نے چھوڑا ہی نہیں ہے اپنے آپ کو شریک ہو گیا یا اُس دوسرے کے چھوڑنے کے وقت قصداً بسم اللہ چھوڑ دی ان سب صورتوں میں وہ جانور مردار ہے اس کا کھانا حرام ہے۔ (درمختار)

مسئلہ۱۵: یہ بھی ضروری ہے کہ کتے کو جب شکار پر چھوڑا جائے فوراً دوڑ پڑے طویل وقفہ نہ ہونے پائے ورنہ جانور حلال نہ ہو گا۔ طویل وقفہ کا یہ مطلب ہے کہ دوسرے کام میں مشغول نہ ہو مثلاً چھوڑنے کے بعد پیشاب کرنے لگا یا کچھ کھانے لگا۔ اس صورت میں شکار حلال نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۱۶: چھوڑنے کے بعد کتا شکار پر دوڑا مگر بعد میں شکار سے دہنے یا بائیں کو مڑ گیا یا شکار کی طلب کے سوا کسی دوسرے کام میں لگ گیا یا سُست پڑ گیا پھر کچھ وقفہ کے بعد شکار کا پیچھا کیا اور جانور کو مارا اس کا کھانا حلال نہیں ہاں ان صورتوں میں اگر کتے کو پھر سے چھوڑا جاتا تو جانور حلال ہوتا یا مالک کے للکارنے سے شکار پر جھپٹتا اور مارتا تو کھایا جاتا۔

(ردالمحتار)

مسئلہ۱۷: اگر کتّے کا رُک جانا یا چھپ جانا آرام طلبی کے لئے نہ ہو بلکہ شکار کرنے کا یہ حیلہ داؤں ہو جس طرح چیتا شکار کو گھات سے پکڑتا ہے اس میں حرج نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ۱۸: شکار اگر زندہ مل گیا اور ذبح کرنے پر قدرت ہے تو ذبح کرنا ضروری ہے کہ ذکاۃ اضطراری مجبوری کی صورت میں ہے اور یہاں مجبوری نہیں ہے اور اگر جانور اُس کو زندہ ملا مگر یہ اُس کے ذبح پر قدرت نہیں رکھتا ہے کہ وقت تنگ ہے یا ذبح کا آلہ موجود نہیں ہے اس کی دوصورتیں ہیں اگر جانور میں حیاۃ اتنی باقی ہے جو مذبوح سے زیادہ ہے تو حرام ہے ورنہ جائز ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ۱۹: شکار تک پہنچ ہے گیا مگر اسے پکڑتا نہیں اگر اتنا وقت ہے کہ پکڑ کر ذبح کر سکتا تھا مگر کچھ نہیں کیا یہاں تک کہ مر گیا تو جانور نہ کھایا جائے اور وقت اتنا نہیں ہے کہ ذبح کر سکے تو حلال ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ۲۰: کتّے کو شکار پر چھوڑا اُس نے ایک شکار مارا پھر دوسرا مارا دونوں حلال ہیں اور اگر پہلا شکار کرنے کے بعد دیر تک رُکا رہا پھر دوسرا مارا تو دوسرا حرام ہے کہ پہلے شکار کے بعد جب وقفہ ہوا تو شکار پر چھوڑنا دوسرے کے بارے میں نہیں پایا گیا۔ (ہدایہ)

مسئلہ۲۱: معلم کتّے کے ساتھ دوسرے کتّے نے شرکت کی جس کا شکار حرام ہے مگر اُس نے شکار کرنے میں شرکت نہیں کی ہے بلکہ یہ کتّا گھیر گھار کر شکار کو ادھر لایا اور پہلے ہی کتّے نے شکار کو زخمی کیا اور مارا ہو تو اس کا کھانا مکروہ ہے اور اگر وہ دوسرا کتّا گھیر کر ادھر نہیں لایا بلکہ اُس نے پہلے کتّے کو دوڑایا اور اُس نے شکار کو دوڑا کر زخمی کیا اور مارا تو یہ شکار حلال ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ۲۲: مسلم نے کتّے کو بسم اللہ پڑھ کر چھوڑا اور اُس نے شکار کو جھنجھوڑا یعنی اچھی طرح زخمی کیا اُس کے بعد پھر حملہ کیا اور مار ڈالا یہ شکار حلال ہے اسی طرح اگر دو کتّے چھوڑے ایک نے اُسے جھنجھوڑا اور دوسرے کتّے نے مار ڈالا یہ شکار بھی حلال ہے۔ یونہی اگر دو شخصوں نے بسم اللہ کہہ کر دو کتّے چھوڑے ایک کے کتّے نے جھنجھوڑ ڈالا اور دوسرے کتّے نے مار ڈالا یہ جانور حلال ہے کھایا جائے گا مگر مِلک پہلے شخص کی ہے دوسرے کی نہیں کیونکہ پہلے نے جب اُسے گھائل کر دیا اور بھاگنے کے قابل نہ رہا اُسی وقت اُس کی مِلک ہو چکی۔ (ہدایہ)

مسئلہ۲۳: ایک کتّے نے شکار کو پچھاڑ لیا اور شکار کی حد سے خارج ہو گیا اب اُس کے بعد دوسرے شخص نے اُسی جانور پر اپنا کتّا چھوڑا اور اُس کتّے نے مار ڈالا حرام ہے۔ کھایا نہ جائے کہ جب وہ جانور بھاگ نہیں سکتا تو اگر موقع ملتا ذبح کیا جاتا ایسی حالت میں ذکاۃ اضطراری نہیں ہے لہٰذا حرام ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ۲۴: شکار کی دوسری نوع تیر وغیرہ سے جانور مارنا ہے اس میں بھی شرط یہ ہے کہ تیر چلاتے وقت بسم اللہ پڑھے اور تیر سے جانور زخمی ہو جائے ایسا نہ ہو کہ تیر کی لکڑی جانور کو لگی اور اس سے دب کر مر گیا کہ اس صورت میں وہ جانور حرام ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۲۵: شکار اگر غائب ہو گیا کتّے کا ہو یا تیر کا تو یہ اس وقت حلال ہو گا کہ شکاری برابر اس کی جستجو جاری رکھے بیٹھ نہ رہے اور

اگر بیٹھ رہا اور پھر شکار مرا ہوا ہو تو حلال نہیں اور پہلی صورت میں یہ بھی ضروری ہے کہ شکار میں تمہارے تیر کے سوا کوئی دوسرا زخم نہ ہو ورنہ حرام ہو جائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ ۲۶: شکار کے حلال ہونے کے لئے یہ ضرور ہے کہ کتّا چھوڑنے یا تیر چلانے کے بعد کسی دوسرے کام میں مشغول نہ ہو بلکہ شکار اور کتّے کو تلاش میں رہے۔ اگر نظر سے شکار غائب ہو گیا پھر دیر کے بعد ملا اور اُس کی دو صورتیں ہیں اگر جستجو جاری رکھی اور شکار کو مرا ہوا پایا اور کتا بھی شکار کے پاس ہی تھا تو کھایا جا سکتا ہے اور اگر کتا وہاں سے چلا آیا ہے تو نہ کھایا جائے اور اگر شکار کی تلاش میں نہ رہا کسی دوسرے کام میں مشغول ہو گیا پھر شکار کو پایا مگر معلوم نہیں کہ کتّے نے زخمی کیا ہے یا کسی دوسری چیز نے تو نہ کھایا جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: شکار کی آہٹ محسوس ہوئی اور اُس شخص کو یہی گمان ہے کہ یہ شکار کی آہٹ ہے اُس نے کتا یا باز چھوڑ دیا یا تیر چلا دیا اور شکار کو مارا یہ جانور حلال ہے جب کہ بعد میں یہی ثابت ہو کہ یہ آہٹ شکار ہی کی تھی کہ اُس کا یہ فعل شکار کرنا قرار پائے گا اگرچہ شکار کو آنکھ سے دیکھا نہ ہو۔ اور اگر بعد میں یہ پتہ چلا کہ وہ شکار کی آہٹ نہ تھی کسی آدمی کی پہل چہل تھی یا گھریلو جانور کی تھی تو وہ شکار حلال نہیں کہ جس چیز پر کتا چھوڑا یا تیر چلایا وہ شکار نہ تھی لہٰذا شکار کرنا نہ پایا گیا۔ (ہدایہ)

مسئلہ ۲۸: پرند پر تیر چلایا وہ تو اُڑ گیا دوسرے شکار کو لگا یہ حلال ہے اگرچہ معلوم نہ ہو کہ وہ پرند جس پر تیر چلایا وحشی ہے یا نہیں۔ چونکہ پرند میں یہی غالب ہے کہ وحشی ہو اور اگر اونٹ پر تیر چلایا اور اونٹ کو نہیں لگا بلکہ کسی شکار کو لگا اس کی دو صورتیں ہیں اگر معلوم ہے کہ اونٹ بھاگ گیا ہے کسی طرح قابو میں نہیں آتا یعنی وہ اس حالت میں ہے کہ اُس کا ذبح اضطراری ہو سکتا ہے تو وہ شکار حلال ہے اور اگر یہ پتہ نہ ہو تو شکار حلال نہیں کہ اس کا یہ فعل شکار کرنا نہیں ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ ۲۹: جس جانور کو تیر سے مارا اگر زندہ مل گیا تو ذبح کرے۔ بغیر ذبح کئے حلال نہیں یہی حکم کتّے کے شکار کا بھی ہے یہاں حیاۃ سے مراد یہ ہے کہ اُس کی زندگی مذبوح سے کچھ زیادہ ہو اور مُتر دیہ ونطیحہ وموقوذہ ومریضہ وغیرہا میں مطلقاً زندگی مراد ہے یعنی اگر ان جانورں میں کچھ بھی زندگی باقی ہے اور ذبح کر لیا تو حلال ہے۔ (درمختار)

مسئلہ ۳۰: بسم اللہ پڑھ کر تیر چھوڑا ایک شکار کو چھیدتا ہوا دوسرے کو لگا دونوں حلال ہیں اور اگر ہوا نے تیر کا رُخ بدل دیا اس کو دہنے یا بائیں کو موڑ دیا اس صورت میں شکار کو لگا تو نہیں کھایا جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۱: تیر شکار پر چلایا وہ درخت یا دیوار پر لگا اور لوٹا پھر شکار کو لگا یہ جانور حلال نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲: مسلم کے ساتھ مجوسی نے بھی کمان پر ہاتھ رکھ دیا اور اس کے ساتھ اس نے بھی کھینچا تو شکار حرام ہے یہ ویسا ہی ہے جیسے ذبح کرتے وقت مجوسی نے بھی چھری کو چلا دیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: شکار حلال ہونے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اس کی موت دوسرے سبب سے نہ ہو یعنی کتّے یا باز یا تیر وغیرہ جس سے شکار کیا اس سے مرا ہو اور اگر یہ شبہ ہو کہ دوسرے سبب سے اس کی موت ہوئی تو حلال نہیں مثلاً زخمی ہو کر وہ جانور پانی میں گرا یا اونچی جگہ پہاڑ یا ٹیلے سے لڑھکا اور یہ احتمال ہو کہ پانی کی وجہ سے یا لڑھکنے سے مرا ہے تو نہ کھایا جائے۔

(عالمگیری)

مسئلہ۳۴: تیر سے شکار کو مارا وہ اُوپر سے زمین پر گرایا وہاں اینٹیں بچھی ہوئی تھیں ان پر گرا اور مرگیا تو یہ شکار حلال ہے اگر چہ یہ احتمال ہے کہ گرنے سے چوٹ لگی اور مرگیا ہو اس احتمال کا اعتبار نہیں کہ اس احتمال سے بچنے کی صورت نہیں اور اگر پہاڑ پر یا پتھر کی چٹان پر گرا پھر لڑھک کر زمین پر آیا اور مرا یا درخت پر گرا یا نیزہ کھڑا ہوا تھا اُس کی انی پر گرا یا پکی اینٹ کی کور پر گرا ان سب کے بعد پھر زمین پر گرا اور مرگیا تو نہ کھایا جائے کہ ہوسکتا ہے اُن چیزوں پر گرنے کی وجہ سے مرا ہو۔(عالمگیری)

مسئلہ۳۵: مرغابی کو تیر مارا وہ پانی میں گری اور مرگئی اس کا زخم پانی میں ڈوب گیا ہے تو نہ کھائی جائے اور نہیں ڈوبا ہے تو کھائی جائے۔(درمختار)

مسئلہ۳۶: پانی وغیرہ میں گرنے سے مرنا یہ اُس وقت معتبر ہے جب کہ شکار کو ایسا زخم پہنچا ہے کہ ہوسکتا تھا ابھی نہ مرتا تو کہا جا سکتا ہے کہ شاید اس وجہ سے مرا ہو اور اگر کاری زخم لگا ہے کہ بچنے کی اُمید ہی نہیں ہے اُس میں زندگی کا اتنا ہی حصہ ہے جتنا مذبوح میں ہوتا ہے تو اس کا کھانا جائز ہے مثلاً سر جدا ہو گیا اور ابھی زندہ ہے اور پانی میں گرا اور مرا اس صورت میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ پانی میں گرنے سے مرا۔(عالمگیری)

مسئلہ۳۷: شکار اگر زمین کے سوا کسی اور چیز پر گر کر مرا اگر وہ چیز مسطح ہے مثلاً چھت یا پہاڑ پر گر کر مرگیا تو حلال ہے کہ اُس پر گرنا ویسا ہی ہے جیسے زمین پر گرنا اور اگر مسطح چیز پر نہ ہو مثلاً نیزہ پر یا اینٹ کی کور پر یا لاٹھی کی نوک پر تو حرام ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۳۸: غلیل سے شکار کیا اور جانور مرگیا تو کھایا نہ جائے اگر چہ جانور مجروح ہو گیا ہو کہ غلیلہ کاٹتا نہیں بلکہ توڑتا ہے یہ موقوذہ ہے جس طرح تیر مارا اور اس کی نوک نہیں لگی بلکہ پٹ ہوکر شکار پر لگا اور مرگیا جس کی حدیث میں حرمت مذکور ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ۳۹: بندوق کا شکار مرجائے یہ بھی حرام ہے کہ گولی یا چھرا بھی آلۂ جارحہ نہیں بلکہ اپنی قوت مدافعت کی وجہ سے توڑا کرتا ہے۔(ردالمحتار)

مسئلہ۴۰: دھاردار پتھر سے مارا اگر پتھر بھاری ہے تو کھایا نہ جائے کیونکہ اس میں اگر یہ احتمال ہے کہ زخمی کرنے سے مرا تو یہ احتمال بھی ہے کہ پتھر کے بوجھ سے مرا ہو اور اگر وہ ہلکا ہے تو کھایا جائے کہ یہاں مرنا جراحت کی وجہ سے ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ۴۱: لاٹھی یا لکڑی سے شکار کو مارڈالا تو کھایا نہ جائے کہ یہ آلہ جارحہ نہیں بلکہ اس کی چوٹ سے مرتا ہے اس باب میں قائدہ کلیہ یہ ہے کہ جانور کا مرنا اگر جراحت سے ہونا یقیناً معلوم ہو تو حلال ہے اور اگر ثقل اور دبنے سے ہو تو حرام ہے اور گر شک ہے کہ جراحت ہے یا نہیں تو احتیاطاً یہاں بھی حرمت ہی کا حکم دیا جائے گا۔(ہدایہ)

مسئلہ۴۲: چھری یا تلوار سے مارا اگر اس کی دھار سے زخمی ہو کر مرگیا تو حلال ہے اور اگر الٹی طرف سے لگی یا تلوار کا قبضہ یا چھری کا دستہ لگا تو حرام ہے۔(ہدایہ)

مسئلہ ۴۵: شکار کو مارا اُس کا کوئی عضو کٹ کر جدا ہوگیا تو شکار کھایا جائے اور وہ عضو نہ کھایا جائے جب کہ اُس عضو کے کٹ جانے سے جانور کا زندہ رہنا ممکن ہو اور اگر ناممکن ہو تو وہ عضو بھی کھایا جا سکتا ہے اور اگر جانور کو مارا اُس کے دو ٹکڑے ہو گئے اور دونوں برابر نہیں دونوں کھائے جائیں اور ایک ٹکڑا ایک تہائی ہے دوسرا دو تہائی اور یہ بڑا ٹکڑا دُم کی جانب کا ہے جب بھی کھائے جائیں اور اگر بڑا ٹکڑا سر کی طرف کا ہے تو صرف یہ بڑا ٹکڑا کھایا جائے دوسرا نہ کھایا جائے۔ اور اگر سر آدھا یا آدھے سے زیادہ کٹ کر جدا ہوگیا تو یہ ٹکڑا بھی کھایا جا سکتا ہے۔ (ہدایہ، عنایہ)

مسئلہ ۴۶: شکار کا ہاتھ یا پاؤں کٹ گیا مگر جدا نہ ہوا اگر اتنا کٹا ہے کہ جڑ جانا ممکن ہے اور وہ شکار مر گیا تو یہ ٹکڑا بھی کھایا جا سکتا ہے اور اگر جڑ نا ناممکن ہے کہ پورا کٹ گیا ہے صرف چمڑا ہی باقی رہ گیا ہے تو شکار کھایا جائے۔ یہ کٹا ہوا ہاتھ یا پاؤں نہ کھایا جائے۔ (ہدایہ)

مسئلہ ۴۷: ایک شخص نے شکار کو تیر مارا اور لگا مگر ایسا نہیں لگا ہے کہ بھاگ نہ سکے بلکہ بھاگ سکتا ہے اور پکڑنے میں نہیں آ سکتا اُس کے بعد دوسرے شخص نے تیر مار دیا اور وہ مر گیا یہ کھایا جائے گا اور دوسرے کی مِلک ہوگا اور اگر پہلے نے کاری زخم لگایا ہے کہ بھاگ نہیں سکتا پھر دوسرے نے تیر مارا اور مر گیا تو پہلے شخص کی مِلک ہے اور کھایا نہ جائے کیونکہ اس کو ذبح کر سکتے تھے ایسے کو تیر مار کر ہلاک کرنے سے جانور حرام ہو جاتا ہے یعنی یہ حکم اس وقت ہے کہ تیر مارنے کے بعد اس میں اتنی جان تھی کہ ذبح اختیاری ہو سکے اور اگر اتنی ہی جان باقی تھی جتنی مذبوح میں ہوتی ہے تو دوسرے کے تیر مارنے سے حرام نہیں ہوا۔ اور دوسرے کے مارنے سے تین صورت میں شکار حرام ہوگیا یہ دوسرا شخص پہلے شخص کو اس زخم خوردہ جانور کی قیمت تاوان دے کہ اس کی مِلک کو ضائع کیا ہے اور اگر یہ معلوم ہے کہ جانور کی موت دونوں زخموں سے ہوئی یا معلوم نہ ہو دوسرا شخص جانور کے زخمی کرنے کا تاوان دے۔ پھر جس جانور کو دو زخم لگے ہیں اُس کے نصف قیمت کا جو ہو وہ تاوان دے پھر گوشت کی نصف قیمت تاوان دے یعنی اس صورت میں یہ تاوان دینے ہوں گے۔ (ہدایہ)

مسئلہ ۴۸: شکار کو تیر مارا پھر اس شخص نے دوسرا تیر مارا اور مر گیا اس جانور کے حلال یا حرام ہونے میں وہی حکم ہے جو دوسرے شخص کے تیر مارنے کی صورت میں ہے یہاں ضمان کی صورت نہیں ہے کہ دونوں تیر خود اسی نے مارے ہیں۔ (ہدایہ، عنایہ)

مسئلہ ۴۹: پہاڑ کی چوٹی پر شکار مارا اور پورا گھائل ہوگیا ہے کہ بھاگ نہیں سکتا اس نے پھر دوسرا تیر مار کر اتارا یعنی دوسرا تیر لگنے سے مر گیا اور گرا تو حلال نہیں۔ (ہدایہ)

مسئلہ ۵۰: پرند کو رات میں پکڑنا مباح ہے مگر بہتر یہ ہے کہ رات کو نہ پکڑے۔ (درمختار)

مسئلہ ۵۱: باز اور شکرے وغیرہ کو زندہ پرند پر سکھانا ممنوع ہے کہ اُس پرند کو ایذا دینا ہے بلکہ ذبح کئے ہوئے جانور پر سکھائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۵۲: معلم باز نے کسی جانور کو پکڑا اور مار ڈالا اور یہ معلوم نہیں کہ کسی نے چھوڑا ہے یا نہیں ایسی حالت میں جانور حلال نہیں کہ شک سے حلت ثابت نہیں ہوتی اور اگر معلوم ہے کہ فلاں نے چھوڑا ہے تو پرایا مال ہے بغیر اجازت مالک اس کا

لینا حلال نہیں۔(درمختار)

مسئلہ۵۳: کسی دوسرے شخص کا معلم کتّا یا باز مار ڈالا یا کسی کی بلی مار ڈالی اُس کی قیمت کا تاوان دینا ہوگا اسی طرح دوسرے کی ہر وہ چیز جس کی بیع جائز ہے تلف کردینے سے تاوان دینا ہوگا۔(عالمگیری)

مسئلہ۵۴: معلم کتّے کا ہبہ اور وصیت جائز ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ۵۵: بعض جگہ رؤسا اور زمیندار اپنے علاقہ میں دوسرے لوگوں کے لئے شکار کرنے کی ممانعت کردیتے ہیں ان کا مقصد ان جنگلوں خود شکار کھیلنا ہوتا ہے کہ دوسرے جب نہیں کھیلیں گے تو بافراط شکار ملے گا ایسی جگہ کسی نے شکار کیا تو یہی مالک ہوگیا اُن کی ممانعت کا شرعاً کوئی اعتبار نہیں کہ شکار اُن کی مِلک نہیں کہ منع کرنے سے منع ہوجائے بلکہ جو پکڑے اُسی کی مِلک ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ۵۶: بہت جگہ زمیندار تالابوں سے مچھلیاں نہیں مارنے دیتے اور جو مارتا ہے چھین لیتے ہیں یہ ان کا فعل ناجائز وحرام ہے جو مارے اُسی کی ہیں اور چھپ کر مارنا چوری میں داخل نہیں اگرچہ بعض لوگ اسے چوری کہتے ہیں کہ مال مباح میں چوری کیسی۔

مسئلہ۵۷: بعض لوگ مچھلیوں کے شکار میں زندہ مچھلی یا زندہ مینڈ کی کانٹے میں پرو دیتے ہیں اور اُس سے بڑی مچھلی پھنساتے ہیں ایسا کرنا منع ہے کہ اُس جانور کو ایذا دینا ہے اسی طرح زندہ گھینسا کانٹے پر پرو کر شکار کرتے ہیں یہ بھی منع ہے۔

رہن کا بیان

رہن کا جواز کتاب وسنت سے ثابت اور اس کے جائز ہونے پر اجماع منعقد۔قرآن مجید میں ارشاد ہوا:

وَاِ نْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَقْبُوْضَةٌ

(اور اگر تم سفر میں ہو(اور لین دین کرو) اور کاتب نہ پاؤ(کہ وہ دستاویز لکھے) تو گروی رکھنا ہے جس پر قبضہ ہو جائے)

اس آیت میں سفر میں گروی رکھنے کا ذکر ہے مگر حدیثوں سے ثابت کہ حضور اقدس ﷺ نے مدینہ اپنی زرہ گروی رکھی تھی۔

حدیث۱: صحیح بخاری ومسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے غلّہ اُدھار خریدا تھا اور لوہے کی زرہ اس کے پاس رہن رکھی تھی۔

حدیث۲: صحیح بخاری میں انہیں سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ کی جب وفات ہوئی اس وقت حضور کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس ۳۰ صاع جَو کے مقابل میں گروی تھی۔

حدیث۳: صحیح بخاری میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جَو کے مقابل میں اپنی زرہ گروی رکھ دی تھی۔

حدیث۴: امام بخاری ابو ہریرہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جانور جب مرہون ہو تو اس پر خرچ کے عوض سوار

ہو سکتے ہیں اور دودھ والے جانور کا دودھ بھی نفقہ کے عوض میں پیا جائے گا۔اور سوار ہونے والے اور دودھ پینے کا خرچہ سوار ہونے والے اور پینے والے پر ہے۔

حدیث۵: ابن ماجہ ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رہن بند نہیں کیا جائے گا (یعنی مرتہن اُس کو اپنا کرلے یہ نہیں ہوسکتا)۔

حدیث۶: امام شافعی اور حاکم نے مستدرک اور بیہقی نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رہن مغلق (یعنی مرتہن اپنا کرلے) نہیں ہوتا۔جس نے رہن رکھا ہے اس کے لئے رہن کا فائدہ اور اُسی پر اُس کا نقصان ہے۔

مسائلِ فقہیّہ

لغت میں رہن کے معنی روکنا ہیں اس کا سبب کچھ بھی ہو اور اصطلاح شرع میں دوسرے کے مال کو اپنے حق میں اس لئے روکنا کہ اس کے ذریعہ سے اپنے حق کو کلاً یا جزءً وصول کرنا ممکن ہو مثلاً کسی کے ذمہ اس کا دَین ہے اس مدیون نے اپنی کوئی چیز دائن کے پاس اس لئے رکھ دی ہے کہ اُس کو اپنے دَین کی وصول پانے کے لئے ذریعہ بنے۔ رہن کو اُردو زبان میں گروی رکھنا بولتے ہیں۔کبھی اُس چیز کو بھی رہن کہتے ہیں جو رکھی گئی ہے اس کا دوسرا نام مرہون ہے۔ چیز کے رکھنے والے کو راہن اور جس کے پاس رکھی گئی اُس کو مرتہن کہتے ہیں۔عقد رہن بالا جماع جائز ہے۔ قرآن مجید اور حدیث شریف سے اس کا جواز ثابت ہے۔رہن میں یہ خوبی ہے کہ دائن و مدیون دونوں کا اس میں بھلا ہے کہ بعض مرتبہ بغیر رہن رکھے کوئی دیتا نہیں مدیون کا بھلا یوں ہوا کہ دَین مل گیا اور دائن کا بھلا ظاہر ہے کہ اُس کو اطمینان ہوتا ہے کہ اب میرا روپیہ مارا نہ جائے گا۔(ہدایہ، عنایہ)

مسئلہ۱: رہن جس حق کے مقابلہ میں رکھا جاتا ہے وہ دَین (یعنی واجب الذمہ) ہو عین کے مقابل رہن رکھنا صحیح نہیں۔ظاہراً و باطناً دونوں طرح واجب ہو جیسے مبیع کا ثمن اور قرض یا ظاہراً واجب ہو جیسے غلام کو بیچا اور وہ حقیقت میں آزاد تھا یا سرکہ بیچا اور وہ شراب تھا اور ان کے ثمن کے مقابل میں کوئی چیز رہن رکھی۔ یہ ثمن بظاہر واجب ہے مگر واقع میں نہ بیع ہے نہ ثمن۔اگر حقیقۃً دَین ہو حکماً دَین ہو تو اس کے مقابل میں بھی رہن صحیح ہے جیسے اعیان مضمونہ بنفسہا یعنی جہاں مثل یا قیمت سے تاوان دینا پڑے جیسے مغصوب شے کہ غاصب پر واجب یہ ہے کہ جو چیز غصب کی ہے بعینہٖ وہی چیز مالک کو دے اور وہ نہ ہو تو مثل یا قیمت تاوان دے۔ جہاں ضمان واجب نہ ہو جیسے ودیعت اور امانت کی دوسری صورتیں ان میں رہن درست نہیں اسی طرح اعیان مضمونہ بغیر ہا کے مقابل میں بھی رہن صحیح نہیں۔جیسے مبیع کہ جب تک یہ بائع کے قبضہ میں ہے اگر ہلاک ہوگئی تو اس کے مقابل میں مشتری سے بائع کا ثمن ساقط ہوجائے گا۔مشتری کے پاس بائع کوئی چیز رہن رکھے صحیح نہیں۔(درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۲: عقد رہن ایجاب و قبول سے منعقد ہوتا ہے مثلاً مدیون نے کہا کہ تمہارا جو کچھ میرے ذمہ ہے اُس کے مقابلہ میں یہ چیز تمہارے پاس رہن رکھی یا یہ کہے اس چیز کو رہن رکھ لو دوسرا کہے میں نے قبول کیا۔بغیر ایجاب و قبول کے الفاظ بولنے کے بھی بطورِ تعاطی رہن ہوسکتا ہے۔جس طرح بیع تعاطی سے ہوجاتی ہے۔(ہدایہ، ردالمحتار)

مسئلہ۳: لفظ رہن بولنا ضروری نہیں بلکہ کوئی دوسرا لفظ جس سے معنی رہن سمجھے جاتے ہوں تو رہن ہوگیا مثلاً ایک روپیہ کی کوئی چیز خریدی اور بائع کو اپنا کپڑا یا کوئی چیز دے دی اور کہہ دیا کہ اسے رکھے رہو جب تک میں دام نہ دے دوں یہ رہن ہوگیا یونہی ایک شخص پر دَین ہے اُس نے دائن کو اپنا کپڑا دے کر کہا اسے رکھے رہو جب تک دَین ادا نہ کردوں یہ رہن بھی صحیح ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ۴: ایجاب وقبول سے عقد رہن ہوجاتا ہے مگر لازم نہیں ہوتا جب تک مرتہن شے مرہون پر قبضہ نہ کرلے لہٰذا قبضہ سے پہلے راہن کو اختیار رہتا ہے کہ چیز دے یا نہ دے اور جب مرتہن نے قبضہ کرلیا تو پکّا معاملہ ہوگیا اب راہن کو بغیر اُس کا حق ادا کئے چیز واپس لینے کا حق نہیں رہتا۔(ہدایہ) مگر عنایہ میں فرمایا کہ یہ عامہ کتب کے مخالف ہے۔امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصریح یہ ہے کہ بغیر قبضہ رہن جائز ہی نہیں امام حاکم شہید نے کافی میں اور امام جعفر طحاوی و امام کرخی نے اپنے اپنے مختصر میں اس کی تصریح کی اور درمختار میں مجتبےٰ سے ہے کہ قبضہ شرط جواز ہے نہ کہ شرم لزوم۔

مسئلہ۵: قبضہ کے لئے اجازت راہن ضروری ہے۔صراحۃً قبضہ کی اجازت دے یا دلالۃً دونوں صورتوں میں قبضہ ہوجائے گا۔اُسی مجلس میں قبضہ ہو جس میں ایجاب وقبول ہوا ہے یا بعد میں خود قبضہ کرے یا اُس کا نائب قبضہ کرے سب صحیح ہے۔(ردالمحتار)

مسئلہ۶: مرہون شے پر قبضہ اس طرح ہو کہ وہ اکھٹی ہو متفرق نہ ہو مثلاً درخت پر پھل ہیں یا کھیت میں زراعت ہے صرف پھلوں یا زراعت کو رہن رکھا درخت اور کھیت کو نہیں رکھا یہ قبضہ صحیح نہیں اور یہ بھی ضرور ہے کہ مرہون شے حق راہن کے ساتھ مشغول نہ ہو مثلاً درخت پر پھل ہیں اور صرف درخت کو رہن رکھا اور یہ بھی ضرور ہے کہ متمیز ہو یعنی مشاع نہ ہو۔(درمختار)

مسئلہ۷: ایسی چیز رہن رکھی جو دوسری چیز کے ساتھ متصل ہے مثلاً درخت میں پھل لگے ہیں صرف پھلوں کو رہن رکھا اور مرتہن نے جدا کرکے مثلاً پھلوں کو توڑ کر قبضہ کرلیا اور اگر یہ قبضہ بغیر اجازت راہن ہے تو ناجائز ہے خواہ اسی مجلس میں قبضہ کیا ہو یا بعد میں اور اگر اجازت راہن سے ہے تو جائز ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ۸: مرہون ومرتہن کے درمیان راہن نے تخلیہ کردیا۔کہ مرتہن اگر قبضہ کرنا چاہے کرسکتا ہے یہ بھی قبضہ ہی کے حکم میں ہے جس طرح بیع بائع نے مبیع اور مشتری کے درمیان تخلیہ کردیا قبضہ ہی کے حکم میں ہے۔(ہدایہ)

مسئلہ۹: رہن کے شرائط حسبِ ذیل ہیں:

(۱) راہن ومرتہن عاقل ہوں یعنی ناسمجھ بچہ اور مجنون کا رہن رکھنا صحیح نہیں۔بلوغ اس کے لئے شرط نہیں نابالغ بچہ جو عاقل ہو اس کا رہن رکھنا صحیح ہے۔

(۲) رہن کسی شرط پر معلق نہ ہو نہ اس کی اضافت وقت کی طرف ہو۔

(۳) جس چیز کو رہن رکھا وہ قابل بیع ہو یعنی وقت عقد موجود ہو مال مطلق متقوم مملوک معلوم مقدور التسلیم ہو لہٰذا جو چیز وقت عقد موجود ہی نہ ہو یا اس کے وجود عدم دونوں کا احتمال ہو۔اس کا رہن جائز نہیں مثلاً درخت میں جو پھل اس سال آئیں گے یا بکریوں کے اس سال جو بچے پیدا ہوں گے یا اُس کے پیٹ میں جو بچہ ہے ان سب کا رہن نہیں ہو

سکتا مردار اور خون کو رہن نہیں رکھ سکتے کہ یہ مال نہیں حرم واحرام کے شکار بھی مردار ہیں مال نہیں۔ آزاد کو رہن نہیں رکھ سکتا کہ مال نہیں۔ مدبر واُم ولد کا رہن جائز نہیں دونوں راہن ومرتہن میں اگر کوئی مسلم ہو تو شراب وخنزیر کو رہن نہیں رکھ سکتے۔ اموال ؟؟؟؟ مثلاً شکار اور جنگل کی لکڑی اور گھاس چونکہ یہ مملوک نہیں ان کا رہن ناجائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۱۰: مرہون چیز مرتہن کے ضمان میں ہوتی ہے یعنی مرہون کی مالیت اُس کے ضمان میں ہوتی ہے اور خود عین بطور امانت ہے اس کا فرق یوں ظاہر ہوگا کہ اگر مرہون کو مرتہن نے راہن سے خرید لیا تو یہ قبضہ جو مرتہن کا ہے۔ قبضۂ خریداری کے قائم مقام نہیں ہوگا۔ کہ یہ قبضۂ امانت ہے اور مشتری کے لئے قبضۂ ضمان درکار ہے اور خود وہ چیز امانت ہے۔ لہٰذا مرہون کا نفقہ راہن کے ذمہ ہے مرتہن کے ذمہ نہیں اور غلام مرہون تھا وہ مرگیا تو کفن راہن کے ذمہ ہے۔ (ہدایہ، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۱۱: مرتہن کے پاس اگر مرہون ہلاک ہوجائے تو دَین اور اس کی قیمت میں جو کم ہے اُس کے مقابلہ میں ہلاک ہوگا مثلاً سو روپے دَین ہیں اور مرہون کی قیمت دوسو ہے تو سو کے مقابل میں ہلاک ہوا یعنی اس کا دَین ساقط ہوگیا اور مرتہن راہن کو کچھ نہیں دے گا اور اگر صورت مفروضہ میں مرہون کی قیمت پچاس روپے ہے تو دَین میں سے پچاس ساقط ہو گئے اور پچاس باقی ہیں اور اگر دونوں برابر ہیں تو نہ دینا ہے نہ لینا۔ (درمختار)

مسئلہ۱۲: مرہون کی قیمت اس روز کی معتبر ہے جس دن رہن رکھا ہے یعنی جس دن مرتہن کا قبضہ ہوا ہے جس دن ہلاک ہوا اُس دن کی قیمت کا اعتبار نہیں یعنی رہن رکھنے کے بعد چیز کی قیمت گھٹ بڑھ گئی اس کا اعتبار نہیں مگر اگر دوسرے شخص نے مرہون کو ہلاک کردیا تو اس سے تاوان میں وہ قیمت لی جائے گی جو ہلاک کرنے کے دن اور یہ قیمت مرتہن کے پاس اُس مرہون کی جگہ رہن ہے یعنی اب یہ مرہون ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۱۳: دو چیزیں رکھی ہیں ان میں سے ایک ہلاک ہوگئی اور ایک باقی ہے اور جو ہلاک ہوگئی اس تنہا کی قیمت دَین سے زائد ہے تو یہ نہیں ہوگا کہ دَین ساقط ہوجائے بلکہ دَین کو اُن دونوں کی قیمتوں پر تقسیم کیا جائے۔ یونہی مکان رہن رکھا اور وہ گر گیا تو دَین کو عمارت وزمین کی قیمت پر تقسیم کیا جائے جو حصہ عمارت کے مقابل ہے ساقط اور جو زمین کے مقابل ہے باقی ہے یونہی اگر دس روپے دَین کے ہیں چالیس روپے کی پوستین رہن رکھ دی اس کو کیڑوں نے کھالیا اب اس کی قیمت دس روپے رہ گئی تو ڈھائی روپے دے کر راہن چھوڑا لے گا کہ پوستین کی تین چوتھائیاں کم ہوگئیں لہٰذا دَین کی بھی تین چوتھائیاں یعنی ساڑھے سات روپے کم ہوگئے ان جزئیات سے معلوم ہوا کہ خود چیز میں اگر نقصان ہوجائے تو اس کا دَین پر اثر پڑے گا اور نرخ کم ہونے کا کوئی اعتبار نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ۱۴: مرتہن نے اگر مرہون میں کوئی ایسا فعل کیا جس کی وجہ سے وہ چیز ہلاک ہوگئی یا اُس میں نقصان پیدا ہوگیا تو ضامن ہے یعنی اس کا تاوان دینا ہوگا۔ مثلاً ایک کپڑا بیس (۲۰) روپے کی قیمت کا دس (۱۰) روپے میں رہن رکھا مرتہن نے باجازت راہن ایک مرتبہ اُسے پہنا اس کے پہننے سے چھ روپے قیمت گھٹ گئی اب وہ چودہ (۱۴) روپے کا ہوگیا اس کے بعد اس کو بغیر اجازت استعمال کیا اس استعمال سے چار روپے اور کم ہوگئے اب اس کی قیمت دس (۱۰) روپے ہو

گئی اس کے بعد وہ کپڑا ضائع ہوگیا اس صورت میں مرتہن راہن سے صرف ایک روپیہ وصول کرسکتا ہے اور نو روپے ساقط ہوگئے کیونکہ رہن کے دن جب اس کی قیمت بیس (۲۰) روپے تھی اور قرض کے دس (۱۰) ہی روپے تھے تو نصف کا ضمان ہے اور نصف امانت ہے۔ پھر جب اس کو اجازت سے پہنا ہے تو چھ روپے کی جو کمی ہے اُس کا تاوان نہیں کہ یہ کمی باجازت مالک ہے مگر دوبارہ جو پہنا تو اس کی کمی کے چار روپے اس پر تاوان ہوئے گویا دس (۱۰) روپے میں سے چار وصول ہوگئے باقی چھ (۶) باقی ہیں پھر جس دن وہ کپڑا ضائع ہوا چونکہ دس (۱۰) کا تھا لہٰذا نصف قیمت کے پانچ روپے ہیں۔ امانت ہے اور نصف دوم کہ یہ بھی پانچ ہے اس کا ضمان ہے ہلاک ہونے سے نصف دوم بھی وصول سمجھو لہٰذا پانچ اور چار پہلے کے کُل نو (۹) وصول ہوگئے۔ ایک باقی رہ گیا ہے وہ راہن سے لے سکتا ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۱۵: ایک شخص کچھ دَین لینا چاہتا ہے بات چیت ہوگئی اور یہ بھی ٹھہر گیا کہ اس کے مقابلہ میں فلاں چیز رہن رکھوں گا چنانچہ اس چیز پر مرتہن کا قبضہ ہوگیا اور ابھی دَین دیا نہیں ہے اب فرض کرو کہ قرض دینے سے پہلے مرتہن کے پاس وہ چیز ہلاک ہوگئی اس کی دو صورتیں ہیں اگر قرض کی کوئی مقدار نہیں بیان کی گئی ہے فقط اتنی بات ہوئی کہ تم سے کچھ روپے قرض لوں گا اس صورت وہ چیز مرتہن کے ضمان میں نہیں ہے ہلاک ہونے سے اُس کو کچھ دینا واجب نہیں۔ اور اگر قرض کی مقدار بیان کردی ہے مثلاً سو (۱۰۰) روپے لوں گا اور یہ لو رکھو رہن ہوگی اس صورت میں ضمان ہے اس کا وہی حکم ہے کہ سو روپے لے کر رکھ دیتا یعنی دَین اور اُس چیز کی قیمت دونوں میں جو کم ہے اس کے مقابل میں اس کو ہلاک ہونا سمجھا جائے گا مثلاً اس کی قیمت سو (۱۰۰) روپے یا زیادہ ہے تو مرتہن راہن کو سو (۱۰۰) روپے دے اور سو (۱۰۰) سے کم ہے تو جو کچھ قیمت ہے وہ دے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۱۶: قرض دینے کا وعدہ کیا تھا اور قرض مانگنے والے نے قرض لینے سے پہلے کوئی چیز رہن رکھ دی اور مرتہن نے کچھ قرض دیا اور جو کچھ باقی ہے تو باقی کا جبراً اس سے مطالبہ نہیں ہوسکتا یہ حکم اُس وقت ہے کہ مرہون موجود ہو اور ہلاک ہوگیا تو اُس کا حکم وہ ہے جو پہلے بیان ہوا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۱۷: دائن نے مدیون سے اپنے دَین کے مقابل میں کوئی چیز رہن رکھوالی تو یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ اب وہ دَین کا مطالبہ ہی نہیں کرسکتا خاموش بیٹھا رہے بلکہ اب بھی مطالبہ کرسکتا ہے قاضی کے پاس دَین کا دعویٰ کرسکتا ہے اور قاضی کو اگر ثابت ہوجائے کہ مدیون ادائے دَین میں ڈھیل ڈال رہا ہے تو اسے قید بھی کرسکتا ہے کہ ایسے کی یہی سزا ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ۱۸: رہن فسخ ہونے کے بعد بھی مرتہن کو یہ اختیار ہے کہ جب تک اپنا مطالبہ وصول نہ کرلے یا معاف نہ کردے مرہون شے اپنے قبضہ میں رکھے راہن کو واپس نہ دے یعنی محض زبان سے کہہ دینے سے کہ رہن فسخ کیا رہن فسخ نہیں ہوتا بلکہ باقی رہتا ہے جب تک مرہون کو واپس نہ کردے جب رہن فسخ نہیں ہوا تو اب بھی چیز کو روک سکتا ہے۔ ہاں دَین یا قبضہ دونوں میں ایک جاتا رہے مثلاً دَین وصول پا لیا یا معاف کردیا کہ اب دَین باقی نہ رہا یا راہن کے قبضہ میں دے دیا تو اب رہن جاتا رہے گا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹: فسخ رہن کے بعد چیز مرتہن کے پاس ہلاک ہوگئی اب بھی وہی احکام ہیں جو فسخ نہ ہونے کی صورت میں تھے کہ دَین اور قیمت مرہون میں جو کم ہے اس کے مقابل میں چیز ہلاک ہوگئی۔(ہدایہ)

مسئلہ ۲۰: مرتہن نے اگر راہن کو وہ چیز دے دی مگر بطورِ فسخ رہن نہیں بلکہ بطور عاریت تو اب بھی رہن باقی ہے یعنی اس سے واپس نہیں لے سکتا۔ (عنایہ)

مسئلہ ۲۱: مرہون شے جب تک مرتہن کے ہاتھ میں ہے راہن اُسے بیع نہیں کرسکتا۔ مرتہن جب تک دَین وصول نہ کرلے اُس کو اختیار ہے کہ بیچنے نہ دے اور اگر مدیون نے کچھ دَین ادا کیا ہے کچھ باقی ہے اب بھی راہن مرتہن سے چیز واپس نہیں لے سکتا جب تک کُل دَین ادا نہ کردے اور جب دَین بیباق کردیا تو مرتہن سے کہا جائے گا رہن واپس دو کیونکہ اب اُسے روکنے کا حق باقی نہ رہا۔(ہدایہ)

مسئلہ ۲۲: مدیون نے دَین ادا کردیا اور ابھی تک شے مرہون مرتہن کے پاس ہے واپسی نہیں ہوئی ہے اور چیز ہلاک ہوگئی تو جو کچھ مدیون نے ادا کیا ہے مرتہن سے واپس لے گا۔ کیونکہ مرتہن کا وہ قبضہ اب بھی قبضۂ ضمان ہے اور یہ ہلاک دَین کے مقابل میں متصور ہوگا لہٰذا واپس کرنا ہوگا۔ (ہدایہ) یہ اُس وقت ہے کی مرہون کی قیمت دَین سے زائد یا دَین کے برابر ہے اگر دَین سے کم ہے تو جتنا مرہون کی قیمت تھی اُتنا ہی واپس لے سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۳: مرتہن نے راہن سے دَین معاف کردیا ہبہ کردیا اور ابھی مرہون کو واپس نہیں دیا تھا اُسی کے پاس ہلاک ہوگیا اس صورت میں راہن مرتہن سے چیز کا تاوان نہیں لے سکتا کہ یہاں مرتہن نے دَین کے مقابل میں کوئی چیز وصول نہیں کی ہے جس کو واپس دے بلکہ دَین کو ساقط کیا ہے۔(عنایہ)

مسئلہ ۲۴: مرہون چیز سے کسی قسم کا نفع اُٹھانا جائز نہیں ہے مثلاً لونڈی غلام ہو تو اس سے خدمت لینا یا اجارہ پر دینا۔ مکان میں سکونت کرنا یا کرایہ پر اُٹھانا یا عاریت پر دینا، کپڑے اور زیور کو پہننا، اجارہ و عاریت پر دینا الغرض نفع کی سب صورتیں ناجائز ہیں اور جس طرح مرتہن کو نفع اُٹھانا ناجائز ہے راہن کو بھی ناجائز ہے۔(درمختار)

مسئلہ ۲۵: مرتہن کے لئے اگر راہن نے انتفاع کی اجازت دے دی ہے اس کی دو (۲) صورتیں ہیں۔ یہ اجازت رہن میں شرط ہے یعنی قرض ہی اسی طرح دیا ہے کہ وہ اپنی چیز اس کے پاس رہن رکھے اور یہ اس سے نفع اٹھائے جیسا کہ عموماً اس زمانہ میں مکان یا زمین اسی طور پر رکھتے ہیں یہ ناجائز اور سود ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ شرط نہ ہو یعنی عقد رہن ہو جانے کے بعد راہن نے اس کی اجازت دی ہے کہ مرتہن نفع اٹھائے یہ صورت جائز ہے۔ اصل حکم یہی ہے کہ جس کا ذکر ہوا مگر آج کل عام حالت یہ ہے کہ روپیہ قرض دے کر اپنے پاس چیز اسی مقصد سے رہن رکھتے ہیں کہ نفع اُٹھائیں اور یہ اس درجہ معروف ومشہور ہے کہ مشروط کی حد میں داخل ہے لہٰذا اس سے بچنا ہی چاہیے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶: جس طرح مرہون سے مرتہن نفع نہیں اُٹھا سکتا راہن کے لئے بھی اس سے انتفاع جائز نہیں مگر اس صورت میں کہ مرتہن اُسے اجازت دیدے۔(درمختار)

مسئلہ ۲۷: راہن نے مرتہن کو استعمال کی اجازت دے دی تھی اُس نے استعمال کی تو مرتہن پر ضمان نہیں یعنی مکان میں سکونت یا

باغ کے پھل کھانے یا جانور کے دودھ استعمال کرنے کے مقابل میں دَین کا کچھ حصہ ساقط نہیں ہوگا۔(درمختار)

مسئلہ ۲۸: مرتہن نے باجازت راہن چیز کو استعمال کیا اور بوقت استعمال چیز ہلاک ہوگئی تو یہاں امانت کا حکم دیا جائے گا یعنی مرتہن پر اُس کا تاوان نہ ہوگا دَین کا کوئی جز ساقط نہ ہوگا۔اور اس سے پہلے یا بعد میں ہلاک ہو تو ضمان ہے جس کا حکم پہلے بتایا گیا۔(ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹: مرتہن شے مرہون کو نہ اجارہ پر دے سکتا ہے نہ عاریت پر کہ جب وہ خود نفع نہیں اُٹھا سکتا تو دوسرے کو نفع اُٹھانے کی کب اجازت دے سکتا ہے۔(ہدایہ)

مسئلہ ۳۰: ایک شخص سے روپیہ قرض لیا اور اُس نے اپنا مکان رہنے کو دے دیا کہ جب تک قرض ادا نہ کردوں تم اس میں رہو یا کھیت اسی طرح دیا مثلاً سو (۱۰۰) روپے قرض لے کر کھیت دے دیا کہ قرض دینے والا کھیت جوتے بوئے گا اور نفع اُٹھائے گا یہ صورت رہن میں داخل نہیں بلکہ یہ بمنزلہ اجارہ فاسدہ ہے۔اُس شخص پر اجرت مثل لازم ہے کیونکہ مکان یا کھیت اُسے مفت نہیں دے رہا ہے بلکہ قرض کی وجہ سے دے رہا ہے اور چونکہ قرض سے انتفاع حرام ہے لہٰذا اجرت مثل دینی ہوگی۔(ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱: بعض لوگ قرض لے کر مکان یا کھیت رہن رکھ دیتے ہیں کہ مرتہن مکان میں رہے اور کھیت جوئے بوئے اور مکان یا کھیت کی کچھ اجرت مقرر کر دیتے ہیں مثلاً مکان کا کرایہ پانچ روپے ماہوار یا کھیت کا پٹہ دس روپے سال ہونا چاہیے اور طے یہ پاتا ہے کہ یہ رقم زرقرض سے مجرا ہوتی رہے گی جب کُل رقم ادا ہو جائے گی اُس وقت مکان یا کھیت واپس ہو جائے گا اس صورت میں بظاہر کوئی قباحت نہیں معلوم ہوتی اگرچہ کرایہ یا پٹہ واجبی اُجرت سے کم طے پایا ہو اور یہ صورت اجارہ میں داخل ہے یعنی اتنے زمانہ کے لئے مکان یا کھیت اجرت پر دیا اور زر اجرت پیشگی لے لیا۔

مسئلہ ۳۲: بکری رہن رکھی تھی اور راہن نے مرتہن کو دودھ پینے کی اجازت دے دی وہ دودھ پیتا رہا پھر وہ بکری مرگئی اس صورت میں دَین کو بکری اور دودھ کی قیمت پر تقسیم کیا جائے جو حصۂ دَین بکری کے مقابل میں آئے وہ ساقط اور دودھ کی قیمت کے مقابل میں جو حصہ آئے وہ راہن سے وصول کرے کیونکہ حکم یہ ہے کہ رہن سے جو پیداوار ہوگی وہ بھی رہن ہوگی اور چونکہ مرتہن نے باجازت راہن اس کو خرچ کیا تو گویا خود راہن نے خرچ کیا لہٰذا اس کے مقابل کا دَین ساقط نہیں ہوگا۔(درمختار)

مسئلہ ۳۳: مرتہن نے اگر بغیر اجازت راہن مرہون سے نفع اُٹھایا تو یہ تعدی اور زیادتی ہے یعنی اس صورت میں اگر چیز ہلاک ہوگئی تو پوری چیز کا تاوان دینا ہوگا یہ نہیں کہ دَین ساقط ہو جائے اور باقی کا مرتہن سے مطالبہ نہ ہو مگر اس کی وجہ سے رہن باطل نہیں ہوگا یعنی اگر اپنی اس حرکت سے باز آگیا تو چیز رہن ہے اور رہن کے احکام جاری ہوں گے۔(درمختار)

مسئلہ ۳۴: مرتہن نے راہن سے دَین طلب کیا تو اس سے کہا جائے گا کہ پہلے مرہون چیز حاضر کرو جب وہ حاضر کردے تو راہن سے کہا جائے گا کہ دَین ادا کرو جب یہ پورا دَین ادا کردے اب مرتہن سے کہا جائے گا اس کی چیز دے دو۔(ہدایہ)

مسئلہ ۳۵: مرتہن نے راہن سے دَین کا مطالبہ دوسرے شہر میں کیا اگر وہ چیز ایسی ہے کہ وہاں تک لے جانے میں باربرداری

صرف کرنی نہیں ہوگی جب بھی وہی حکم ہے کہ وہ مرہون کو پہلے حاضر کرے پھراس سے ادائے دَین کہ کہا جائے گا اور بار برداری صرف کرنی پڑے تو وہاں لانے کی تکلیف نہ دی جائے بلکہ بغیر چیز لائے ہوئے بھی دَین ادا کرے۔ (ہدایہ)

مسئلہ ۳۶: یہ حکم کہ مرتہن کو مرہون کے حاضر لانے کو کہا جائے گا اُس وقت ہے کہ راہن یہ کہتا ہو کہ مرہون مرتہن کے پاس ہلاک ہو چکا ہے۔ لہٰذا میں دَین کیوں ادا کروں اور مرتہن کہتا ہے کہ مرہون موجود ہے اور اگر راہن بھی مرہون کو موجود ہونا کہتا ہو تو اس کی کیا ضرورت کہ یہاں حاضر لائے۔ جب ہی دَین ادا کرنے کو کہا جائے گا کہ اگر وہ چیز ایسی ہے کہ جس میں بار برداری صرف ہوگی اس وجہ سے حاضر لانے کو نہیں کہا گیا مگر راہن اس کے تلف ہوجانے کا مدعی ہے تو راہن سے کہا جائے گا کہ اگر مرتہن کی بات کا تمہیں اطمینان نہیں ہے تو اس سے قسم کھلا لو کہ مرہون ہلاک نہیں ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ ۳۷: اگر دَین ایسا ہے کہ قسط وار ادا کیا جائے گا قسط ادا کرنے کا وقت آ گیا اس کا بھی وہی حکم ہے کہ اگر راہن مرہون کا ہلاک ہونا بتاتا ہے اور مرتہن اس سے انکاری ہے تو مرتہن سے کہا جائے گا چیز حاضر لائے اور بار برداری والی چیز ہو تو مرتہن سے قسم کھلا سکتا ہے کہ ہلاک نہیں ہوئی۔ (درمختار)

مسئلہ ۳۸: مرتہن نے دَین وصول پالیا اور ابھی چیز واپس نہیں دی اور یہ چیز اس کے پاس ہلاک ہوگئی تو راہن اُس سے دَین واپس لے گا۔ کیونکہ مرہون پر اب بھی مرتہن کا قبضہ قبضۂ ضمان ہے اور ہلاک ہونا دَین وصول ہونے کے قائم مقام ہے لہٰذا جو لے چکا ہے واپس دے۔ (ہدایہ)

مسئلہ ۳۹: راہن نے اگر مرتہن سے کہہ دیا کہ مرہون کو فلاں شخص کے پاس رکھ دو اس نے اُس کے کہنے کی وجہ سے اُس کے پاس رکھ دیا اب اگر مرتہن نے دَین کا مطالبہ کیا اور راہن مرہون کے حاضر لانے کو کہتا ہے تو مرتہن کو اُس کی تکلیف نہ دی جائے کیونکہ اس کے پاس ہے ہی نہیں جو حاضر کرے اسی طرح اگر راہن نے مرتہن کو یہ حکم دیا کہ مرہون کو بیع کر ڈالے اُس نے بیچ ڈالا اور ابھی اُس کے ثمن پر مرتہن نے قبضہ نہیں کیا ہے راہن یہ نہیں کہہ سکتا کہ ثمن مرہون بمنزلۂ مرہون ہے لہٰذا اُسے حاضر لاؤ کیونکہ جب ثمن پر قبضہ ہی نہیں ہوا ہے تو کیونکہ حاضر کرے ہاں ثمن پر قبضہ کر لیا تو اب بیشک ثمن کو حاضر کرنا ہوگا کہ یہ ثمن مرہون کے قائم مقام ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ ۴۰: راہن یہ کہتا ہے کہ مرہون چیز مجھے دے دو میں اسے بیچ کر تمہارا دَین ادا کردوں گا مرتہن کو اس پر مجبور نہیں کیا جائے گا کہ مرہون کو دیدے۔ یونہی اگر کچھ حصہ دَین کا ادا کر دیا ہے کچھ باقی ہے یا مرتہن نے کچھ دَین معاف کر دیا ہے کچھ باقی ہے راہن یہ کہتا ہے کہ مرہون کا ایک جز مجھے دے دیا جائے کیونکہ میرے ذمہ کُل دَین باقی نہ رہا اس صورت میں بھی مرتہن پر یہ ضرور نہیں کہ مرہون کا جز واپس کرے جب تک پورا دَین ادا نہ ہو جائے یا مرتہن معاف نہ کردے واپس کرنے پر مجبور نہیں ہاں اگر دو چیزیں رہن رکھی ہیں اور ہر ایک کے مقابل میں دَین کا حصہ مقرر کر دیا ہے مثلاً سو (۱۰۰) روپے قرض لئے اور دو چیزیں رہن کیں کہہ دیا کہ ساٹھ (۶۰) روپے کے مقابل میں یہ ہے اور چالیس (۴۰) کے مقابل میں وہ تو اس صورت میں جس کے مقابل کا دَین ادا کیا اُسے چھوڑا سکتا ہے کہ یہاں حقیقۃً دو

عقد ہیں۔(درمختار،ردالمحتار)

مسئلہ۴۱: مرتہن کے ذمہ مرہون کی حفاظت لازم ہے اور یہاں حفاظت کا وہی حکم ہے جس کا بیان ودیعت میں گزر چکا کہ خود حفاظت کرے یا اپنے اہل وعیال ک حفاظت میں دے دے یہاں عیال سے مراد وہ لوگ ہیں جو اس کے ساتھ رہتے سہتے ہوں جیسے بی بی بچے خادم اور اجیر خاص یعنی نوکر جس کی ماہوار یا ششماہی یا سالانہ تنخواہ دی جاتی ہو۔ مزدور جو روزانہ پر کام کرتا ہو مثلاً ایک دن کی اُسے اتنی اُجرت دی جائے گی اس کی حفاظت میں نہیں دے سکتا۔ عورت مرتہن ہے تو شوہر کی حفاظت میں دے سکتی ہے۔بی بی اور اولاد اگر عیال میں نہ ہوں جب بھی اُن کی حفاظت میں دے سکتا ہے جن دو شخصوں کے مابین شرکت مفاوضہ یا شرکت عنان ہے ان کے پاس کوئی چیز رکھی گئی تو شریک کی حفاظت میں دے سکتا ہے۔(درمختار،ردالمحتار)

مسئلہ۴۲: ان لوگوں کے سوا کسی اور کی حفاظت میں چیز دے دی یا کسی کے پاس ودیعت رکھی یا اجارہ یا عاریت کے طور پر دے دی یا کسی اور طرح اس میں تعدی کی مثلاً کتاب رہن تھی اُس کو پڑھا یا جانور پر سوار ہوا غرض یہ کہ کسی صورت سے بلا اجازت راہن استعمال میں لائے بہرصورت پوری قیمت کا تاوان اُس کے ذمہ واجب ہے۔اور مرتہن ان سب صورتوں میں غاصب کے حکم میں ہے اسی وجہ سے پوری قیمت کا تاوان واجب ہوتا ہے۔(درمختار،ردالمحتار)

مسئلہ۴۳: انگوٹھی رہن رکھی مرتہن نے چھنگلیا میں پہن لی پوری قیمت کا ضامن ہو گیا کہ یہ مرہون کو بلا اجازت استعمال کرنا ہے دہنے ہاتھ کی چھنگلیا میں پہنے یا بائیں میں دونوں کا ایک حکم ہے کہ انگوٹھی دونوں طرح عادۃً پہنی جاتی ہے اور چھنگلیا کے سوا کسی دوسری اُنگلی میں ڈال لی تو ضامن نہیں کہ عادۃً اس طرح پہنی نہیں جاتی لہٰذا اس کو پہننا نہ کہیں گے بلکہ حفاظت کیلئے اُنگلی میں ڈال لینا ہے(ہدایہ) یہ حکم اُس وقت ہے کہ مرتہن مرد ہو اور اگر عورت کے پاس انگوٹھی رہن رکھی تو جس کسی انگلی میں ڈالے پہننا ہی کہا جائے گا کہ عورتیں سب میں پہنا کرتی ہیں (غنیۃ ذوی الاحکام) کُرتے کو کندھے پر ڈال لیا یعنی جو چیز جس طرح استعمال کی جاتی ہے اُس کے سوا کسی دوسرے طریقے پر بدن پر ڈال لی اس میں کُل قیمت کا تاوان نہیں۔

مسئلہ۴۴: مرتہن خود انگوٹھی پہنے ہوئے تھا اس کے پاس انگوٹھی رہن رکھی گئی اپنی انگوٹھی پر رہن والی انگوٹھی کو بھی پہن لیا یا ایک شخص کے پاس دو انگوٹھیاں رہن رکھی گئیں اُس نے دونوں ایک ساتھ پہن لیں۔یہاں یہ دیکھا جائے گا کہ یہ شخص اگر اُن لوگوں میں ہے جو بقصد زینت دو انگوٹھیاں پہنتے ہیں (اگرچہ یہ شرعاً ناجائز ہے) تو پورا تاوان واجب اور اگر دونوں انگوٹھیاں پہننے والوں میں نہیں تو اس کو پہننا نہیں کہا جائے گا بلکہ یہ حفاظت کرنا کہا جائے گا۔(ہدایہ)

مسئلہ۴۵: دو تلواریں رہن رکھیں مرتہن نے دونوں کو ایک ساتھ باندھ لیا ضامن ہے کہ بہادر دو تلواریں ایک ساتھ لگایا کرتے ہیں اور تین تلواریں رہن رکھیں اور تینوں کو لگا لیا تو ضامن نہیں کہ تلوار کے استعمال کا یہ طریقہ نہیں۔(ہدایہ) پہلی صورت میں اُس وقت ضامن ہے کہ خود مرتہن بھی دو تلواریں ایک ساتھ لگانے والوں میں ہو۔(ردالمحتار)

مسئلہ۴۶: مرتہن نے چیز استعمال کی اور ہلاک ہو گئی اور اُس پر پوری قیمت کا تاوان لازم آیا اگر یہ قیمت اتنی ہے جتنا اس کا دَین تھا اور قاضی نے اس جنس کی قیمت کا فیصلہ کیا جس جنس کا دَین ہے۔مثلاً سو روپے دَین ہے اور قیمت بھی سو روپے

قراردی تو فیصلہ کرنے ہی سے ادلا بدلا ہوگیا یعنی نہ لینا نہ دینا اوراگردَین کی مقدار زیادہ ہے تو مرتہن راہن سے بقیہ دَین کا مطالبہ کرے گا اوراگر قیمت دَین سے زیادہ ہے تو راہن مرتہن سے یہ زیادتی وصول کرے گا اوراگر دَین ایک جنس کا ہےاور قاضی نے قیمت دوسری جنس سے لگائی مثلاً دَین روپیہ ہےاورمرہون کی قیمت اشرفیوں سے لگائی یا اس کا عکس تو یہ قیمت مرتہن کے پاس بجائے اُس ہلاک شدہ چیز کے رہن ہے یعنی راہن جب دَین ادا کردے گا تب اس قیمت کے وصول کرنے کا مستحق ہوگا۔اسی طرح اگردَین میعادی ہواورابھی میعاد باقی ہے تواگرچہ قیمت اسی جنس سے لگائی ہومرتہن کے پاس یہ قیمت رہن ہوگئی جب یہ میعاد پوری ہوجائے گی اُس قیمت کودَین میں وصول کرے گا۔(درمختار)

شے مرہون کے مصارف کا بیان

مسئلہ۱: مرہون کی حفاظت میں جوکچھ صرف ہوگا وہ سب مرتہن کے ذمہ ہے کہ حفاظت خوداُسی کے ذمہ ہے لہٰذا جس مکان میں مرہون کورکھے اُس کا کرایہ اورحفاظت کرنے والے کی تنخواہ اپنے پاس سے خرچ کرے گا اوراگرجانورکورہن رکھاہے تواس کے چرانے کی اُجرت اورمرہون کا نفقہ مثلاً اُس کا کھانا پینا اورلونڈی غلام کورہن رکھاہے توان کالباس بھی اورباغ رہن رکھاہے تو درختوں کو پانی دینے پھل توڑنے اوردوسرے کاموں کی اُجرت راہن کے ذمہ ہے اسی طرح زمین کاعشر یاخراج بھی راہن ہی کے ذمہ ہے خلاصہ یہ ہے کہ مرہون کی بقایا اُس کے مصالح میں جوخرچہ ہووہ راہن کے ذمہ ہے۔(ہدایہ)

مسئلہ۲: جومصارف مرتہن کے ذمہ ہیں اگر یہ شرط کرلی جائے کہ یہ بھی راہن ہی کے ذمہ ہوں گے تو باوجود شرط راہن کے ذمہ نہیں ہوں گے بلکہ مرتہن ہی کودینے ہوں گے بخلاف ودیعت کے اس میں اگرمودَع نے یہ شرط کرلی ہے کہ حفاظت کے مصارف مودِع کے ذمہ ہوں گے تو شرط صحیح ہے۔(درمختار،ردالمحتار)

مسئلہ۳: مرہون کومرتہن کے پاس واپس لانے میں جوصرفہ ہومثلاً وہ بھاگ گیا اُس کو پکڑ لانے میں کچھ خرچ کرنا ہوگا یا مرہون کے کسی عضو میں زخم ہوگیا یا اُس کی آنکھ سپید پڑگئی یاکسی قسم کی بیماری ہےان کے علاج میں جوکچھ صرفہ ہووہ مضمون وامانت پرتقسیم کیا جائے یعنی اگرمرہون کی قیمت دَین سے زائد ہوتواس صورت میں بتایا جاچکا ہے بقدردَین مرتہن کے ضمان میں ہےاور جوکچھ دَین سے زائد ہے وہ امانت ہے لہٰذا یہ صرفہ دونوں پرتقسیم ہو جو حصۂ مرتہن کے مقابل میں آئے وہ مرتہن کے ذمہ ہےاور جوامانت کے مقابل ہووہ راہن کے ذمہ اوراگرمرہون کی قیمت دَین سے زائد نہ ہوتو یہ سارے مصارف مرتہن کے ذمہ ہوں گے۔(درمختار)

مسئلہ۴: جومصارف ایک کے ذمہ واجب تھے اُنہیں دوسرے نے اپنے پاس سے کردیا اس کی دوصورتیں ہیں۔اگراس نے خودایسا کیا ہے جب تو متبرع ہے وصول نہیں کرسکتا۔اوراگرقاضی کے حکم سے ایسا کیاہےاورقاضی نے کہہ دیاہے کہ جوکچھ تم خرچ کروگے دوسرے کے ذمہ دَین ہوگا اس صورت میں وصول کرسکتا ہے۔اوراگرقاضی نے خرچ کرنے کا حکم دے دیا مگر یہ نہیں کہا کہ دوسرے کے ذمہ دَین ہوگا تواس صورت میں بھی وصول نہیں کرسکتا۔(درمختار)

مسئلہ۵: مرہون پرخرچ کرنے کی ضرورت ہے اور وہاں قاضی نہیں ہے کہ اس سے اجازت حاصل کرتا یہاں محض مرتہن کا یہ کہہ دینا کافی نہیں ہے کہ ضرورت کی وجہ سے خرچ کیا ہے بلکہ گواہوں سے ثابت کرنا ہوگا کہ ضرورت تھی اور اس لئے خرچ کیا تھا کہ وصول کرلے گا۔(ردالمحتار)

کس چیز کو رہن رکھ سکتے ہیں

مسئلہ۱: مشاع کو مطلقاً رہن رکھنا ناجائز ہے۔ وہ چیز رہن رکھتے وقت ہی مشاع تھی یا بعد رہن شیوع آیا۔ وہ چیز قابل قسمت ہو یا ناقابل تقسیم ہو۔ اجنبی کے پاس رہن رکھے یا شریک کے پاس سب صورتیں ناجائز ہیں۔ پہلے کی مثال یہ ہے کہ کسی نے اپنا نصف مکان رہن رکھ دیا اُس نصف کو ممتاز نہیں کیا۔ بعد میں شیوع پیدا ہوا اس کی مثال یہ ہے کہ پوری چیز رہن رکھی پھر دونوں نے نصف میں رہن کو فسخ کردیا۔ مثلاً راہن نے کسی کو حکم کردیا کہ وہ مرہون کو جس طرح چاہے بیع کردے اُس نے نصف کو بیع کردیا اُن صورتوں کی مثالیں ظاہر ہیں۔(ہدایہ)

مسئلہ۲: مشاع کو رہن رکھا فاسد ہے یا باطل۔ صحیح یہ ہے کہ باطل نہیں بلکہ فاسد ہے لہٰذا مرہون پر مرتہن کا اگر قبضہ ہو گیا تو قبضہ قبضۂ ضمان ہے کہ مرہون اگر ہلاک ہوجائے تو وہی حکم ہے جو رہن فسخ کا تھا۔(درمختار)

فائدہ: رہن فاسد و باطل میں فرق یہ ہے کہ باطل وہ ہے جس میں رہن کی حقیقت ہی نہ پائی جائے کہ جس چیز کو رہن رکھا وہ مال ہی نہ ہو یا جس کے ردد میں رکھا وہ مال ردد ہو اور فاسد وہ ہے کہ رہن کی حقیقت پائی جائے مگر جوزالی شرطوں میں سے کوئی شرط مفقود ہو جس طرح بیع فاسد و باطل کا فرق ہے یہاں بھی ہے۔(شرنبلالی)

مسئلہ۳: ایسی چیز رہن رکھی جو دوسری چیز کے ساتھ متصل ہے یعنی اس کی رہن ہے یہ رہن بھی ناجائز ہے جیسے درخت پر پھل ہیں اور صرف پھلوں کو رہن رکھا یا صرف زراعت یا صرف درخت کو رہن رکھا زمین کو نہیں یا ان کا عکس یعنی درخت کو رہن رکھا پھل کو نہیں یا زمین کو رہن رکھا زراعت اور درخت کو نہیں رکھا۔(ہدایہ)

مسئلہ۴: درخت کو صرف اُتنی زمین کے ساتھ رہن رکھا جتنی زمین میں درخت ہے۔ باقی آس پاس کی زمین نہیں رکھی یہ جائز ہے اور اس صورت میں درخت کے پھل بھی تبعاً رہن میں داخل ہوجائیں گے اسی طرح زمین رہن رکھی یا گاؤں کو رہن رکھا تو جو کچھ درخت ہیں یہ بھی تبعاً رہن ہوجائیں گے۔(ہدایہ)

مسئلہ۵: اس میں اور پہلی صورتوں میں فرق یہ ہے کہ پہلی صورتوں میں متصل چیز کے رہن کرنے کی نفی کردی لہٰذا صحیح نہیں اور یہاں توابع کے متعلق سکوت ہے لہٰذا یہ تبعاً داخل ہیں۔

مسئلہ۶: جو چیز کسی برتن یا مکان میں ہے فقط چیز کو رہن رکھا برتن یا مکان کو رہن نہیں رکھا یہ جائز ہے کہ اس صورت میں اتصال نہیں ہے۔(ہدایہ)

مسئلہ۷: کاٹھی اور لگام رہن رکھی اور گھوڑا کسا کسایا مرتہن کو دے دیا یہ رہن ناجائز ہے بلکہ اس صورت میں یہ ضروری ہے کہ ان چیزوں کو گھوڑے سے اُتار کر مرتہن کو دے اور گھوڑا رہن رکھا اور کاٹھی لگام سمیت مرتہن کو دے دیا یہ جائز ہے یہ ساز بھی تبعاً رہن میں داخل ہوجائیں گے۔(ہدایہ)

مسئلہ۸: آزاد کو رہن نہیں رکھ سکتے کہ یہ مال نہیں اور شراب کو رہن رکھنا بھی جائز نہیں کہ اس کی بیع نہیں ہوسکتی۔ جائداد موقوفہ کو بھی رہن نہیں رکھا جاسکتا۔ (درمختار)

مسئلہ۹: تیس (۳۰) روپے قرض لئے اور دو بکریاں رہن رکھیں ایک کو دس (۱۰) کے مقابل دوسری کو بیس (۲۰) کے مقابل مگر یہ نہیں بیان کیا کہ کون سی دس (۱۰) کے مقابل ہے اور کون سی بیس (۲۰) کے مقابل یہ ناجائز ہے۔ کیونکہ اگر ایک ہلاک ہوگئی تو یہ جھگڑا ہوگا کہ یہ کس کے مقابل تھی تاکہ اس کے مقابل کا دَین ساقط ہونا قرار پائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۱۰: مکان کو رہن رکھا اور راہن و مرتہن دونوں اُس مکان کے اندر ہیں راہن نے کہا میں نے یہ مکان تمہارے قبضہ میں دیا۔ اور مرتہن نے کہا کہ میں نے قبول کیا رہن تمام نہ ہوا جب تک راہن مکان سے باہر ہوکر مرتہن کو قبضہ نہ دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۱۱: امانتوں کے مقابل میں کوئی چیز رہن نہیں رکھی جاسکتی ہے مثلاً وکیل یا مضارب کو جو مال دیا جاتا ہے وہ امانت ہے یا مودَع کے پاس ودیعت امانت ہے ان لوگوں سے مال والا کوئی چیز رہن کے طور پر لے یہ نہیں ہوسکتا اگر لے گا تو یہ نہیں نہ اس پر رہن کے احکام جاری ہوں گے لہٰذا اگر کسی نے کتابیں وقف کی ہیں اور یہ شرط کردی ہے کہ جو شخص کتب خانہ سے کوئی کتاب لے جائے تو اُس کے مقابل میں کوئی چیز رہن رکھ جائے یہ شرط باطل ہے کہ مستعیر کے پاس عاریت امانت ہے اس کے تلف ہونے پر ضمان نہیں پھر اس کے مقابل میں رہن رکھنا کیونکر صحیح ہوگا۔ (درمختار، ردالمحتار) وقفی کتابوں کا خاص کر اس لئے ذکر کیا گیا کہ یہاں واقف کی شرط کا بھی اعتبار نہیں ورنہ حکم یہ ہے کہ کوئی چیز عاریت دی جائے اُس کے مقابل میں رہن نہیں ہوسکتا۔

مسئلہ۱۲: شرکت کی چیز شریک کے پاس ہے دوسرا شریک اُس سے کوئی چیز رہن رکھوائے صحیح نہیں کہ یہ بھی امانت ہے مبیع بائع کے پاس ہے ابھی اُس نے مشتری کو دی نہیں مشتری اس سے رہن نہیں رکھواسکتا کہ مبیع اگرچہ امانت نہیں مگر بائع کے پاس اگر ہلاک ہوجائے تو ثمن کے مقابل میں ہلاک ہوگئی یعنی بائع مشتری سے ثمن نہیں لے سکتا یا لے چکا ہے تو واپس کرے لہٰذا رہن کا حکم یہاں بھی جاری نہ ہوا۔ (ہدایہ)

مسئلہ۱۳: درک کے مقابل میں رہن نہیں ہوسکتا یعنی ایک چیز خریدی ثمن ادا کردیا اور مبیع پر قبضہ کرلیا مگر مشتری کو ڈر ہے کہ یہ چیز اگر کسی دوسرے کی ہوئی اور اس نے مجھ سے لے لی تو بائع سے ثمن کی واپسی کیونکر ہوگی اس اطمینان کی خاطر بائع کی کوئی چیز اپنے پاس رہن رکھنا چاہتا ہے یہ رہن صحیح نہیں مشتری کے پاس اگر یہ چیز ہلاک ہوگئی تو ضمان نہیں کہ یہ رہن نہیں ہے بلکہ امانت ہے اور مشتری کو اُس کا روکنا جائز نہیں یعنی بائع اگر مشتری سے چیز مانگے تو منع نہیں کرسکتا دینا ہوگا۔ (درر، غرر) اور چونکہ یہ چیز مشتری کے پاس امانت ہے اور اس کو روکنے کا حق نہیں ہے لہٰذا بائع کی طلب کے بعد اگر نہ دے گا اور ہلاک ہوگئی تو اب تاوان دینا ہوگا۔ اب وہ غاصب ہے۔

مسئلہ۱۴: کسی چیز کا نرخ چُکا کر بائع کے یہاں سے لے گیا اور ابھی خریدی نہیں ہاں خریدنے کا ارادہ ہے اور بائع نے اس سے کوئی چیز رہن رکھوالی یہ جائز ہے اس بارے میں یہ چیز مبیع کے حکم میں نہیں ہے۔ (زیلعی)

مسئلہ۱۵: دَین موعود کے مقابل میں رہن رکھنا جائز ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا کہ مثلاً کسی سے قرض مانگا اور اُس نے دینے کا وعدہ کرلیا ہے مگر ابھی دیا نہیں قرض لینے والا اس کے پاس کوئی چیز رہن رکھ آیا یہ رہن صحیح ہے۔(ہدایہ)

مسئلہ۱۶: جس صورت میں قصاص واجب ہے وہاں رہن صحیح نہیں اور خطا کے طور پر جنایت ہوئی کہ اس میں دیت واجب ہوگی یہاں رہن صحیح ہے کہ مرہون سے اپنا حق وصول کرسکتا ہے۔(درمختار)

مسئلہ۱۷: خریدار پر شفع ہوا اور شفیع کے حق میں فیصلہ ہوا کہ تسلیم مبیع مشتری پر واجب ہوگئی شفیع یہ چاہے کہ مشتری کی کوئی چیز رہن رکھ لوں یہ نہیں ہوسکتا جس طرح بائع سے مشتری مبیع کے مقابل میں رہن نہیں لے سکتا۔ مشتری سے شفیع بھی نہیں لے سکتا۔(درمختار)

مسئلہ۱۸: جن صورتوں میں اجارہ باطل ہے ایسے اجارہ میں اجرت کے مقابل میں کوئی چیز رہن نہیں ہوسکتی کہ شرعاً یہاں اُجرت واجب ہی نہیں کہ رہن صحیح ہو مثلاً نوحہ کرنے والی کی اُجرت یا گانے والے کی اُجرت نہیں دی ہے۔ اس کے مقابل میں رہن نہیں ہوسکتا۔(درمختار) جن صورتوں میں رہن صحیح نہ ہو اُن میں مرہون امانت ہوتا ہے کہ ہلاک ہونے سے ضمان نہیں اور راہن کے طلب کرنے پر مرہون کو دے دینا ہوگا۔ اگر روکے گا تو غاصب قرار پائے گا اور تاوان واجب ہوگا۔

مسئلہ۱۹: غاصب سے مغصوب کے مقابل میں کوئی چیز رہن لی جاسکتی ہے یہ رہن صحیح ہے اسی طرح بدل خلع اور بدل صلح کے مقابل میں رہن تو ہوسکتا ہے مثلاً عورت نے ہزار روپے پر خلع کرایا اور روپیہ اس وقت نہیں دیا روپے کے مقابل میں شوہر کے پاس کوئی چیز رہن رکھ دی یہ رہن صحیح ہے یا قصاص واجب تھا مگر کسی رقم پر صلح ہوگئی اس کے مقابل میں رہن رکھنا صحیح ہے۔(درمختار)

مسئلہ۲۰: مکان یا کوئی چیز کرایہ پر لی تھی اور کرایہ کے مقابل میں مالک کے پاس کوئی چیز رہن رکھ دی یہ رہن جائز ہے پھر اگر مدت اجارہ پوری ہونے کے بعد وہ چیز ہلاک ہوئی تو گویا مالک نے کرایہ وصول پالیا اب مطالبہ نہیں کرسکتا اور اگر مستاجر کے منفعت حاصل کرنے سے پہلے چیز ہلاک ہوگئی تو رہن باطل ہے مرتہن پر واجب ہے کہ مرہون کی قیمت راہن کو دے۔(عالمگیری)

مسئلہ۲۱: درزی کو سینے کے لئے کپڑا دیا اور سینے کے مقابل میں اُس سے کوئی چیز اپنے پاس رہن رکھوائی یہ جائز اور اگر اس کے مقابل میں رہن ہے کہ تم کو خود سینا ہوگا یہ رہن ناجائز ہے۔ یونہی کوئی چیز عاریت دی اور اس چیز کی واپسی میں بار برداری صَرف ہوگی لہٰذا معیر نے مستعیر سے کوئی چیز واپسی کے مقابل میں رکھوائی یہ جائز ہے اور اگر یوں رہن رکھوائی کہ تم کو خود پہنچانی ہوگی تو ناجائز ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ۲۲: بیع سلم کے راس المال کے مقابل میں رہن صحیح ہے اور مسلم فیہ کے مقابل میں بھی صحیح ہے۔ اسی طرح بیع صرف کے ثمن کے مقابل میں رہن صحیح ہے۔ پہلے کی صورت یہ ہے کہ کسی شخص سے مثلاً سو(۱۰۰) روپے میں سلم کیا اور ان روپوں کے مقابل میں کوئی چیز رہن رکھ دی۔ دوسرے کی یہ صورت ہے کہ دس(۱۰) من گیہوں میں سلم کیا اور روپے دے دیئے اور مسلم الیہ سے کوئی چیز رہن لے لی۔ تیسرے کی یہ صورت ہے کہ روپے سے سونا خریدا اور روپے کی جگہ

پر کوئی چیز سونے والے کو دے دی۔ پہلی اور تیسری صورت میں اگر مرہون اسی مجلس میں ہلاک ہوجائے تو عقد سلم و صَرف تمام ہوگئے اور مرتہن نے اپنا مال وصول پالیا یعنی بیع سلم میں راس المال مسلم الیہ کو مل گیا اور بیع صَرف میں زرِثمن وصول ہوگیا مگر یہ اس وقت ہے کہ مرہون کی قیمت راس المال اور ثمن صَرف سے کم نہ ہو اور اگر قیمت کم ہے تو بقدر قیمت صحیح ہے مابقی کو اگر اسی مجلس میں نہ دیا تو اُس کے مقابل میں صحیح نہ رہا اور اگر مرہون اُس مجلس میں ہلاک نہ ہوا اور عاقدین جدا ہوگئے اور راس المال و ثمن صَرف اُسی مجلس میں نہ دیا تو عقد سلم و صَرف باطل ہوگئے کہ ان دونوں عقدوں میں اسی مجلس میں دینا ضروری تھا جو پایا نہ گیا۔ اور اس صورت میں چونکہ عقد باطل ہوگئے لہٰذا مرتہن راہن کو مرہون واپس دے۔ اور فرض کرو مرتہن نے ابھی واپس نہیں دیا تھا اور مرہون ہلاک ہوگیا تو راس المال و ثمن صَرف کے مقابل میں ہلاک ہونا مانا جائے گا یعنی وصول پانا قرار دیا جائے گا مگر وہ دونوں عقد اب بھی باطل ہی رہیں گے اب جائز نہیں ہوں گے۔ دوسری صورت یعنی مسلم فیہ کے مقابل میں رب السلم نے اپنے پاس کوئی چیز رہن رکھی اس میں عقد سلم مطلقاً صحیح ہے مرہون اسی مجلس میں ہلاک ہو یا نہ ہو دونوں کے جدا ہونے کے بعد ہو یا نہ ہو کہ راس المال پر قبضہ جو مجلس عقد میں ضروری تھا وہ ہو چکا اور مسلم فیہ کے قبضہ کی ضرورت تھی ہی نہیں لہٰذا اس صورت میں اگر مرہون ہلاک ہوجائے تو مجلس میں یا بعد مجلس بہر صورت عقد سلم تمام ہے۔ اور رب السلم کو گویا مسلم فیہ وصول ہوگیا یعنی مرہون کے ہلاک ہونے کے بعد اب مسلم فیہ کا مطالبہ نہیں کرسکتا ہاں گر مرہون کی قیمت کم ہو تو بقدر قیمت وصول سمجھا جائے باقی باقی ہے۔ (ہدایہ، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۲۳: رب السلم نے مسلم فیہ کے مقابل میں اپنے پاس چیز رہن رکھ لی تھی اور دونوں نے عقد سلم کو فسخ کر دیا تو جب تک راس المال وصول نہ ہوجائے یہ چیز راس المال کے مقابل میں ہے یعنی مسلم الیہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ سلم فسخ ہوگیا لہٰذا مرہون واپس دو۔ ہاں جب مسلم الیہ راس المال واپس کردے تو مرہون کو واپس لے سکتا ہے اور فرض کرو کہ راس المال واپس نہیں دیا اور رب السلم کے پاس چیز ہلاک ہوگئی تو مسلم فیہ کے مقابل میں اس کا ہلاک ہونا سمجھا جائے گا یعنی رب المال مسلم فیہ کی مثل مسلم الیہ کو دے اور اپنا راس المال واپس لے یہ نہیں کہ اس کو راس المال کے قائم مقام فرض کرکے راس المال کی وصولی قرار دیں۔ (ہدایہ)

مسئلہ۲۴: سونا چاندی روپیہ اشرفی اور مکیل وموزون کو رہن رکھنا جائز ہے پھر ان کو رہن رکھنے کی دو صورتیں ہیں۔ دوسری جنس کے مقابل میں رہن رکھا یا خود اپنی ہی جنس کے مقابل میں رکھا۔ پہلی صورت میں یعنی غیر جنس کے مقابل میں اگر ہو مثلاً کپڑے کے مقابل روپیہ اشرفی یا جَو گیہوں کو رہن رکھا اور یہ مرہون ہلاک ہوجائے تو اس کی قیمت کا اعتبار ہوگا اور اس صورت میں کھرے کھوٹے کا لحاظ ہوگا یعنی اگر اس کی قیمت دَین کی برابر یا زائد ہے تو دَین وصول سمجھا جائے گا اور اگر کچھ کمی ہے تو جو کمی ہے اتنی راہن سے لے سکتا ہے۔ اور اگر دوسری صورت ہے یعنی اپنی ہم جنس کے مقابل میں رہن ہے مثلاً چاندی کو روپیہ کے مقابل میں یا سونے کو اشرفی کے مقابل میں یا گیہوں کو گیہوں کے مقابل رہن رکھا اور مرہون ہلاک ہوگیا تو وزن وکیل (ناپ) کا اعتبار ہوگا۔ اور اس صورت میں کھرے کھوٹے کا اعتبار نہیں ہوگا مثلاً سو(۱۰۰) روپے قرض لئے اور چاندی رہن رکھی اور یہ ضائع ہوگئی اور یہ چاندی سو روپے بھر یا زائد تھی تو دَین

وصول سمجھا جائے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ سو(۱۰۰) روپے بھر چاندی کی مالیت سو(۱۰۰) روپے سے کم ہے اور سو(۱۰۰) روپے بھر سے کچھ کمی ہے تو اتنی کمی وصول کرسکتا ہے۔(ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۲۵: سونے چاندی کی کوئی چیز مثلاً برتن یا زیور کو اپنی ہم جنس کے مقابل میں رہن رکھا اور چیز ٹوٹ گئی اگر اس کی قیمت وزن کی بہ نسبت کم ہے تو خلاف جنس سے اس کی قیمت لگا کر اُس قیمت کو رہن قرار دیا جائے اور ٹوٹی ہوئی چیز کا مرتہن مالک ہوگیا اور راہن کو اختیار ہے کہ دَین ادا کر کے وہ چیز لے لے اور اگر اس کی قیمت وزن کی بہ نسبت زیادہ ہے تو دوسری جنس سے قیمت لگائی جائے گی اور مرتہن پوری قیمت کا ضامن ہے اور یہ قیمت اُس کے پاس رہن ہوگئی اور مرتہن اس ٹوٹی ہوئی چیز کا مالک ہو جائے گا۔ مگر راہن کو یہ اختیار ہوگا کہ پورا دَین ادا کر کے فک راہن کرالے۔ (تبیین)

مسئلہ ۲۶: ایک شخص سے دس درہم قرض لئے اور انگوٹھی رہن رکھ دی جس میں ایک درہم چاندی ہے اور نو درہم کا نگینہ ہے اور مرتہن کے پاس سے انگوٹھی ضائع ہوگئی تو گویا دَین وصول ہوگیا اور اگر نگینہ ٹوٹ گیا تو اس کی وجہ سے انگوٹھی کی قیمت میں جو کچھ کمی ہوئی اتنا دَین ساقط اور اگر انگوٹھی ٹوٹ گئی اور اُس کی قیمت ایک درہم سے زیادہ ہے تو پوری قیمت کا ضمان ہے مگر یہ ضمان دوسری جنس مثلاً سونے سے لیا جائے گا۔(عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: پیسے رہن رکھے تھے اور ان کا چلن بند ہوگیا یہ بمنزلہ ہلاک ہے اور اگر پیسوں کا نرخ سستا ہوگیا اس کا اعتبار نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: طشت لوٹا یا کوئی اور برتن رہن رکھا اور وہ ٹوٹ گیا اگر وہ وزن سے بکنے کی چیز نہ ہو تو جو کچھ نقصان ہوا اتنا دَین ساقط اور اگر وہ وزن سے بکے تو راہن کو اختیار ہے کہ دَین ادا کر کے اپنی چیز واپس لے یا اُس کی جو کچھ قیمت ہو اتنے میں مرتہن کے پاس چھوڑ دے۔(عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: پرائی چیز بیچ دی اور ثمن کے مقابل میں مشتری سے کوئی چیز رہن رکھوالی مالک نے دونوں باتوں کو جائز کر دیا یہ بیع جائز ہے مگر رہن جائز نہیں۔(عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: کوئی چیز بیع کی اور مشتری سے یہ شرط کرلی کہ فلاں معین چیز ثمن کے مقابل میں رہن رکھے یہ جائز ہے اور اگر بائع نے یہ شرط کی کہ فلاں شخص کا کفیل ہو جائے اور وہ شخص وہاں حاضر ہے اس نے قبول کرلیا یہ بھی جائز ہے اور اگر بائع نے کفیل کو معین نہیں کیا ہے یا معین کر دیا ہے مگر وہ وہاں موجود نہیں ہے اور اس کے آنے اور قبول کرنے سے پہلے بائع و مشتری جدا ہوگئے تو بیع فاسد ہوگئی اسی طرح اگر رہن کے لئے کوئی چیز معین نہیں کی ہے تو بیع فاسد ہوگئی مگر جب کہ اسی مجلس میں دونوں نے رہن کو معین کرلیا یا اسی مجلس میں مشتری نے ثمن ادا کر دیا تو بیع صحیح ہوگئی مجلس بدل جانے کے بعد معین رہن یا ادائے ثمن سے بیع کا فساد دفع نہیں ہوگا۔(ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۳۱: بائع نے معین چیز رہن رکھنے کی شرط کی تھی اور مشتری نے یہ شرط منظور کرلی تھی اس صورت میں مشتری مجبور نہیں ہے کہ اس شرط کو پورا ہی کر دے کہ محض ایجاب و قبول سے عقد رہن لازم نہیں ہوتا۔ مگر مشتری نے اگر وہ چیزیں رہن رکھی تو بائع کو اختیار رہے کہ بیع کو فسخ کر دے مگر جب کہ مشتری ثمن ادا کر دے یا جو چیز رہن رکھنے کے لئے معین ہوئی

تھی اُسی قیمت کی دوسری چیز رہن رکھ دے تو اب بیع کو فسخ نہیں کرسکتا۔ (درمختار)

مسئلہ۳۲: کوئی چیز خریدی اور مشتری نے بائع کو کوئی چیز دے دی کہ اسے رکھے جب تک دام نہ دوں تو یہ چیز رہن ہوگئی اور اگر جو چیز خریدی ہے اُسی کے متعلق کہا کہ اسے رکھے رہو جب تک دام نہ دوں تو اس میں دو صورتیں ہیں اگر مشتری نے اُس پر قبضہ کرلیا تھا پھر بائع کو یہ کہہ کر دے دی کہ اسے رکھو رہو تو یہ رہن بھی صحیح ہے اور اگر مشتری نے قبضہ نہیں کیا تھا اور مبیع کے متعلق وہ الفاظ کہے تو رہن صحیح نہیں کہ وہ تو بغیر کہے بھی ثمن کے مقابل میں محبوس ہے۔ بائع بغیر ثمن لئے دینے سے انکار کرسکتا ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ۳۳: مشتری نے چیز خرید کر بائع کے پاس چھوڑ دی کہ اسے رکھے رہو دام دے کر لے جاؤں گا اور مشتری چیز لینے نہیں آیا اور چیز ایسی ہے کہ خراب ہوجائے گی مثلاً گوشت ہے کہ رکھا رہنے سے سڑ جائے گا یا برف ہے جو گھل جائے گی بائع کو ایسی چیز کا دوسرے کے ہاتھ بیع کر دینا جائز ہے اور جسے معلوم ہے کہ یہ چیز دوسرے کی خریدی ہوئی ہے اُس کو خریدنا بھی جائز ہے مگر بائع نے اگر زائد داموں سے بیچا تو جو کچھ پہلے ثمن سے زائد ہے اُسے صدقہ کردے۔ (درمختار)

مسئلہ۳۴: دائن نے مدیون کی پگڑی لے لی کہ میرا دَین دو گے اُس وقت پگڑی دوں گا اگر مدیون بھی راضی ہوگیا اور چھوڑ آیا تو رہن ہے ضائع ہوگئی تو رہن کے احکام جاری ہوں گے اور اگر راضی نہیں ہے مثلاً یہ کمزور ہے اُس سے چھین نہیں سکتا تو رہن نہیں بلکہ غصب ہے۔ (درمختار)

باپ یا وصی کا نابالغ کی چیز کو رہن رکھنا

مسئلہ۱: باپ کے ذمہ دَین ہے وہ اپنے نابالغ لڑکے کی چیز دائن کے پاس رہن رکھ سکتا ہے اسی طرح وصی بھی نابالغ کی چیز کو اپنے دَین کے مقابل میں رہن رکھ سکتا ہے پھر اگر یہ چیز مرتہن کے پاس ہلاک ہوگئی تو یہ دونوں بقدر دَین نابالغ کو تاوان دیں اور مقدار دَین سے مرہون کی قیمت زائد ہو تو زیادتی کا تاوان نہیں کہ یہ امانت تھی جو ہلاک ہوگئی۔ (درمختار)

مسئلہ۲: باپ یا وصی نے نابالغ کی چیز اپنے دائن کے پاس رکھی تھی پھر اُس دائن کو انہوں نے چیز بیچ ڈالنے کے لئے کہہ دیا اُس نے بیچ کر اپنا دَین وصول کرلیا یہ بھی جائز ہے مگر بقدر ثمن نابالغ کو دینا ہوگا اسی طرح اگر ان دونوں نے نابالغ کی چیز اپنے دَین کے بدلے میں خود بیع کردی یہ جائز ہے اور اس ثمن اور دَین میں مقاصہ (ادلا بدلا) ہوجائے گا پھر نابالغ کو اپنے پاس سے بقدر ثمن ادا کردیں۔ (ہدایہ)

مسئلہ۳: خود نابالغ لڑکے کا باپ کے ذمہ دَین ہے اس کے مقابل میں باپ نے اُس کے پاس کوئی چیز رہن رکھ دی یہ بھی جائز ہے اور اس صورت میں اُس چیز پر اس کا قبضہ نابالغ کی طرف سے ہوگا اور اس کا عکس بھی جائز ہے یعنی باپ کا بیٹے پر دَین تھا اور اس کی چیز اپنے پاس رہن رکھ لی یہ دونوں صورتیں وصی کے حق میں ناجائز ہیں کہ نہ اپنی چیز اُس کے پاس رہن رکھ سکت ہے نہ اس کی اپنے پاس۔ (ہدایہ)

مسئلہ۴: ایک شخص کے دو نابالغ لڑکے ہیں اور ایک کا دوسرے پر دَین ہے ان کا باپ مدیون کی چیز دائن کے پاس رہن رکھ سکتا

ہے اور دونا بالغوں کا وصی یہ نہیں کرسکتا کہ ایک کی چیز کو دوسرے کی طرف سے رہن رکھ لے۔(ہدایہ)

مسئلہ۵: باپ اور نابالغ لڑکے دونوں پر دَین ہے اور باپ نے نابالغ کی چیز دونوں کے مقابل میں رہن رکھ دی یہ جائز ہے اور اس صورت میں اگر مرہون چیز مرتہن کے پاس ہلاک ہوگئی تو باپ کے دَین کے مقابل میں مرہون کا جتنا حصہ تھا اتنے کا لڑکے کو تاوان دے وصی اور دادا کا بھی یہی حکم ہے۔(ہدایہ)

مسئلہ۶: باپ پر دَین ہے وہ بالغ لڑکے کی چیز اُس دَین کے مقابل میں رہن نہیں رکھ سکتا کہ بالغ پر اس کی ولایت نہیں اسی طرح نابالغ کے دَین میں بالغ کی چیز گروی نہیں رکھ سکتا۔اور اگر بالغ و نابالغ دونوں کی مشترک چیز ہے اس کو بھی رہن نہیں رکھ سکتا۔(عالمگیری)

مسئلہ۷: باپ پر دَین ہے اس نے بالغ و نابالغ لڑکوں کی مشترک چیز کو رہن رکھ دیا یہ ناجائز ہے جب تک بالغ سے اجازت حاصل نہ کرلے اور مرہون ہلاک ہوجائے تو بالغ کے حصہ کا ضامن ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ۸: باپ نے نابالغ لڑکے کی چیز رہن رکھ دی تھی پھر باپ مرگیا اور وہ نابالغ ہوکر یہ چاہتا ہے کہ میں اپنی چیز مرتہن سے لے لوں تو جب تک دَین ادا نہ کردے چیز نہیں لے سکتا پھر اگر خود باپ پر دَین تھا جس کے مقابل میں گروی تھی اور لڑکے نے اپنے مال سے دَین ادا کرکے چیز لے لی تو بقدر دَین باپ کے ترکہ سے وصول کرسکتا ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ۹: ماں کو یہ اختیار نہیں ہے کہ اپنے نابالغ لڑکے کی چیز رہن رکھ دے ہاں اگر وہ وصیہ ہے یا جو شخص نابالغ کے مال کا ولی ہے اس کی طرف سے اجازت حاصل ہے تو رکھ سکتی ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ۱۰: وصی نے یتیم کے کھانے اور لباس کے لئے اُدھار خریدا اور اس کے مقابل میں یتیم کی چیز رہن رکھ دی یہ جائز ہے اسی طرح اگر یتیم کے مال کو تجارت میں لگایا اور اُس کی چیز دوسرے کے پاس رکھ دی یا دوسرے کی چیز اس کے لئے رہن میں لی یہ بھی جائز ہے۔(ہدایہ)

مسئلہ۱۱: وصی نے بچہ کے لئے کوئی چیز اُدھار لی تھی اور اس کی چیز رہن رکھ دی تھی پھر مرتہن کے پاس سے بچہ ہی کی ضرورت کے لئے مانگ لایا اور چیز ضائع ہوگئی تو چیز رہن سے نکل گئی اور بچہ ہی کا نقصان ہوا اس صورت میں دَین کا کوئی جز اس کے مقابل میں ساقط نہیں ہوگا اور اگر اپنے کام کے لئے وصی مرتہن سے مانگ لایا ہے اور چیز ہلاک ہوگئی تو وصی کے ذمہ تاوان ہے کہ یتیم کی چیز کو اپنے لئے استعمال کرنے کا حق نہ تھا۔(ہدایہ)

مسئلہ۱۲: وصی نے یتیم کی چیز رہن رکھ دی پھر مرتہن کے پاس سے غصب کرلایا اور اپنے کام میں استعمال کی اور چیز ہلاک ہوگئی اگر اس کی قیمت بقدر دَین ہے تو اپنے پاس سے دَین ادا کرے اور یتیم کے مال سے وصول نہیں کرسکتا اور اگر دَین سے اس کی قیمت کم ہے تو بقدر قیمت اپنے پاس سے مرتہن کو دے اور مابقی یتیم کے مال سے ادا کرے اور اگر قیمت دَین سے زیادہ ہے تو دَین اپنے پاس سے ادا کرے اور جو کچھ چیز کی قیمت دَین سے زائد ہے یہ زیادتی یتیم کو دے کیونکہ اس نے دونوں کے حق میں تعدی زیادتی کی اور اگر غصب کرکے یتیم کے استعمال میں لایا اور ہلاک ہوئی تو مرتہن کے مقابل میں ضامن ہے یتیم کے مقابل میں نہیں یعنی اگر چیز کی قیمت دَین سے زائد ہے تو اس زیادتی کا تاوان اس کے ذمہ نہیں ہوگا۔(ہدایہ)

مسئلہ ۱۳: وصی نے یتیم کی چیز اپنے نابالغ لڑکے کے پاس رہن رکھ دی یہ ناجائز ہے اور بالغ لڑکے یا اپنے باپ کے پاس رکھ دی یہ جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: وصی نے ورثہ کے خرچ اور حاجت کے لئے چیز اُدھار لی اور ان کی چیز رہن رکھ دی اگر یہ سب ورثہ بالغ ہیں تو ناجائز ہے اور سب نابالغ ہیں تو جائز ہے اور بعض بالغ بعض نابالغ ہیں تو بالغ کے حق میں ناجائز اور نابالغ کے بارے میں جائز۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: میت پر دَین ہے وصی نے ترکہ کو ایک دائن کے پاس رہن رکھ دیا یہ ناجائز ہے۔ دوسرے دائن اس رہن کو واپس لے سکتے ہیں اور اگر صرف ایک ہی شخص کا دَین ہے تو اس کے پاس رہن رکھ سکتا ہے اور میت کا دوسرے پر دَین ہے تو وصی مدیون کی چیز اپنے پاس رہن رکھ سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: راہن مر گیا تو اس کا وصی رہن کو بیچ کر دَین ادا کر سکتا ہے۔ اور راہن کا وصی کوئی نہیں ہے تو قاضی کسی کو اس کا وصی مقرر کرے اور اُسے حکم دے گا کہ چیز بیچ کر دَین ادا کرے۔ (عالمگیری)

رہن یا راہن یا مرتہن کئی ہوں اس کا بیان

مسئلہ ۱: ہزار روپے قرض لئے اور دو چیزیں رہن رکھیں تو دونوں چیزیں پورے دَین کے مقابل میں رہن ہیں یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک کے حصہ کا دَین ادا کر کے فک رہن کرا لے جب تک پورا دَین ادا نہ کر لے ایک کو بھی نہیں چھوڑا سکتا۔ ہاں اگر رہن رکھتے وقت ہر ایک کے مقابل میں دَین کا حصہ نامزد کر دیا ہو مثلاً یہ کہہ دیا ہو کہ چھ سو (۶۰۰) کے مقابل میں یہ ہے اور چار سو (۴۰۰) کے مقابل میں یہ ہے اور ادا کرتے وقت کہہ دیا کہ اس کے مقابل کا دَین ادا کرتا ہوں تو اس کا فک رہن ہو سکتا ہے کہ یہ ایک رہن نہیں بلکہ دو عقد ہیں (زیلعی، درمختار) اگر دو چیزیں رہن رکھیں اور یہ کہہ دیا کہ اتنے دَین کے مقابل میں ایک اور اتنے کے مقابل میں دوسری مگر یہ معین نہیں کیا کہ کس کے مقابل میں کون ہے تو رہن صحیح نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۲: دو شخصوں کے پاس ایک چیز رہن رکھی ہے اس کی کئی صورتیں ہیں۔ اگر یہ کہہ دیا کہ آدھی اس کے پاس رہن ہے اور آدھی اُس کے پاس یہ ناجائز کہ مشاع کا رہن ناجائز ہے۔ اور اگر اس کی قسم کی تفصیل نہیں کی ہے اور ایک نے قبول کیا دوسرے نے نامنظور کیا جب بھی صحیح نہیں۔ اور دونوں نے قبول کر لیا تو وہ چیز پوری پوری دونوں کے پاس رہن ہے اس کی ضرورت نہیں کہ دونوں نے اس شخص کو مشترک طور پر دَین دیا ہو دونوں میں شرکت ہو یا نہ ہو بہر حال وہ چیز دونوں کے پاس رہن ہے راہن اپنی چیز اسی وقت لے سکتا ہے کہ دونوں کا پورا پورا دَین ادا کر دے اور ایک کا پورا دَین ادا کر دیا تو پوری چیز اُسی کے پاس رہن ہے جس کا دَین باقی ہے۔ (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۳: دو شخصوں کے پاس ایک چیز رہن رکھی اور وہ چیز قابلِ تقسیم ہے دونوں تقسیم کر کے آدھی آدھی اپنے قبضہ میں کر لیں اور اس صورت میں اگر پوری چیز ایک ہی کے قبضہ میں دے دی تو جس نے دی وہ ضامن ہے۔ اور اگر ناقابل تقسیم ہے تو دونوں باریاں مقرر کر لیں اپنی اپنی باری میں ہر ایک پوری چیز اپنے قبضہ میں رکھے اس صورت میں وہ چیز جس

کے پاس اُس کی باری ہے تو دوسرے کی طرف سے اُس کا حکم یہ ہے کہ جیسے کسی معتبر آدمی کے پاس شے مرہون ہوتی ہے(جس کا بیان آئے گا)۔(زیلعی)

مسئلہ۴: دوشخصوں کے پاس چیز رہن رکھی اور وہ ہلاک ہوگئی تو ہر ایک اپنے حصہ کے مطابق ضامن ہے مثلاً ایک شخص کے دس (۱۰) روپے تھے دوسرے کے پانچ (۵) تھے اور دونوں کے پاس ایک چیز تیس (۳۰) روپے کی رہن رکھ دی اُس چیز کے دو حصے ضائع ہو گئے ایک حصہ باقی ہے تو یہ حصہ جو باقی رہ گیا ہے دونوں پر تقسیم ہوگا۔یعنی دوتہائیاں دس (۱۰) والے کی اور ایک تہائی پانچ (۵) والے کی یعنی دس (۱۰) والے کی دوتہائیاں ساقط ہوگئیں ایک تہائی باقی ہے یعنی تین روپے پانچ آنے چار پائی۔اور پانچ (۵) والے کی دوتہائیاں ساقط ہوئیں ایک تہائی باقی ہے یعنی ایک روپیہ دس آنے آٹھ پائی۔(درمختار،ردالمحتار)

مسئلہ۵: دوشخصوں پر ایک شخص کا دَین ہے دونوں نے ایک چیز دائن کے پاس رہن رکھی یہ رہن صحیح ہے اور پورے دَین کے مقابل میں چیز گروی ہے دونوں نے ایک ساتھ اس سے دَین لیا ہو یا الگ الگ دونوں صورتوں کا ایک حکم ہے۔ پھر اگر ایک نے اپنا دَین ادا کر دیا تو چیز کو واپس نہیں لے سکتا جب تک دوسرا بھی اپنے ذمہ کا دَین ادا نہ کردے۔ (ہدایہ)

مسئلہ۶: مدیون نے دائن کو دو کپڑے دیئے اور یہ کہا کہ ان میں سے جس کو چاہو رہن رکھ لو اُس نے دونوں رکھ لئے کوئی بھی رہن نہ ہوا جب تک ایک کو معین نہ کرلے اور وہ ضامن نہیں ہوگا اور ضائع ہونے سے دَین ساقط نہیں ہوگا۔اسی طرح اگر بیس روپے باقی تھے دائن نے مانگے مدیون نے اس کے پاس سو روپے ڈال دیئے کہ تم ان میں سے اپنے بیس لے لو اور ابھی اس نے لئے نہیں کہ یہ سب روپے ضائع ہو گئے تو مدیون کے گئے ،دائن کا دَین بحالہ باقی ہے۔ (درمختار،ردالمحتار)

متفرقات

مسئلہ۱: شے مرہون کو کسی نے غصب کرلیا تو اس کا وہی حکم ہے جو ہلاک ہونے ضائع ہونے کا ہے کہ قیمت اور دَین میں جو کم ہے اُس کا ضامن ہے یعنی اگر دَین اُس کی قیمت کے برابر یا کم ہے تو دَین ساقط ہوگیا اور قیمت کم ہے تو بقدر قیمت ساقط باقی دَین مدیون سے وصول کرے۔اور اگر خود مرتہن ہی نے غصب کیا یعنی بلا اجازت راہن چیز کو استعمال کیا اور ہلاک ہوئی تو پوری قیمت کا ضامن ہے اگر چہ قیمت دَین سے زیادہ ہو۔(درمختار،ردالمحتار)

مسئلہ۲: مرتہن راہن کی اجازت سے چیز کو استعمال کر رہا تھا اس حالت میں کوئی چھین لے گیا تو یہ غصب ہلاک کے حکم میں نہیں یعنی اس صورت میں دَین بالکل ساقط نہیں ہوگا بلکہ اس حالت میں ہلاک ہوجائے جب بھی دَین بدستور باقی رہے گا کہ اب وہ رہن نہ رہا بلکہ عاریت وامانت ہے ہاں استعمال سے فارغ ہونے پر پھر رہن ہوجائے گا اور رہن کے احکام جاری ہوں گے۔(درمختار،ردالمحتار)

مسئلہ۳: راہن نے مرتہن سے کہا کہ چیز دلال کو دے دو اس نے دیدی اور ضائع ہوگئی تو مرتہن اس کا ضامن نہیں۔(درمختار)

مسئلہ۴: رہن میں کوئی میعاد نہیں ہوسکتی مثلاً اتنے دنوں کے لئے رہن رکھتا ہوں میعاد مقرر کرنے سے عقد رہن فاسد ہوجائے گا اور اس صورت میں چیز ہلاک ہوجائے تو ضامن ہے اور وہی احکام ہیں جو رہن صحیح کے ہیں۔(درمختار)

مسئلہ۵: راہن نے مرتہن سے کہا چیز کو بیچ ڈالو اور راہن مرگیا مرتہن اس کو بیع کرسکتا ہے ورثہ کو منع کرنے کا حق نہیں اور ورثہ اس بیع کو توڑ بھی نہیں سکتے۔(درمختار)

مسئلہ۶: راہن غائب ہوگیا پتہ نہیں کہ کہاں ہے مرتہن اس معاملہ کو قاضی کے پاس پیش کرے قاضی اس کو بیچ کر دَین ادا کرسکتا ہے اور راہن موجود ہے اور دَین ادا نہیں کرتا اُس کو مجبور کیا جائے گا کہ مرہون کو بیچ کر دَین ادا کرے اور نہ مانے تو قاضی یا امین قاضی بیچ کر دَین ادا کردے اور دَین کا کچھ جز باقی رہ جائے تو راہن ہی اُس کا ذمہ دار ہے۔(درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۷: درخت کو رہن رکھا اس میں پھل آئے مرتہن پھلوں کو بیع نہیں کرسکتا اگرچہ یہ اندیشہ ہو کہ خراب ہوجائیں گے البتہ اس معاملہ کو قاضی کے پاس پیش کرسکتا ہے اور اگر وہاں قاضی ہی نہ ہو یا اتنا موقع نہیں کہ قاضی کے پاس معاملہ پیش کیا جائے یعنی وہ چیز جلد خراب ہوجائے گی تو خود مرتہن بھی بیع کرسکتا ہے۔(درمختار)

کسی معتبر شخص کے پاس شے مرہون کو رکھنا

مسئلہ۱: عقد رہن میں راہن ومرتہن دونوں نے یہ شرط کی کہ مرہون چیز فلاں شخص کے پاس رکھ دی جائے گی یہ صحیح ہے اور اُس کے قبضہ کرلینے سے رہن مکمل ہوگیا یہ شخص مرتہن کے قائم مقائم تصور کیا جائے گا اس کے پاس سے چیز ضائع ہوگئی وہی احکام ہیں جو مرتہن کے پاس ہلاک ہونے میں ہوتے ہیں ایسے معتبر شخص کو عدل کہتے ہیں کیونکہ راہن ومرتہن نے اُسے عادل ومعتبر سمجھ رکھا ہے۔(درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۲: رہن میں یہ شرط تھی کہ مرتہن کا قبضہ ہوگا پھر دونوں نے باتفاق رائے عادل کے پاس رکھ دیا یہ صورت بھی جائز ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ۳: دَین میعادی تھا اور معتبر شخص کو یہ کہہ دیا تھا کہ جب میعاد پوری ہوجائے رہن کو بیع کرڈالے اور میعاد پوری ہوگئی مگر ابھی تک چیز پر اس کا قبضہ ہی نہیں تو رہن باطل ہوگیا مگر بیع کی وکالت اس کے لئے بدستور باقی ہے اب بھی بیع کرسکتا ہے۔(ردالمحتار)

مسئلہ۴: جب ایسے شخص کے پاس چیز رکھ دی گئی تو چیز کو نہ راہن لے سکتا ہے نہ مرتہن اور اگر اُس نے اُن میں سے کسی کو دیدی تو اُس سے واپس لے کر اپنے پاس رکھے اور اگر اُس کے پاس تلف ہوگئی تو وہ خود ضامن ہوگیا یعنی چیز کی قیمت اُس سے تاوان میں لے جائی گی یعنی راہن ومرتہن دونون مل کر اُس سے تاوان وصول کریں اور اُس کو اُسی کے پاس یا کسی دوسرے کے پاس بطور رہن رکھ دیں یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ شخص بطور خود قیمت کو اپنے پاس بطور رہن رکھ لے۔(ہدایہ) اور اگر عقد رہن میں اس کے پاس رکھنے کی شرط نہ تھی اور رکھ دیا گیا اس صورت میں راہن یا مرتہن اُس سے لے اور وہ ضامن نہیں ہوگا۔(دالمحتار)

مسئلہ۵: عادل سے قیمت کا تاوان لے کر پھراسی کے پاس یا دوسرے کے پاس رہن رکھا گیا اور فرض کرو کہ اس نے مرہون راہن کو دیا تھا اور اس کے پاس ہلاک ہوا اس صورت میں راہن جب دَین ادا کردے گا تو وہ تاوان عادل کو واپس مل جائے گا کہ مرتہن کو دَین وصول ہو گیا لہٰذا یہ تاوان لینے کا مستحق نہیں اور راہن کو خود اس کی مرہون شے وصول ہو چکی تھی پھر اس تاوان کو کیونکر لے سکتا ہے۔ اور اگر عادل سے مرتہن نے لیا تھا تو دَین ادا کرنے کے بعد یہ تاوان کی رقم راہن کو ملے گی کیونکہ راہن کی چیز کا یہ بدلہ ہے چیز نہیں ملی اور ہلاک ہوگئی تو تاوان جو اُس کے قائم مقام ہے اُسے ملے گا۔ رہی یہ بات کہ عادل نے مرتہن کو دیا تھا اور اس کے پاس ہلاک ہوا تو مرتہن سے اس ضمان کو رجوع کرسکتا ہے یا نہیں اس میں تفصیل ہے اگر مرتہن کو بطور عاریت یا ودیعت دیا ہے تو رجوع نہیں کرسکتا جب کہ مرتہن کے پاس ہلاک ہو گیا ہو اس نے خود ہلاک نہ کیا ہو اور اگر مرتہن نے خود ہلاک کردیا ہو تو رجوع کرسکتا ہے اور اگر مرتہن کو بطور رہن دیا ہو یہ کہہ دیا ہو کہ تمہارا جو حق ہے اس میں لے جاؤ تو اس صورت میں بہر حال مرتہن سے ضمان واپس لے گا۔ (ہدایہ، عنایہ)

مسئلہ۶: راہن نے مرتہن کو یا عادل کو یا کسی اور شخص کو بیع کا وکیل کردیا تھا کہہ دیا تھا کہ جب دَین کی میعاد پوری ہوجائے تو اس کو بیچ ڈالنا یا مطلقاً وکیل کردیا ہے۔ میعاد پوری ہونے کی قید نہیں لگائی ہے یہ توکیل صحیح ہے اس وکیل کا بیچنا جائز ہے۔ بشرطیکہ جس وقت اسے وکیل کیا ہے اس وقت اس میں بیع کی اہلیت ہو اور اگر اہلیت نہ ہو تو یہ توکیل صحیح نہیں مثلاً ایک چھوٹے بچہ کو بیع مرہون کا وکیل کیا وہ بچہ اب بالغ ہو گیا اور بیچنا چاہتا ہے بیع نہیں کرسکتا کہ وہ وکیل ہی نہیں ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ۷: عقد رہن میں بیع مرہون کی وکالت شرط تھی کہ مرتہن یا فلاں شخص اس چیز کو بیع کردے گا اس وکیل کو راہن اگر معزول کرنا چاہے نہیں کرسکتا یعنی معزول کرے تو بھی معزول نہیں ہوگا اور یہ وکالت ایسی ہے کہ نہ راہن کے مرنے سے ختم ہو نہ مرتہن کے مرنے سے اور اس وکیل کے لئے یہ ضروری نہیں کہ راہن یا مرتہن کی موجودگی ہی میں بیع کرے نہ یہ ضروری کہ وہ مر گئے ہوں تو ان کے ورثہ کی موجودگی میں بیع کرے۔ (ہدایہ)

مسئلہ۸: وکیل کے مرجانے سے وکالت باطل ہوجائے گی اُس کا وارث یا وصی اس کا قائم مقام نہیں ہوگا کہ وکالت اسی کے دم کے ساتھ وابستہ تھی یہ وکیل دوسرے شخص کو بیع کرنے کا وصی نہیں بنا سکتا مگر جب کہ وکالت میں اس کی شرط ہو تو وصی بنا سکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ۹: وکالت مطلق تھی تو نقد اور اُدھار دونوں طرح بیچنے کا اُسے اختیار حاصل ہے اس کے بعد اگر اُدھار بیچنے سے منع کر دے تو اس کا کچھ اثر نہیں یعنی ممانعت کے بعد بھی اُدھار بیچ سکتا ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ۱۰: راہن غائب ہے اور میعاد پوری ہوگئی وکیل بیچنے سے انکار کرتا ہے تو اُس کو بیچنے پر مجبور کیا جائے گا بلکہ عقد رہن میں بیع کی شرط نہ تھی بعد میں راہن نے کسی کو بیع کا وکیل کردیا یہ بھی بیع سے انکار نہیں کرسکتا اسے بھی بیچنے پر مجبور کیا جائے گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ۱۱: رہن میں وکالت بیع شرط تھی اور فرض کرو مرہون کے بچہ پیدا ہوا تو بچہ کو بھی یہ وکیل بیع کرسکتا ہے دوسرے وکیلوں کو اس

قسم کا اختیار نہیں۔(درمختار)

مسئلہ۱۲: جس جنس کا دَین تھا اس کے خلاف دوسری جنس سے اس وکیل نے بیع کی اور دَین روپیہ تھا اور اس نے اشرفی کے بدلے میں بیع کی تو اس زرِثمن کو جنس دَین سے بیع صَرف کرسکتا ہے یعنی اشرفیاں روپے سے بھنا سکتا ہے۔ دوسرے وکیل کو یہ اختیار حاصل نہیں۔(درمختار)

مسئلہ۱۳: راہن نے بیع کا کسی کو وکیل کردیا ہے تو نہ راہن بیع کرسکتا ہے نہ مرتہن ہاں دوسرے کی رضامندی حاصل کر کے یہ دونوں بیع کر سکتے ہیں یعنی راہن مرتہن سے رضامندی حاصل کرے یا مرتہن راہن سے۔(ہدایہ)

مسئلہ۱۴: اُس عادل نے مرہون کو بیع کردیا تو مرہون چیز رہن سے خارج ہوگئی اور یہ ثمن اس کے قائم مقام ہوگیا اگرچہ ابھی ثمن پر قبضہ نہ ہوا۔ لہٰذا اگر ثمن ہلاک ہوگیا مثلاً مشتری سے وصول ہی نہ ہوا یا عادل کے پاس ضائع ہوگئی تو مرتہن کا ہلاک ہوا یعنی دَین ساقط ہوگیا اور اس صورت میں مرہون کی واجبی قیمت کا لحاظ نہیں ہوگا بلکہ خود زرِثمن کو دیکھا جائے گا یعنی جتنا ثمن ہے اتنا دَین ساقط اگرچہ واجبی قیمت کم ہو یا زائد۔(درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۱۵: عادل نے مرہون کو بیچ کر زرِثمن مرتہن کو دے دیا اور اس مرہون شے میں استحقاق ہوا یعنی کسی اور شخص نے ثابت کر دیا کہ یہ چیز میری ہے اگر مبیع مشتری کے پاس موجود ہے تو مستحق اس مبیع کو مشتری سے لے گا اور مشتری اپنا زرِثمن اس عادل سے وصول کرے گا اور عادل اس راہن سے وصول کرے گا اور اس صورت میں مرتہن کا زرِثمن پر قبضہ صحیح ہو گیا۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ عادل مرتہن سے ثمن واپس لے اور مرتہن راہن سے اپنا دَین وصول کرے اور اگر وہ چیز مشتری کے پاس ہلاک ہوچکی ہے تو مستحق راہن سے مرہون کی قیمت کا تاوان لے کیونکہ راہن غاصب ہے اور اس صورت میں بیع بھی صحیح ہوگئی اور مرتہن کا زرِثمن پر قبضہ بھی صحیح ہوگیا اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مستحق اُس عادل سے تاوان لے پھر عادل مرتہن سے اور اب بھی بیع اور ثمن پر قبضہ صحیح ہوگیا یا مستحق عادل سے تاوان لے اور عادل مرتہن سے زرِ ثمن واپس لے پھر مرتہن راہن سے اپنا دَین وصول کرے۔(درمختار)

مسئلہ۱۶: مرتہن کے پاس مرہون ہلاک ہوگیا۔ اس کے بعد اس میں استحقاق ہوا۔ اور مستحق نے راہن سے ضمان لیا تو دَین ساقط ہوگیا۔ اور اگر مرتہن سے قیمت کا ضمان لیا تو جو کچھ تاوان دیا ہے راہن سے واپس لے گا اور اپنا دَین بھی وصول کرے گا۔(درمختار)

مسئلہ۱۷: ایک شخص نے دوسرے سے کوئی چیز خریدی بائع کہتا ہے کہ جب تک ثمن نہ دوگے مبیع پر قبضہ نہیں دوں گا اور مشتری یہ کہتا ہے کہ جب تک مبیع نہ دوگے ثمن نہیں دوں گا دونوں میں اس طرح مصالحت ہوئی کہ مشتری کسی تیسرے کے پاس ثمن جمع کردے اور مبیع پر قبضہ کرلے اُس نے ثمن جمع کردیا مگر تیسرے کے پاس سے ضائع ہوگیا تو مشتری کا ضائع ہوا اور اگر یہ طے پایا کہ تیسرے کے پاس ثمن کے مقابل میں کوئی چیز رہن رکھ دے اُس وقت مبیع پر قبضہ دوں گا اس نے رہن رکھ دی اور ضائع ہوگئی تو بائع کی چیز ہلاک ہوئی یعنی ثمن ساقط ہوگیا۔(عالمگیری)

مرہون میں تصرف کا بیان

مسئلہ۱: راہن نے مرہون کو بغیر اجازت مرتہن بیع کر دیا تو یہ بیع موقوف ہے اگر مرتہن نے اجازت دیدی یا راہن نے مرتہن کا دَین ادا کر دیا تو بیع جائز و نافذ ہوگئی۔ اور پہلی صورت میں کہ مرتہن نے اجازت دیدی وہ ثمن رہن ہو جائے گا ثمن مشتری سے وصول ہوا ہو یا نہ ہوا ہو دونوں کا ایک حکم ہے اور اگر مرتہن نے اجازت نہیں دی تو اب بھی وہ بیع نہ باطل ہوئی نہ مرتہن کے فسخ کرنے سے فسخ ہوگی لہٰذا مشتری کو اختیار ہے کہ فک رہن کا انتظار کرے جب رہن چھوٹ جائے اپنی چیز لے لے اور اگر انتظار نہ کرنا چاہے تو قاضی کے پاس معاملہ پیش کر دے وہ بیع کو فسخ کر دے گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ۲: مرتہن اگر شے مرہون کو بیع کرے تو یہ بیع بھی اجازت راہن پر موقوف ہے وہ چاہے تو جائز کر دے ورنہ جائز نہیں اور راہن اس بیع کو باطل کرسکتا ہے۔ مرتہن نے بیع کر دی اور چیز مشتری کے پاس راہن کی اجازت سے پہلے ہی ہلاک ہوگئی تو راہن اب اجازت بھی نہیں دے سکتا اور راہن کو اختیار ہے دونوں میں سے جس سے چاہے اپنی چیز کا ضمان لے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ۳: مرتہن نے راہن سے کہا کہ رہن کو فلاں کے ہاتھ بیع کر دو اُس نے دوسرے کے ہاتھ بیچا یہ جائز نہیں اور مستاجر نے موجر سے کہا کہ فلاں کے ہاتھ یہ مکان بیچ دو اس نے دوسرے کے ہاتھ بیچ دیا یہ بیع جائز ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ۴: راہن نے ایک شخص کے ہاتھ بیع کی اور مرتہن کی اجازت سے قبل دوسرے کے ہاتھ بیع کر دی یہ دوسری بیع بھی اجازت مرتہن پر موقوف ہے مرتہن جس ایک کو جائز کر دے گا وہ جائز ہو جائے گی دوسری باطل ہو جائے گی۔ (ہدایہ)

مسئلہ۵: راہن نے مرہون کو بیع کیا پھر اس کو اجارہ پر دیا کسی اور کے پاس رہن رکھ دیا یا کسی اور کو ہبہ کر دیا اور ان دونوں صورتوں میں مرتہن ثانی یا موہوب لہ کو قبضہ بھی دیدیا اس کے بعد مرتہن اول نے اجارہ یا رہن یا ہبہ کو جائز کر دیا تو وہ پہلی بیع جو موقوف تھی جائز ہوگئی اور یہ تصرفات ناجائز ہوگئے۔ (درمختار)

مسئلہ۶: راہن نے مرہون کو ایک شخص کے ہاتھ بیع کر دیا اس کے بعد پھر مرتہن کے ہاتھ بیچا تو یہ دوسری بیع جائز ہوگئی پہلی باطل ہوگئی۔ (درمختار)

مسئلہ۷: مرہون کو راہن نے ہلاک کر دیا اور دَین غیر میعادی ہے یا میعادی تھا مگر میعاد پوری ہو چکی ہے تو مرتہن راہن سے اپنا دَین وصول کر لے اور اگر میعاد ابھی پوری نہیں ہوئی ہے تو راہن سے اُس کی قیمت کا تاوان لے اور یہ قیمت بجائے مرہون رہن میں رہے جب میعاد پوری ہو جائے تو بقدر دَین اپنے حق میں وصول کر لے کچھ بچے تو واپس کر دے اور کم ہو تو بقیہ راہن سے وصول کرے۔ یہ حکم اس وقت ہے کہ قیمت اسی جنس کی ہو جس جنس کا دَین ہے۔ (درمختار)

مسئلہ۸: کسی اجنبی نے مرہون کو تلف کر دیا تو اُس ہلاک کرنے والے سے تاوان لینا مرتہن کا کام ہے ہلاک کرنے کے وقت جو اس کی قیمت تھی وہ قیمت تاوان میں لے اور اس میں وہی تفصیل ہے کہ میعاد پوری ہوگئی تو دَین میں وصول کرے اور میعاد باقی ہے تو یہ قیمت رہن میں رہے یہاں ایک صورت یہ بھی ہے کہ جس روز چیز رہن رکھی گئی اُس روز قیمت زیادہ تھی اور جس دن ہلاک ہوئی اُس کی قیمت کم ہوگئی تو اجنبی سے اگرچہ آج کی قیمت لے گا مگر مرتہن

کے حق میں اُس پہلی قیمت کا اعتبار ہوگا مثلاً فرض کرو ایک ہزار روپیہ دَین تھا اور چیز رہن رکھی گئی اُس کی قیمت بھی ایک ہزار تھی جس روز اجنبی نے ہلاک کی اس کی قیمت پانچ سو ہے تو اجنبی سے پانچ سو تاوان لے گا اور پانچ سو روپے دَین کے ساقط ہوگئے جس طرح آفت سماویہ سے ہلاک ہونے میں دَین ساقط ہوتا ہے۔(ہدایہ)

مسئلہ۹: خود مرتہن نے مرہون کو ہلاک کر دیا تو اس پر بھی تاوان واجب ہے پھر اگر دَین کی میعاد پوری ہو چکی ہے اور یہ قیمت جنس دَین سے ہے تو دَین وصول کر لے اور کچھ بچے تو راہن کو واپس دے اور یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو یہ قیمت بجائے مرہون رہن میں رہے گی۔اُس چیز کی قیمت نرخ سستا ہونے کی وجہ سے کم ہوگئی ہے تو جتنی کم ہوئی اتنا دَین ساقط ہو گیا کہ مرتہن کے حق میں اسی قیمت کا اعتبار ہوگا جو رہن رکھنے کے دن تھی۔(ہدایہ)

مسئلہ۱۰: مرتہن نے راہن کو مرہون شے بطور عاریت دے دی مرتہن کے ضمان سے نکل گئی یعنی اگر راہن کے یہاں ہلاک ہو گئی تو مرتہن پر اس کا کچھ اثر نہیں اور دیتے وقت مرتہن نے راہن سے کفیل لیا تھا کہ اسے واپس کر دے گا تو کفیل سے بھی مرتہن کوئی مطالبہ نہیں کر سکتا کہ اُس چیز میں رہن کا حکم باقی ہی نہیں۔(درمختار)

مسئلہ۱۱: مرتہن نے راہن کو بطور عاریت مرہون دے دیا تھا اُس نے پھر واپس کر دیا تو پھر وہ چیز مرتہن کے ضمان میں آگئی اور رہن کا حکم حسب سابق اس میں جاری ہوگا۔مرتہن کو راہن سے واپس لینے کا حق باقی رہتا ہے کیونکہ عاریت دینے سے رہن باطل نہیں ہوتا۔(ہدایہ)

مسئلہ۱۲: عاریت کی صورت میں مرتہن کے واپس لینے سے قبل اگر راہن مر گیا تو دوسرے قرض خواہوں سے مرتہن زیادہ حقدار ہے یعنی دوسرے اس مرہون سے اپنے دَین وصول نہیں کر سکتے جب تک مرتہن اپنا دَین وصول نہ کر لے اس کے وصول کرنے کے بعد اگر کچھ بچے تو وہ لوگ لے سکتے ہیں ورنہ نہیں۔(درمختار)

مسئلہ۱۳: راہن و مرتہن میں سے ایک نے دوسرے کی اجازت سے مرہون شے کسی اجنبی کو بطور عاریت دے دی یا اجنبی کے پاس ودیعت رکھی تو مرہون ضمان سے نکل گیا اور دونوں میں سے ہر ایک کو یہ اختیار ہے کہ اُسے پھر ضمان میں لائے یعنی اُسے رہن بنا دے۔(ہدایہ)

مسئلہ۱۴: مرتہن نے راہن سے مرہون کو استعمال کرنے کے لئے عاریت لیا یہ صحیح ہے مگر استعمال سے پہلے یا استعمال کے بعد مرہون ہلاک ہوا تو مرتہن ضامن ہے یعنی وہی حکم ہے جو مرتہن کے پاس مرہون کے ہلاک ہونے میں ہوتا ہے اور اگر حالت استعمال میں ہوا تو مرتہن کے ذمہ کچھ ضمان نہیں۔اسی طرح اگر مرتہن کو راہن نے استعمال کی اجازت دے دی ہے تو حالت استعمال میں ہلاک ہونے میں ضمان نہیں ہے اور قبل یا بعد میں ہلاک ہوا تو ضمان ہے۔(ہدایہ)

مسئلہ۱۵: قرآن مجید یا کتاب رہن میں رکھی ہے تو مرتہن کو اُس کا پڑھنا ناجائز ہے ہاں گر راہن سے اجازت لے کر پڑھے تو پڑھ سکتا ہے مگر جتنی دیر تک پڑھے گا اتنی دیر تک عاریت ہے فارغ ہونے کے بعد رہن ہے یعنی پڑھتے وقت ہلاک ہو جائے تو دَین ساقط نہیں ہوگا۔اس کے بعد ہلاک ہو تو ساقط ہو جائے گا۔(عالمگیری)

مسئلہ۱۶: راہن و مرتہن میں سے ایک نے دوسرے کی اجازت سے مرہون کو بیع کر دیا یا اجارہ پر دے دیا یا رہن رکھ دیا ان سب

صورتوں میں مرہون رہن سے خارج ہوگیا اب وہ رہن واپس نہیں لیا جاسکتا جب تک پھر نیا عقد رہن نہ ہو اور ان صورتوں میں اگر راہن نے مرتہن کے پاس پھر سے رہن نہ رکھا اور مرگیا تو تنہا مرتہن اس کا مستحق نہیں بلکہ جیسے دوسرے قرضخواہ ہیں ایک یہ بھی ہے اپنا حصۂ رسد یہ بھی لے سکتا ہے۔(ہدایہ) بیع واجارہ وہبہ خود مرتہن کے ہاتھ یا اجنبی کے ہاتھ ہو دونوں کا ایک حکم ہے اور خود راہن کے ہاتھ مرہون کو بیع کیا تو اس سے رہن باطل نہ ہوا۔(درمختار)

مسئلہ ۱۷: مرتہن کی اجازت سے لے کر اجنبی کو کرایہ پر دے دیا تو اُجرت راہن کی ہے اور بغیر اجازت دیا تو اُجرت مرتہن کی ہے مگر اس کو صدقہ کرنا ہوگا اور اس صورت میں رہن واپس لے سکتا ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: مرتہن نے بغیر اجازت راہن رہن کو اجارہ پر سال بھر کے لئے دیا اور سال پورا ہونے کے بعد راہن نے اجازت دی یہ اجازت صحیح نہیں لہٰذا مرتہن رہن کو واپس لے سکتا ہے اور چھ ماہ گزرنے کے بعد اجازت دی تو اجازت صحیح ہے۔ پہلی صورت میں پوری اُجرت مرتہن کی ہے جس کو صدقہ کرے اور دوسری صورت میں نصف اُجرت راہن کی ہے اور نصف مرتہن کی مرتہن کو جو ملی صدقہ کردے اور اس دوسری صورت میں چیز کو مرتہن رہن میں واپس نہیں لے سکتا۔ (عالمگیری) اس زمانہ میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کھیت یا مکان رہن رکھ لیتے ہیں پھر مرتہن مکان کو کرایہ پر اُٹھا دیتا ہے اور کھیت کو لگان اور پٹے پر دے دیا کرتا ہے اور اس کرایہ یا لگان کو خود کھاتا ہے اس کا سود ہونا تو ظاہر ہے کہ قرض کے ذریعہ سے نفع اُٹھاتا ہے مگر اس کے ساتھ یہ بتانا بھی ہے کہ اگر راہن سے اجازت حاصل نہیں کی ہے تو اُس کی مِلک میں ایک ناجائز تصرف ہے اور یہ بھی گناہ ہے اور اگر اجازت لے لی ہے تو رہن ہی ختم ہوگیا اس کے بعد مرتہن کا اُس چیز پر قبضہ ناجائز قبضہ اور غاصبانہ قبضہ ہے یہ بھی حرام ہے۔ مرتہن پر لازم ہے کہ ایسے گناہ کے کاموں سے پرہیز کرے یہ نہ دیکھے کہ انگریزی قانون ہمیں اس قسم کی اجازت دے رہا ہے بلکہ مسلمان کو یہ دیکھنا چاہیے کہ شریعت کا قانون ہمیں اجازت دیتا ہے یا نہیں قانون شریعت تمہارے لئے دنیا و آخرت دونوں جگہ نافع ہے انگریزی قانون سے اگر تمہیں کچھ نفع پہنچ سکتا ہے تو صرف دنیا ہی میں ہیں اور اگر وہ خدا و رسول جل جلالہ ﷺ کے خلاف ہے تو سخت ٹوٹا اور نقصان ہے۔

مسئلہ ۱۹: دوسرے سے کوئی چیز رہن رکھنے کے لئے عاریت مانگی اس نے دے دی اس چیز کو رہن رکھنا جائز ہے پھر اگر مالک نے کوئی قید نہیں لگائی ہے تو مستعیر کو اختیار ہے کہ جس کے پاس چاہے جتنے میں چاہے جس شہر میں چاہے رہن رکھے اس کے ذمہ کوئی پابندی نہیں ہے۔ اور اگر مالک نے معین کر دیا ہے کہ فلاں کے پاس رکھنا یا فلاں شہر میں یا اتنے میں رکھنا تو اس کو پابندی کرنی ضرور ہے خلاف کرنے کی اجازت نہیں اور اگر اُس نے مالک کے کہنے کے خلاف کیا تو مالک کو اختیار ہے کہ اپنی چیز مرتہن سے لے لے اور رہن کو فسخ کردے اور چیز ہلاک ہوگئی ہے تو اس کی پوری قیمت کا تاوان لے۔ تاوان لینے میں اختیار ہے کہ راہن سے تاوان لے یا مرتہن سے اگر مستعیر سے ضمان لیا تو رہن صحیح ہوگیا اور مرتہن سے ضمان لیا تو مرتہن اپنا دَین اور یہ ضمان دونوں راہن سے وصول کرے گا۔(ہدایہ، درمختار) مالک نے جو قید لگادی ہے اس کی مخالفت اس وجہ سے نہیں کی جاسکتی کہ مالک کے نقصان کا اندیشہ ہے کیونکہ مالک کو اگر ضرورت پیش آتی اور یہ چاہتا ہے کہ رہن چھڑا لوں اور جس رقم کے مقابل میں اس نے رہن رکھنے کو کہا تھا اس سے زیادہ رقم

کے مقابل میں رہن ہے توبسا اوقات مالک کواس رقم کے فراہم کرنے میں دشواری ہوگی اسی طرح اگر مالک کی بتائی ہوئی رقم سے کم میں رکھی اور چیز تلف ہوگئی تو قیمتی چیز تھوڑے داموں کے مقابل میں ہلاک ہوگئی اس میں بھی مالک کا نقصان ہے۔اسی طرح مرتہن اور جگہ کی قید لگانے میں فوائد ہیں لہٰذا یہ قیدیں بیکار نہیں ہیں کہ ان کا لحاظ نہ کیا جائے۔ (ہدایہ)

مسئلہ۲۰: معیر نے جو قید لگائی تھی مستعیر نے اُس کی مخالفت کی مگر یہ مخالفت معیر کے لئے مضر نہیں بلکہ مفید ہے تو اس صورت میں نہ مرتہن پر ضمان ہے نہ راہن پر مثلاً اس نے جتنے پر رہن رکھنے کو کہا تھا اُس سے کم کے مقابل میں رکھ دیا مگر یہ کمی چیز کی واجبی قیمت کی برابر یا واجبی قیمت سے زائد ہے مثلاً اس نے ایک ہزار میں رہن رکھنے کو کہا تھا اور یہ چیز پانچ سو کی ہے مستعیر نے پانچ سو یا چھ سو غرض ہزار سے کم میں رہن رکھ دی یہ مخالفت جائز ہے کہ اس میں معیر کا کچھ نقصان نہیں کیونکہ ہلاک ہونے کی صورت میں واجبی قیمت ملے گی یعنی پانچ سو۔ ہزار تو ملیں گے نہیں پھر کیا نقصان ہوا بلکہ فائدہ یہ ہے کہ اگر اپنی چیز چھوڑانا چاہے گا تو ہزار روپے فراہم کرنے نہیں پڑیں گے جتنے میں رہن ہے اُتنے ہی دے کر چھوڑا سکے گا۔ (زیلعی)

مسئلہ۲۱: معیر نے جو کچھ مستعیر سے کہہ دیا تھا مستعیر نے اُس کے موافق کیا مثلاً جتنے میں رہن رکھنے کو کہا تھا اتنے ہی میں رکھا اور فرض کرو مرتہن کے پاس چیز ہلاک ہوگئی اس کی کئی صورتیں ہیں اُس چیز کی قیمت دَین کے برابر ہے یا زیادہ یا دَین سے کم ہے۔ پہلی دو صورتوں میں مرتہن کا دَین ساقط ہوگیا اور راہن یعنی مستعیر معیر کو یعنی مالک کو بقدر دَین ادا کرے۔ اور دوسری صورت میں کہ دَین سے زیادہ قیمت ہے اس زیادتی کا کچھ معاوضہ نہیں اور تیسری صورت میں کہ چیز کی قیمت دَین سے کم ہے بقدر قیمت دَین کا ساقط ہوگیا اور باقی دَین مرتہن راہن سے وصول کرے گا اور راہن معیر کو قیمت ادا کرے گا اور مثلی چیز ہے تو مثل دیدے۔ (ہدایہ)

مسئلہ۲۲: مستعیر نے عاریت کی چیز رہن رکھی اور اس میں مرتہن کے پاس کچھ عیب پیدا ہوگیا اس عیب کی وجہ سے چیز کی قیمت میں کمی ہوئی وہ مرتہن کے ذمہ ہے یعنی اتنی ہی دَین میں کمی ہوگئی اور اُسی کے برابر مستعیر مالک کو دے۔ (ہدایہ)

مسئلہ۲۲: معیر یہ چاہتا ہے کہ میں دَین ادا کرکے اپنی چیز چھوڑا لوں تو مرتہن فک رہن پر مجبور ہے یہ نہیں کہہ سکتا ہے میں چیز ابھی نہیں دوں گا فک رہن کے بعد معیر مستعیر یعنی راہن سے دَین کی رقم وصول کرے گا اس فک رہن کو تبرع نہیں کہا جا سکتا کہ مستعیر سے رقم وصول نہ کرنے پائے اور اگر کوئی اجنبی شخص دَین ادا کرکے فک رہن کرائے تو راہن سے وصول نہیں کر سکتا کہ یہ متبرع ہے۔ یہ حکم کہ معیر راہن سے دَین کی رقم وصول کرے گا اُس وقت ہے کہ دَین اتنا ہی ہے جتنی اُس چیز کی قیمت ہے اور اگر دَین کی مقدار اس چیز سے زائد ہے تو راہن سے صرف قیمت کی برابر وصول کر سکتا ہے قیمت سے زیادہ جو کچھ زیادہ ہے وہ تبرع ہے اُسے نہیں وصول کر سکتا اور اگر جو چیز کی قیمت دَین سے زائد ہے اور معیر دَین ادا کرکے چھوڑانا چاہتا ہے تو مرتہن اس صورت میں فک رہن پر مجبور نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۲۳: رہن رکھنے کے لئے کوئی چیز عاریت لی تھی مرتہن نے ابھی دَین کا وعدہ ہی کیا تھا دیا نہیں تھا اور اُس نے وہ چیز رہن رکھ دی اور مرتہن کے پاس ہلاک ہوگئی تو مرتہن نے جتنے دَین کا وعدہ کیا تھا اتنا تاوان دے اور معیر مستعیر یعنی راہن

سے اتنا وصول کرے گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ۲۴: رہن رکھنے کے لئے چیز عاریت لی تھی اور رہن رکھنے سے پہلے ہی مستعیر کے یہاں وہ چیز ہلاک ہوگئی یا فک رہن کے بعد ابھی مستعیر کے یہاں تھی واپس نہیں کی تھی اور ہلاک ہوگئی ان دونوں صورتوں میں مستعیر پر تاوان واجب نہیں کہ وہ چیز اس کے پاس امانت تھی اور اگر مستعیر نے قبل رہن یا بعد فک رہن چیز کو استعمال کیا مثلاً گھوڑا تھا اُس پر سوار ہوا یا کپڑا یا زیور تھا اُسے پہنا مگر پھر اپنی اس حرکت سے باز آیا اور اس کا استعمال ترک کر دیا اور چیز ہلاک ہوگئی اس صورت میں بھی اس کے ذمہ تاوان نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۲۵: معیر و مستعیر میں اختلاف ہے معیر کہتا ہے کہ چیز مرتہن کے یہاں ہلاک ہوئی لہٰذا دَین ساقط مجھے ضمان دو اور مستعیر کہتا ہے میں نے چھوڑا لی تھی میرے یہاں چیز ہلاک ہوئی لہٰذا مجھے تاوان نہیں اس صورت میں راہن کی بات مانی جائے گی یعنی قسم کے ساتھ اور جتنے میں معیر نے رہن رکھنے کو کہا تھا اُس میں اختلاف ہے ایک کہتا ہے سو روپے میں رہن رکھنے کو کہا تھا دوسرا پچاس روپے بتاتا ہے تو معیر کا قول معتبر ہے یعنی قسم کے ساتھ۔ (ہدایہ)

مسئلہ۲۶: مستعیر مفلس ہوگیا اور اسی حالت افلاس ہی میں مرگیا تو عاریت کی چیز جو مرتہن کے پاس رہن ہے وہ بدستور رہن ہے یہ چاہے کہ اُسے بیچ دیا جائے تو جب تک معیر سے رضامندی حاصل نہ کر لی جائے بیچی نہیں جاسکتی کہ وہی مالک ہے اور اگر معیر بیچنا چاہتا ہے تو دو صورتیں ہیں اگر اتنے میں فروخت ہوگی کہ دَین کے لئے پورا ہو جائے تو مرتہن سے اجازت حاصل کرنے کی کچھ ضرورت نہیں ورنہ مرتہن سے اجازت لینی ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ۲۷: معیر مفلس ہوگیا اور اسی حالت میں مرگیا اور اُس کے ذمہ دوسروں کا دَین ہے راہن کو حکم دیا جائے گا کہ اپنا دَین ادا کر کے رہن کو چھوڑائے پھر اس رہن سے معیر کا دَین ادا کیا جائے اور اگر راہن بھی مفلس ہے کہ اپنا دَین نہیں ادا کر سکتا تو یہ چیز بدستور رہن رہے گی۔ ہاں اگر ورثۂ معیر یہ چاہیں کہ مرتہن کا دَین ادا کر کے فک رہن کرائیں تو ان کو اختیار ہے۔ معیر کے قرض خواہ و ورثۂ معیر سے یہ کہتے ہیں کہ چیز بیع کر دی جائے اگر بیچنے سے مرتہن کا دَین ادا ہو سکتا ہے تو بیع کی جائے گی ورنہ بغیر اجازت مرتہن بیع نہیں ہو سکتی ہے جیسا کہ خود معیر کی زندگی میں بغیر مرتہن کی رضامندی کے بیع نہیں ہو سکتی تھی اور اگر بیچنے کی صورت میں مرتہن کا دَین ادا ہو کر بچ رہے گا مگر اتنا نہیں بچے گا کہ معیر کے قرض خواہوں کا پورا پورا دَین ادا ہو جائے تو اس صورت میں ان قرض خواہوں کی اجازت سے بیع کی جائے بغیر اجازت بیع نہیں ہو سکتی اور ان کا بھی پورا دَین ادا ہوتا ہو تو اجازت کی کچھ ضرورت نہیں۔

رہن میں جنایت کا بیان

جنایت کی کئی صورتیں ہیں۔ مرتہن مرہون پر جنایت کرے یعنی اُس کو نقصان پہنچائے یا تلف کر دے یا راہن مرہون پر جنایت کرے یا شے مرہون راہن یا مرتہن پر جنایت کرے۔ مرہون جنایت کرے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ وہ لونڈی یا غلام ہے اور وہ راہن یا مرتہن کے جان یا مال میں نقصان پہنچائے یا ہلاک کرے اس کو ہم بیان کرنا نہیں چاہتے صرف راہن یا مرتہن کی جنایت کو مختصر طور پر بتانا چاہتے ہیں۔

مسئلہ۱: راہن نے مرہون پر جنایت کی یعنی اُس کوتلف کر دیا یا اُس میں نقصان پہنچایا اس کا وہی حکم ہے جو اجنبی کی جنایت کا ہے یعنی اس کو تاوان دینا ہوگا یہ نہیں سمجھا جائے گا کہ وہ تو خود ہی مرہون کا مالک ہے اُس پر تاوان کیسا کیونکہ مرہون کے ساتھ مرتہن کا حق متلعق ہے اور یہ تاوان مرتہن کے پاس مرہون رہے گا اور اگر اسی جنس کا ہے جس جنس کا دَین ہے اور دَین کی میعاد نہ ہوتو اپنا دَین اس سے وصول کرے گا۔ (ہدایہ وغیرہا)

مسئلہ۲: مرتہن نے رہن پر جنایت کی اس کا بھی ضمان ہے اور یہ ضمان اگر جنس دَین سے ہے اور میعاد پوری ہو چکی ہے تو بقدر ضمان دَین ساقط ہو جائے گا اور اس میں سے کچھ بچا تو راہن واپس کرے کہ اس کی مِلک کا معاوضہ ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ۳: مرہون چیز میں اگر نرخ کم ہو جانے سے نقصان پیدا ہوتو ہلاک ہونے کی صورت میں اس کمی کا لحاظ نہیں ہوگا اور اس کے اجزا میں کمی ہوئی تو اس کا اعتبار ہوگا لہٰذا ایک چیز جس کی قیمت سو روپے تھی سو روپے میں رہن رکھی اور اب اس کی قیمت پچاس روپے رہ گئی کہ نرخ سستا ہو گیا اور فرض کروکسی نے اس کو ہلاک کر دیا تو پچاس روپے تاوان لیا جائے گا کہ اس وقت یہی اُس کی قیمت ہے تو مرتہن کو صرف یہی پچاس روپے ملیں گے اور راہن سے بقیہ رقم وصول نہیں کرسکتا اور اگر راہن کے کہنے سے مرتہن اس کو پچاس میں بیچے تو بقیہ پچاس روپے راہن سے وصول کرے گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ۴: جانور مرہون ہے اُس نے مرتہن کو یا اس کے مال کو ہلاک کر دیا اس کا کچھ اعتبار نہیں یہ ویسا ہی ہے جیسے آفت سماویہ سے ہلاک ہو۔ (درمختار)

مسئلہ۵: راہن یا مرتہن کے مرنے سے رہن باطل نہیں ہوتا بلکہ دونوں مر جائیں جب بھی باطل نہیں ہوگا بلکہ ورثہ یا وصی اُس مرے ہوئے کے قائم مقام ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ۶: مرتہن اگر چاہے تو خود ہی تنہا فسخ رہن کرسکتا ہے اور راہن فسخ رہن نہیں کرسکتا جب تک مرتہن راضی نہ ہو لہٰذا مرتہن نے فسخ رہن کر دیا اور راہن راضی نہ ہوا اور اس کے بعد مرہون ہلاک ہو گیا تو دَین ساقط نہ ہوا کہ رہن فسخ ہو چکا ہے اور اس کے عکس میں یعنی راہن نے فسخ کر دیا اور مرتہن راضی نہیں اور چیز ہلاک ہوگئی تو دَین ساقط کہ رہن فسخ نہیں ہوا۔ (ردالمحتار) پہلی صورت میں دَین ساقط نہ ہونا اس وقت ہے کہ مرتہن کے ضمان سے نکل چکی ہو اور نہ صرف رہن فسخ ہونے سے ضمان سے خارج نہیں ہوتی جب تک راہن کو واپس نہ دیدے۔

متفرقات

مسئلہ۱: دس (۱۰) روپے میں بکری رہن رکھی اور یہ بکری بھی دس (۱۰) روپے قیمت کی ہے پھر یہ بکری بلا ذبح کیے مرگئی اور اُس کی کھال ایسی چیز سے دباغت کی جس کی کوئی قیمت نہیں اور رہن کے دن کھال کی ایک روپیہ قیمت تھی تو ایک روپیہ میں رہن ہے اور دو روپے تھی تو دو میں رَہن ہے اور بیع میں یہ بات نہیں یعنی بکری مبیع ہوتی اور قبل قبضہ مرجاتی تو کھال پکا لینے کے بعد بھی اس کی بیع صحیح نہیں رہتی۔ (ہدایہ) اور اگر بکری کی قیمت سے دَین زیادہ ہے مثلاً بیس (۲۰) روپے قیمت کی ہے تو کھال آٹھ آنے میں رہن ہے اور اگر قیمت کم ہے مثلاً دَین دس (۱۰) روپے ہے اور

بکری پانچ ہی کی ہے تو کھال چھ روپے میں رہن ہے مگر کھال تلف ہو جائے تو چونکہ وہ ایک روپیہ کی ہے ایک ساقط ہوگا اور پانچ روپے راہن سے وصول کرے گا اور اگر کھال کو ایسی چیز سے پکایا ہے جس کی کوئی قیمت ہے تو مرتہن کو اس کھال کے روکنے کا حق حاصل ہے کہ جو کچھ دباغت سے زیادتی ہوئی ہے اُسے جب تک وصول نہ کرلے راہن کو دینے سے انکار کرسکتا ہے۔(درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۲: مرہون میں جو کچھ زیادتی ہوئی مثلاً جانور رہن تھا اس کے بچہ پیدا ہوا بھیڑ، دُنبہ کی اُون، درخت کے پھل، جانور کا دودھ یہ سب چیزیں راہن کی مِلک ہیں اور یہ چیزیں بھی رہن میں داخل ہیں یعنی جب تک دَین ادا نہ کرلے راہن ان چیزوں کو مرتہن سے نہیں لے سکتا پھر یہ چیزیں فک رہن تک باقی رہ جائیں تو دَین کو اصل اور اس زیادتی کی قیمت پر تقسیم کیا جائے گا اور یہ چیزیں پہلے ہی ہلاک ہو جائیں تو ان کے مقابل میں دَین ساقط نہیں ہوگا۔(درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۳: مرہون کے منافع مثلاً مکان مرہون کی اُجرت یہ بھی راہن کی ہیں اور یہ رہن میں داخل نہیں اگر ہلاک ہو جائے تو اس کے مقابل میں دَین کا کوئی جز ساقط نہیں ہوگا۔(درمختار)

مسئلہ۴: مرہون سے جو چیزیں پیدا ہوئیں مثلاً بچہ، دودھ، پھل وغیرہ یہ اگرچہ رہن میں داخل ہیں مگر فک رہن سے قبل ہلاک ہو جائیں تو دَین کا کوئی حصہ اس کے مقابل میں ساقط نہیں ہوگا۔اور اگر خود رہن ہلاک ہوگیا مگر یہ پیداوار باقی ہے تو اس کے مقابل جتنا حصہ دَین پڑے اس کو ادا کرکے راہن اس کو حاصل کرسکتا ہے مفت نہیں لے سکتا یعنی اصل رہن کی جو کچھ قیمت رہن رکھنے کے دن تھی اور اس کی جو قیمت فک رہن کے دن ہے دونوں پر تقسیم کیا جائے اصل کے مقابل میں جو حصہ آئے وہ ساقط اور اس کے مقابل میں جتنا حصہ ہوا ادا کرکے فک رہن کرالے مثلاً دس ۱۰ روپے دَین ہے اور مرہون بھی دس ۱۰ روپے کی چیز ہے اور اُس کا بچہ پانچ روپے کا ہے اور مرہون ہلاک ہوگیا تو دو تہائی دَین ساقط ہوگیا ایک تہائی باقی ہے۔(درمختار)

مسئلہ۵: راہن نے مرتہن کو زوائد کے کھالینے کی اجازت دے دی مثلاً کہہ دیا کہ بکری کا دودھ دوہ کر پی لینا تمہارے لئے حلال ہے یا درخت کے پھل کھالینا مرتہن نے کھالئے اس صورت میں مرتہن پر ضمان نہیں کہ مالک کی اجازت سے چیز کھائی ہے اور دَین بھی اس کے مقابل میں کچھ ساقط نہیں اور اس صورت میں کہ مرتہن نے زوائد کو کھالیا اور راہن نے فک رہن نہیں کرایا اور رہن ہلاک ہوگیا تو دَین کو اصل رہن اور ان زوائد پر تقسیم کیا جائے گا جو کچھ اصل کے مقابل ہے۔وہ ساقط اور جو کچھ زوائد کے مقابل ہے راہن سے وصول کرے کہ اس کے حکم سے اس کا کھانا گویا خود اُسی کا کھالینا ہے لہٰذا راہن معاوضہ دے۔(ہدایہ)

مسئلہ۶: باغ رہن رکھا اور مرتہن نے قبضہ کرلیا پھر راہن کو دے دیا کہ درختوں کو پانی دے اور باغ کی نگہداشت کرے اس سے رہن باطل نہیں ہوا۔(درمختار)

مسئلہ۷: باغ رہن رکھا اور مرتہن کو پھل کھانے کی اجازت دے دی اسکے بعد راہن نے باجازت مرتہن باغ کو بیع کردیا اس صورت میں باغ کی جگہ پر اُس کا ثمن رہن ہے اور باغ میں پھل اگر بیع کے بعد پیدا ہوئے تو مشتری کے ہیں یعنی

جب کہ راہن نے دَین ادا کر دیا ہو اور اگر ادا نہ کیا ہو تو جس طرح باغ کا ثمن رہن ہے یہ پھل بھی رہن ہیں یعنی اس صورت میں مرتہن پھل کو نہیں کھا سکتا کہ راہن نے اگرچہ پھل کھانے کی اجازت دے دی تھی مگر باغ کو جب بیع کر ڈالا تو اباحت جاتی رہی۔ (درمختار)

مسئلہ ۸: زمین رہن رکھی اور مرتہن کے لئے اُس کے منافع کو مباح کر دیئے مرتہن نے زمین میں کاشت کی اس صورت میں مرتہن کے ذمہ کاشت کے مقابل میں کچھ دینا نہیں اور بغیر اجازت راہن مرتہن نے کاشت کی ہو تو زمین میں جو کچھ نقصان پیدا ہوا ہو اُس کا ضمان دینا ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ ۹: زمین رہن رکھی راہن نے باجازت مرتہن اُس میں کاشت کی یا درخت لگائے اس سے رہن باطل نہیں ہوا مرتہن جب چاہے واپس لے سکتا ہے اور راہن کے قبضہ میں جب تک چیز ہے مرتہن کے ضمان میں نہیں یعنی ہلاک ہونے سے دَین ساقط نہیں ہوگا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: مرہون چیز پر استحقاق ہوا یعنی کسی شخص نے اپنی مِلک ثابت کر کے چیز لے لی مرتہن راہن کو اس پر مجبور نہیں کر سکتا کہ اُس کی جگہ پر دوسری چیز رہن رکھے اور اگر مرہون کے جز میں استحقاق ہوا تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ جزو شائع کا استحقاق ہو مثلاً نصف یا ربع تو استحقاق کے بعد جو حصہ باقی ہے اُس میں بھی رہن باطل ہے اور اتنا ہی حصہ پورے دَین کے مقابل میں مرہون رہے مگر یہ چیز ہلاک ہو جائے تو اگرچہ پورے دَین کی قیمت کی برابر ہو پورا دَین ساقط نہیں ہوگا۔ بلکہ دَین کا اتنا ہی جز ساقط ہوگا جو اس کے مقابل میں پڑے۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۱: مکان کرایہ پر دیا پھر اُسی مکان کو کرایہ دار کے پاس رہن رکھا یہ رہن صحیح ہے اور اجارہ باطل ہو گیا یعنی جب کہ رہن کے لئے مرتہن کا قبضۂ جدید ہو کیونکہ پہلا قبضہ اس قبضہ کے قائم مقام نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲: رہن میں زیادتی جائز ہے یعنی مثلاً کسی نے قرض لیا اور اس کے پاس ایک چیز رہن رکھ دی اس کے بعد راہن نے دوسری چیز بھی اسی قرض کے مقابل میں رہن رکھی یہ دونوں چیزیں رہن ہو گئیں یعنی جب تک قرض ادا نہ کرے دونوں میں سے کسی کو نہیں لے سکتا۔ اور ان میں سے ایک ہلاک ہو گئی تو اگرچہ اس کی قیمت دَین کے برابر ہو پورا دَین ساقط نہیں ہوگا بلکہ دَین کو دونوں پر تقسیم کیا جائے جتنا اس کے مقابل میں ہو صرف وہی ساقط ہوگا اور یہ دوسری چیز جو بعد میں رہن رکھی قبضہ کے دن جو اس کی قیمت تھی اس کا اعتبار ہوگا جس طرح پہلی کی قیمت میں بھی قبضہ ہی کے دن کا اعتبار تھا یعنی ہلاک ہونے کی صورت میں انہیں قیمتوں پر دَین کی تقسیم ہوگی مثلاً ہزار روپے قرض لئے اور ایک چیز رہن رکھی جس کی قیمت ہزار روپے ہے پھر دوسری چیز رہن رکھی جس کی قیمت پانچ سو روپے ہے اور ایک ہلاک ہو گئی تو دَین کے تین حصے کئے جائیں دو حصے پہلی کے مقابل میں اور ایک حصہ دوسری کے مقابل میں۔ (ہدایہ)

مسئلہ ۱۳: دَین کے مقابل میں کوئی چیز رہن رکھی پھر کچھ حصہ ادا کر دیا کچھ باقی ہے اب رہن میں زیادتی کی یعنی دوسری چیز بھی رہن رکھ دی اس زیادتی کا تعلق پورے دَین سے نہیں بلکہ جو باقی ہے اُسی سے ہے یعنی ہلاک ہونے کی صورت میں دَین کے صرف اتنے ہی حصہ کو دونوں پر تقسیم کریں گے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۱۴: دَین میں زیادتی ناجائز ہے یعنی دَین کے مقابل میں کوئی چیز رہن رکھ دی اس کے بعد راہن یہ چاہے کہ پھر قرض لوں اوراس قرض کے مقابل میں بھی وہی چیز رہن رہے یہ نہیں ہوسکتا یعنی اگر وہ چیز ہلاک ہوگئی تو دوسرے دَین پر اس کا اثر نہیں پڑے گا یہ ساقط نہیں ہوگا اور پہلا دَین ادا کر دیا دوسرا باقی ہے تو مرتہن اُس چیز کو روک نہیں سکتا کہ دوسرے دَین سے رہن کو تعلق نہیں ۔(ہدایہ)

مسئلہ۱۵: ہزارروپے میں دوغلام رہن رکھے پھر مرتہن سے کہا کہ مجھے ایک کی ضرورت ہے واپس دے دواُس نے ایک غلام کو واپس کردیا یہ دوسرا جو باقی ہے پانچ سو کے مقابل میں رہن ہے یعنی اگر ہلاک ہوتو پانچ سوساقط ہوں گے اگرچہ اس کی قیمت ایک ہزار ہو۔ مگر راہن اُس وقت فک رہن کرا سکتا ہے جب پورے ہزار روپے ادا کر دے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ۱۶: ہزار روپے کے مقابل میں غلام کو رہن رکھا اس کے بعد راہن نے مرتہن کو ایک دوسرا غلام دیا کہ اُس جگہ پر اسے رہن رکھ لو جب تک مرتہن پہلے غلام کو واپس نہ دے دے وہ رہن سے خارج نہ ہوگا اور دوسرا غلام مرتہن کے پاس بطور امانت ہے جب پہلا غلام واپس کردے اب یہ دوسرا غلام رہن ہو جائے گا اور مرتہن کے ضمان میں آجائے گا۔(درمختار)

مسئلہ۱۷: مرتہن نے راہن سے دَین معاف کردیا یا ہبہ کر دیا اور ابھی مرہون کو واپس نہیں کیا ہے اور مرہون ہلاک ہو گیا تو مرتہن سے اس کا کوئی معاوضہ نہیں ملے گا ہاں اگر راہن نے مرتہن سے معافی یا ہبہ کے بعد مرہون کو مانگا اوراس نے نہیں دیا اس کے بعد ہلاک ہوا تو مرتہن کے ذمہ تاوان ہے کہ روکنے سے غاصب ہوگیا اور اگر مرتہن نے دَین وصول پایا یا راہن نے اُسے دیا ہو یا کسی دوسرے نے بطور تبرع دَین ادا کردیا یا مرتہن نے راہن سے دَین کے عوض میں کوئی چیز خرید لی یا راہن سے کسی چیز پر مصالحت کی یا راہن نے دَین کا کسی دوسرے شخص پر حوالہ کردیا اوران صورتوں میں مرہون مرتہن کے پاس ہلاک ہوگیا تو دَین کے مقابل میں ہلاک ہوگا یعنی دَین ساقط ہوجائے گا اور جو کچھ راہن متبرع سے وصول پایا ہے اُسے واپس کرے اور حوالہ والی صورت میں حوالہ باطل ہوگیا۔(ہدایہ، درمختار)

مسئلہ۱۸: یہ سمجھ کہ فلاں کا میرے ذمہ دَین ہے ایک چیز رہن رکھ دی اس کے بعد راہن ومرتہن نے اس پر اتفاق کیا کہ دین تھا ہی نہیں اور مرہون ہلاک ہوگیا تو دَین کے مقابل میں ہلاک ہوا یعنی مرتہن راہن کو اتنی رقم ادا کرے جس کے مقابل ہلاک ہوا یعنی مرتہن راہن کو اتنی رقم ادا کرے جس کے مقابل میں رہن رکھا گیا۔(ہدایہ) اور بعض آئمہ یہ فرماتے ہیں کہ یہ اُس صورت میں ہے کہ مرہون کے ہلاک ہونے کے بعد دونوں نے دَین نہ ہونے پر اتفاق کیا ہو اور اگر اتفاق کرنے کے بعد ہلاک ہو تو ضمان نہیں کہ اب وہ چیز مرتہن کے پاس امانت ہے مگر صاحب ہدایہ کے نزدیک دونوں صورتوں کا ایک حکم ہے۔

مسئلہ۱۹: عورت کے پاس شوہر نے مہر کے مقابل میں کوئی چیز رہن رکھ دی پھر عورت نے مہر معاف کردیا یا شوہر کو ہبہ کردیا یا مہر کے مقابل میں شوہر سے خلع کرایا ان سب کے بعد وہ مرہون چیز عورت کے پاس ہلاک ہوگئی تو اس کے مقابل میں عورت سے کوئی معاوضہ نہیں لے سکتا۔(ہدایہ)

مسئلہ۲۰: ایک شخص نے دوسرے کا مہر بطور تبرع ادا کر دیا پھر شوہر نے عورت کو قبل دخول طلاق دے دی تو وہ شخص عورت سے نصف مہر واپس لے سکتا ہے کیونکہ دخول سے قبل طلاق ہونے میں عورت آدھے مہر کی مستحق ہوتی ہے۔ اسی طرح ایک شخص نے کوئی چیز خریدی دوسرے نے بطور تبرع اُس کا ثمن بائع کو دے دیا پھر مشتری نے عیب کی وجہ سے مبیع کو واپس کر دیا تو ثمن اس کو ملے گا جس نے دیا ہے مشتری کو نہیں ملے گا۔ (زیلعی)

مسئلہ۲۱: رہن فاسد کے وہی احکام ہیں جو رہن صحیح کے ہیں یعنی مثلاً راہن نے عقد رہن کو توڑ دیا اور یہ چاہے کہ مرہون کو واپس لے لے تو جب تک وہ چیز ادا نہ کر دے جس کے مقابل میں رہن رکھا ہے مرہون کو واپس نہیں لے سکتا یا راہن مرگیا اور اس کے ذمہ دوسروں کے بھی دَین ہیں وہ لوگ یہ چاہیں کہ مرہون سے ہم بھی بحصۂ رسد وصول کریں ایسا نہیں کر سکتے۔ (درمختار)

مسئلہ۲۲: مرہون چیز مال ہو اور جس کے مقابل میں رہن رکھا ہو وہ مضمون ہو یعنی اس کا ضمان واجب ہو مگر جواز رہن کے شرائط میں کوئی شرط معدوم ہو مثلاً مشاع کو رہن رکھا اس صورت میں رہن فاسد ہے اور اگر مرہون مال ہی نہ ہو یا جس کے مقابل میں رکھا ہو اس کا ضمان واجب نہ ہوتا ہو تو یہ رہن باطل ہے رہن باطل میں مرہون ہلاک ہو جائے تو وہ امانت تھی وہ ضائع ہو گئی اُس کا کچھ معاوضہ راہن کو نہیں ملے گا۔ (درمختار)

مسئلہ۲۳: غلام خریدا اور اس پر قبضہ بھی کر لیا اور ثمن کے مقابل میں بائع کے پاس کوئی چیز رہن رکھ دی اور یہ چیز مرتہن کے پاس ہلاک ہو گئی اس کے بعد معلوم ہوا کہ وہ غلام نہ تھا بلکہ حر تھا یا بائع کا نہ تھا کسی اور کا تھا جس نے لے لیا تو مرتہن کو ضمان دینا ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ۲۴: بیع سلم میں مسلم فیہ کے مقابل میں رب السلم کے پاس کوئی چیز رہن رکھی اس کے بعد دونوں نے بیع سلم کو فسخ کر دیا تو اب یہ چیز راس المال کے مقابل میں رہن ہے یعنی رب السلم جب تک راس المال وصول نہ کر لے اس چیز کو روک سکتا ہے مگر یہ مرہون اگر ہلاک ہو جائے تو مسلم فیہ کے مقابل میں اس کا ہلاک ہونا متصور ہوگا کہ حقیقۃً اُسی کے مقابل میں رہن ہے۔ یونہی اگر بیع میں ثمن کے مقابل میں کوئی چیز رہن رکھ دی پھر بیع کا اقالہ ہوا تو جب تک مبیع بائع کو واپس نہ ملے رہن کو روک سکتا ہے مگر مرہون ہلاک ہو جائے تو ثمن کے مقابل میں ہلاک متصور ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ۲۵: ایک شخص کے دوسرے کے ذمہ کچھ روپے تھے مدیون نے دائن کے دو کپڑے یہ کہہ کر دیئے کہ اپنے روپے کے عوض ان میں سے ایک کپڑا لے لو اُس نے دونوں رکھ لئے اور دونوں ضائع ہو گئے تو مدیون کے کپڑے ضائع ہوئے دائن کا دَین بدستور باقی ہے جب تک وہ ایک کو اپنے روپے کے عوض متعین نہ کر لے یہ ویسا ہی ہے کہ ایک شخص پر دوسرے کے بیس (۲۰) روپے باقی ہیں مدیون نے اُسے سو (۱۰۰) روپے دیئے کہ ان میں سے اپنے بیس (۲۰) لے لو اُس نے کُل رکھ لئے ان میں سے اپنے بیس (۲۰) نہیں نکالے اور کُل روپے ضائع ہو گئے تو مدیون کے ضائع ہوئے دائن کا دَین بدستور باقی ہے اور اگر کپڑے دیتے وقت یہ کہے کہ ان میں سے ایک کو اپنے دَین کے مقابل میں رہن رکھ لو اور اُس نے دونوں رکھ لئے پھر دونوں ضائع ہو گئے اور دونوں ایک قیمت کے ہوں تو ہر ایک کی نصف قیمت دَین کے مقابل میں ہوگی۔ (عالمگیری)

مسئلہ۲۶: جس دَین کے مقابل میں چیز رہن ہے جب تک وہ پورا وصول نہ ہو جائے مرتہن مرہون کو روک سکتا ہے اور مرتہن کے اگر دیگر دیون بھی راہن کے ذمہ ہوں رہن سے پہلے یا بعد کے مگران کے مقابل میں یہ چیز رہن نہ ہو تو ان کے وصول کرنے کے لئے رہن کو روک نہیں سکتا۔ (عالمگیری)